

# ریحانۃ المودۃ

ہر مومن روح کی غذا

منتظر قائم آل محمد عجل اللہ فرجہ الشریف  
السید ابو محمد نقوی

## جملہ حقوق محفوظ ہیں

یہ کتاب صرف شیعہ عقیدہ کے مطابق مومنین محمدؐ و آل محمدؑ کیلئے ترتیب دی گئی

ہے۔

نام کتاب: ریحانة المودة

ترتیب: سگ کوچہ آل محمدؑ

السید ابو محمد ابرار الحسنین فاطمی النقی

سرورق: سید محمد نقوی

پتہ: syyed.naqvi@yahoo.com

www.shiamawaddatbooks.com

پہلی اشاعت: دسمبر 2009ء

## فہرست

|     |                            |     |
|-----|----------------------------|-----|
| 5   | عنوان الصحفہ               | -0  |
| 9   | مظہر توحید                 | -1  |
| 18  | مشیت الہی                  | -2  |
| 33  | معرفت الہی کا ذریعہ        | -3  |
| 38  | معراج کا راز               | -4  |
| 46  | مقصد تخلیق کائنات          | -5  |
| 53  | معیار قربت الہی            | -6  |
| 66  | اساس دین الہی              | -7  |
| 73  | روح عبادات                 | -8  |
| 86  | ہر عمل صالح کی بنیاد       | -9  |
| 93  | درس قرآن                   | -10 |
| 104 | کفر و منافقت کی موت        | -11 |
| 108 | یجہتی کا واحد حل           | -12 |
| 111 | جزا و سزا کی کسوٹی         | -13 |
| 121 | وجہ تخلیق جنت و جہنم       | -14 |
| 127 | مودت معصومین               | -15 |
| 153 | انتظارِ امام قائم عجل اللہ | -16 |
| 158 | نوادرات                    | -17 |
| 174 | مصادر                      | -18 |

[jabir.abbas@yahoo.com](mailto:jabir.abbas@yahoo.com)

## عنوان الصحیفہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”مومن کے صحیفے (اعمال نامہ) کا عنوان حب علی بن ابی طالب ہے۔“

(بشارۃ المصطفیٰ ص: 245)

مومن کے ہر عمل کی بنیاد منشاء الہی کے مطابق ذکر مولا علی صلوٰۃ اللہ علیہ ہے۔ اس لئے مومنین کے اعمال ناموں کے اندر بھی ذکر علی صلوٰۃ اللہ علیہ کے علاوہ کچھ نہیں ملے گا۔

رسول اللہ نے مولا علی صلوٰۃ اللہ علیہ سے فرمایا ”آپؑ وہ ہیں جس کیلئے اللہ تعالیٰ نے ابتدائے خلق میں حجت پیش کی جب ان کی روحوں کو کھڑا کیا اور ان سے کہا: کیا میں تمہارا رب نہیں؟ انہوں نے کہا: کیوں نہیں، پھر کہا: اور محمد اللہ کے رسول؟ انہوں نے کہا: کیوں نہیں، اور فرمایا: اور علی امیر المومنین؟ تمام مخلوق نے انکار کر دیا تکبر کیا اور تمہاری ولایت سے منہ موڑ لیا سوائے قلیل انسانوں کے اور وہ قلیل سے بھی کم ہیں اور وہی اصحاب یحییٰ ہیں۔“

(بشارۃ المصطفیٰ ص: 191)

روز روشن کی طرح واضح ہے کہ اللہ تعالیٰ روز اول سے دعوتِ ولایت علیؑ دے رہا ہے مگر کامیاب لوگ جو اصحابِ یمن ہیں بہت کم ہیں۔

بکر بن محمد الازدی نے امام جعفر صادق صلوٰۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: کیا تم مجلسیں برپا کرتے ہو اور ہماری حدیثیں بیان کرتے ہو؟ اس نے کہا: آپؑ پر قربان ہو جاؤں، جی ہاں۔ امامؑ نے فرمایا: بے شک ہم پسند کرتے ہیں کہ ان مجالس میں ہمارے امر کو زندہ کرو۔ پس جس نے ہمارے امر کو زندہ کیا اس پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے۔ بے شک جس نے ہمارا ذکر کیا یا جس کے سامنے ہمارا ذکر کیا گیا۔ اس کے گناہ مکھی کی طرح اڑ جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو معاف کر دیتا ہے چاہے وہ سمندر کی جھاگ سے بھی زیادہ ہوں۔

(بشارة المصطفى ص: 425)

معصومین صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین کے امر (احکامات) کو زندہ (لاگو) کرنے کا حکم ہے۔ دشمنانِ ولایت کا یہی پرچار ہے کہ احادیث کی کتابیں بمعہ کتب اربعہ غیر معتبر ہیں اور حدیثوں کے بیان کرنے والے سادہ لوح ہیں۔ طاغوتِ امرِ معصوم کے مقابلے پر ملاؤں کے فتاویٰ کو فروغ دے رہا ہے۔ حکمِ مولّا کے مطابق ہماری مجالس صرف امرِ مولّا کی تبلیغ کیلئے وقف ہیں۔

رسول اللہؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس مخلوق کو عذاب نہ دیتا مگر ان علماء کے گناہوں کی وجہ سے جو علیؑ اور اس کی عترت (صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین) کے فضائل میں حق کو چھپاتے ہیں۔ خبردار اور بے شک نبیوں اور مرسلوں کے بعد علی صلوٰۃ اللہ علیہ کے شیعوں اور محبوں سے افضل کوئی اس زمین پر نہیں چلا، یہ لوگ ان کے امر کو ظاہر کرتے ہیں اور ان کے

فضائل کی نشر و اشاعت کرتے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جو رحمت میں لپٹے ہوئے ہیں اور ملائکہ ان کے لئے استغفار کرتے ہیں۔ اور ہلاکت ہے مکمل ہلاکت اس کے لئے جو ان کے فضائل چھپائے اور ان کے امر کو چھپائے، پس اس کے لئے جہنم ہے۔ اور یہ حق ہے کہ جو فضائل علی صلوٰۃ اللہ علیہ چھپائے جہالت کی موت مرا جس طرح امام زمانہ کی معرفت نہ حاصل کرنے والا، اور ان کے فضائل چھپانے والا بغضی منافق ہے کیونکہ اس کی طینت ہی خبیث ہے، ان سے بغض نہیں رکھتا سوائے شقی منافق کے۔ ان کے طبیعت پر ولایت کو پیش کیا گیا تو اس نے انکار کیا پس اسے مسخ کر دیا گیا اور اس پر عالم مسخ میں اعلان کر دیا گیا کہ خبیث عورتیں خبیث مردوں کے لئے اور خبیث مرد خبیث عورتوں کے لئے پس نہ ان کا کوئی دین ہے اور نہ ان کی کوئی عبادت ہے۔ اور مومن جو علی صلوٰۃ اللہ علیہ کی معرفت رکھنے والا موالی ہے وہ عابد ہے چاہے وہ عبادت نہ بھی کرے اور وہ محسن ہے چاہے برے کام کرے اور ناجی ہے چاہے گناہ کرے اور ان ہی کی طرف اشارہ ہے ”تا کہ اللہ ان کے بدترین اعمال مٹا دے جو انہوں نے کیئے تھے اور ان کو جزا دے بہترین اعمال کے بدلے جو انہوں نے کیئے تھے“ (الزمر 35) بے شک یہ علی صلوٰۃ اللہ علیہ کے شیعوں کی خصوصیت ہے۔

(القطرۃ جلد 1، ص: 165)

مولیٰ علی صلوٰۃ اللہ علیہ کے امر (احکامات) اور فضائل کو چھپانا مقصر ملاں ہے مگر عذاب اس کے مقلدوں کو بھی ملے گا جو اندھا دھند اس کی پیروی کرتے ہیں ولایت علی صلوٰۃ اللہ علیہ سے خالی خبیث طینت والوں کا نہ دین قابل قبول ہے نہ ہی ان کی عبادات۔

کچھ لوگوں نے مسجد کے اندر مولیٰ علی صلوٰۃ اللہ علیہ کے بارے میں اشارے سے

کوئی بات کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پتہ چلا تو غضب کے عالم میں نکلے اور فرمایا ”اے لوگو! تمہیں کیا ہو گیا ہے اگر ابراہیمؑ اور آل ابراہیمؑ کا ذکر ہو تو تمہارے چہرے چمک اٹھتے ہیں اور دل خوش ہوتے ہیں اور اگر محمدؐ و آل محمدؐ کا ذکر ہو تو تمہارے دل سخت ہو جاتے ہیں اور چہرے مرجھا جاتے ہیں اور اس کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر کوئی انسان نیک اعمال میں ستر نبیوں کے اعمال کے برابر بھی لے آئے جنت میں داخل نہیں ہو سکتا جب تک اس کی اور اس کی اولاد کی محبت نہ ہو اور مولا علیؑ کی طرف اشارہ کیا۔ پھر فرمایا: بے شک یہ حق ہے اللہ تعالیٰ کے لئے کہ اسے کوئی نہیں جان سکتا سوائے میرے اور علیؑ کے اور بے شک یہ حق ہے میرے لئے کہ مجھے کوئی نہیں جان سکتا سوائے اللہ اور علیؑ کے اور بے شک یہ حق ہے علیؑ کے لئے کہ اسے کوئی نہیں جان سکتا سوائے اللہ اور میرے۔

(القطرۃ جلد 2، ص: 212)

مسجد میں اشارے سے مولا علیؑ کی مخالفت اللہ اور اس کے رسولؐ کو برداشت نہیں۔ چاہے ستر انبیاء عمل لے کر آجائے۔ اللہ جانے ان لوگوں کا کیا حال ہوگا جو مسجد میں کھلم کھلا ذکر علیؑ کی مخالفت کر رہے ہیں۔ اللہ اور اس کے رسولؐ کی مشیت، کائنات کی ہر چیز کا محور ولایت و مودت آل محمد صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین ہے۔





## مظہرِ توحید

1.1 اللہ تعالیٰ کا فرمان: میں چھپا ہوا خزانہ تھا پس میں نے چاہا کہ پہچانا جاؤں تو میں نے الخلق (محمد و آل محمد) کو خلق کیا تاکہ پہچانا جاؤں۔  
(بخاری الانوار۔ ج۔ 84، ص: 199)

توحید کے حقیقی شناساں و رازداں صرف اور صرف محمد و آل محمد صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین ہیں۔

1.2 امام جعفر صادق صلوٰۃ اللہ علیہ نے فرمایا:..... ہمارے ذریعہ سے اللہ پہچانا گیا اور ہمارے ہی ذریعہ سے اس کی عبادت کی گئی۔ ہم ہی اللہ کی طرف رہنمائی کرنے والے ہیں اور اگر ہم نہ ہوتے تو اللہ کی عبادت نہ کی جاتی۔  
(التوحید۔ ص: ۱۱۹)

1.3 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”یا علی! کوئی بھی اللہ کی معرفت حاصل نہیں کر سکتا سوائے میرے اور تمہارے ذریعہ سے۔ جس نے بھی تمہاری ولایت سے جھگڑا

کیا اس نے اللہ کی ربوبیت سے جھگڑا کیا؟۔

(کتاب سلیم۔ ص: 378)

مقصر ملاں مومنین سے نہیں جھگڑ رہا بلکہ اللہ کی ربوبیت کا انکار کر رہا ہے۔

1.4 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”اگر میں اور علیؑ نہ ہوتے تو اللہ نہ پہچانا جاتا اور اگر میں اور علیؑ نہ ہوتے تو اللہ کی عبادت نہ ہوتی اور اگر میں اور علیؑ نہ ہوتے تو نہ ثواب ہوتا نہ عقاب ہوتا اور علیؑ اور اللہ کے درمیان کوئی پردہ نہیں ہے اور نہ اللہ اور اس کے درمیان حجاب ہے اور وہ (علیؑ) ہی اللہ اور اس کی مخلوق کے درمیان پردہ اور حجاب ہے“  
(کتاب سلیم۔ ص: 381)

جبرائیلؑ اپنی حد سے بال برابر بھی آگے بڑھے تو بال و پر جل جانے کا خطرہ، بد بخت ملاں حجاب الہی ہٹا کر نماز پڑھنے کی کوشش کر رہا ہے۔ اور جس نے عبادت سکھائی جس کی وجہ سے جزا و سزا ہے اس کی زمین پر رہ کر اس کی کانٹا کھاتے ہوئے اس کی ولایت کا عملی طور پر انکار کرتے ہوئے مجوسی ناصبی ملاں کی ولایت کا جھنڈا نصب کرتا ہے۔

1.5 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”ولایت علیؑ بن ابی طالب اللہ کی ولایت ہے اور اس کی محبت اللہ کی عبادت ہے اور اس کا اتباع اللہ کا فریضہ ہے اور اس کے دوست اللہ کے دوست ہیں اور اس کے دشمن اللہ کے دشمن ہیں اور اس کے ساتھی اللہ کے ساتھی ہیں اور اس کے سامنے سر تسلیم خم کرنا اللہ کو تسلیم کرنا ہے۔“

(بشارۃ المصطفیٰ۔ ص: 38)

ولایت علی صلوٰۃ اللہ علیہ سے انکار کا واضح مطلب ہے کہ اس نے اللہ کی عبادت، اللہ کے فرائض، اللہ کی محبت اور اللہ کے اسلام سے انکار کر کے اللہ کی کھلی دشمنی کا اعلان کر دیا ہے۔

1.6 رسول اللہؐ نے فرمایا ”بے شک ہر روز اللہ ملائکہ مقربین میں علیؑ پر فخر کرتا ہے۔“  
(القطرہ۔ ج: 2، ص: 134) (بشارۃ المصطفیٰ ص: 66)

جس کے ذکر پر اللہ الصمد روزانہ فخر کرتا ہے خبیث طینت ملاں خاص طور پر اسی اللہ جل جلالہ کے سامنے کھڑے ہو کر علیؑ کے ذکر سے انکار کرتا ہے۔

1.7 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”اے ابن عباس! بچو کہ اس (علیؑ) کے بارے میں شک میں داخل نہ ہو جانا کیونکہ بیشک علیؑ کے بارے میں شک کرنا اللہ تعالیٰ کا انکار (کفر) کرنا ہے۔“  
(بشارۃ المصطفیٰ ص: ۷۹)

1.8 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”میں ضرور اپنی امت میں حب علیؑ ایسے چاہتا ہوں جیسے قول لا الہ الا اللہ کیلئے چاہتا ہوں۔“  
(بشارۃ المصطفیٰ ص: 232)

مولانا علی صلوٰۃ اللہ علیہ سے محبت اور وحدانیت ایک ہی ہیں۔ توحید کا اقرار محمدؐ و آل محمدؑ کی ولایت کے اقرار کے بغیر ناممکن اور لایعنی ہے۔

1.9 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ ”میرے بعد علیؑ کی مخالفت کرنے والا کافر ہے اور اس کے ساتھ شرک کرنے والا مشرک ہے اور اس کا محب مومن ہے اور اس سے بغض رکھنے والا منافق ہے اور اس کے نقش قدم کو ناپسند کرنے والا پیچھے رہ جانے والا ہے۔ اور اس سے جھگڑا کرنے والا مارق ہے اور اس کو رد کرنے والا مٹ جانے والا ہے۔ علیؑ اللہ کا نور ہے اس کے شہروں میں اس کے بندوں پر اس کی حجت ہے۔ علیؑ اللہ کی تلوار ہے اس کے دشمنوں پر اور انبیاء کے علم کا وارث ہے۔ علیؑ اللہ کا بلند ترین کلمہ ہے اور اس کے دشمنوں کا کلمہ پست ترین ہے۔ علیؑ اوصیاء کا سردار ہے اور سید الانبیاء کا وصی ہے۔ علیؑ امیر المؤمنین ہے اور قائد الغر المحجلین ہے اور امام المسلمین ہے۔ اللہ کسی کا ایمان قبول ہی نہیں کرتا بغیر اس کی اطاعت و ولایت کے۔“

(بشارة المصطفىؑ ص: 254)

مولانا علیؑ سے شرک کرنے کا مطلب ہے کہ ولایت کے سامنے والا بیت ملاں کا ڈھونگ رچانا اور مولانا علیؑ کے القابات میں شریک ہو جانا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا کلمہ تو علیؑ والا ہے۔ علیؑ کے بغیر کلمہ پست ترین ہو جاتا ہے اور وہ گھٹیا کلمہ اللہ کے دشمنوں کا ہے جن کا ایمان اللہ قبول نہیں کرتا ہے۔

1.10 امام علیؑ رضا صلوات اللہ علیہ نے فرمایا کہ اللہ عز و جل کا فرمان ہے ”لا اله الا اللہ میرا قلعہ ہے پس جو میرے قلعے میں داخل ہو گیا میرے عذاب سے امان پا گیا“ اور جب سواری چل پڑی تو فرمایا: لیکن اس کی شرطیں ہیں اور میں ان شرطوں میں سے ہوں۔  
(بشارة المصطفىؑ ص: 413)

اگر کسی چیز کی شرائط طے شدہ ہوں تو ان شرائط کی ادائیگی کے بغیر اس چیز پر علم درامد نہیں ہو

سکتا۔ معصومینؑ تو حید کی شرائط ہیں اور عذاب الہی سے نجات کا ذریعہ ہیں۔

1.11 امام جعفر صادق صلوٰۃ اللہ علیہ نے فرمایا ”بیشک عیسیٰ ابن مریمؑ کو دو حرف عطا کیئے گئے اور وہ ان دو سے کام چلاتے تھے اور موسیٰ بن عمران کو چار حروف عطا کیئے گئے اور ابراہیمؑ کو آٹھ حروف عطا کیئے گئے اور نوحؑ کو پندرہ حروف عطا کیئے گئے اور آدمؑ کو پچیس حروف عطا کیئے گئے۔ اور بیشک اللہ نے تمام کو جمع کر دیا محمدؐ اور اسکی اہلبیتؑ کیلئے اور بیشک اللہ کا اسم اعظم تہتر (73) حروف ہیں، اللہ نے محمدؐ کو بہتر (72) حروف عطا کیئے اور ایک حرف حجاب میں رکھ لیا۔“

(بصائر الدرجات۔ ج:1، ص:409)

اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ چار دہ معصومینؑ ہیں۔ ان اسمائے مبارکہ کے حروف کو ملاحظہ فرمائیں۔

محمد رسول اللہ (12) علی ولی اللہ (10) فاطمہ الزہراء (11) حسن (3) حسین (4) علی (3)  
محمد (4) جعفر (4) موسیٰ (4) علی (3) محمد (4) علی (3) حسن (3) محمد (4) =  
مجموعہ 72

اللہ نے اپنے اسم اعظم کے 72 حروف (محمدؐ و آل محمدؐ) کو ظاہر کر دیا اور ایک (قائم) کو اپنے پردہ غیبت میں چھپا رکھا ہے۔

اسم اعظم کے متعلق ایک اور حدیث وارد ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”اللہ کا اسم اعظم سورۃ الحشر کی آخری چھ آیات میں ہے“

(القطرۃ۔ ج:2، ص:45)

چہارہ معصومین صلوٰۃ اللہ علیہ اجمعین اللہ تعالیٰ کی صفات کے مظہر ہیں یعنی مظہر توحید ہیں۔ سورۃ حشر کی آخری چھ آیات میں لفظ اللہ چھ مرتبہ آیا ہے اور لفظ ’ہو‘ سات مرتبہ جبکہ مجموعہ تیرہ ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے ایک ’ہو‘ کے مظہر کو پردہ غیبت میں چھپا رکھا ہے۔

1.12 امام موسیٰ کاظم صلوٰۃ اللہ علیہ نے فرمایا ”بے شک اللہ تبارک و تعالیٰ نے نور محمد کو اپنے نور سے خلق کیا اس کو اپنے نور عظمت و جلال سے اختراع کیا، اور وہ نور لاهوتی ہے جس کو ظاہر کیا اور موسیٰ بن عمران کیلئے طور سینا پر اس کی تجلی ڈالی تو وہ نہ ٹھہر سکا اور موسیٰ اس کے دیدار کو برداشت نہ کر سکا اور کھڑا نہ رہ سکا حتیٰ کہ اس کی چمک سے غش کھا کر گر گیا اور وہ نور محمد کا نور تھا۔ پھر جب اللہ نے محمد کو خلق کرنے کا ارادہ کیا تو اس نور کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا تو پہلے حصے سے محمد اور دوسرے حصے سے علی کو خلق کیا اور کسی اور کو اس نور سے خلق نہیں کیا ان دونوں کو اپنے ہاتھ سے خلق کیا اور ان دونوں میں بنفس نفیس اپنی جان پھونکی اور ان دونوں کو ایک دوسرے کی صورت بنا دیا اور دونوں کو اپنی مثال بنا دیا اور تمام مخلوق پر گواہ بنا دیا اور اپنی مخلوقات پر اپنا خلیفہ بنا دیا اور ان پر اپنی آنکھیں بنا دیا اور ان کے لیے اپنی زبان بنا دیا اور دونوں کو اپنا علم ودیۃ فرمایا اور دونوں کو بیان کا علم عطا فرمایا اور دونوں کو اپنے غیب پر مطلع کر دیا اور ایک کو اپنا نفس قرار دیا اور دوسرے کو اپنی روح اور ایک کو دوسرے کے بغیر تہا نہ چھوڑا، ان دونوں کا ظاہر بشری اور باطن لاهوتی ہے، مخلوقات کے لیے ان کو ناسوتی شکل میں ظاہر کیا تا کہ وہ ان دونوں کی زیارت کو برداشت کر سکیں اور اللہ کے قول (وَلِلّٰہِ سُبْحٰنٌ) علیہم مآیلبسون) (الانعام-9) کا یہی مطلب ہے پس ان دونوں کو رب العالمین کا مقام دیا اور تمام مخلوقات اور خالق کے درمیان حجاب قرار دیا۔ ان دونوں سے مخلوقات کی خلقت کی ابتداء کی اور ان دونوں سے ہی کائنات اور جو کچھ مقدر ہو چکا ہے ختم کرے گا۔

پھر نور محمدؐ سے اس کی بیٹی فاطمہؑ کو ظاہر کیا جس طرح اپنے نور سے اس کے نور کو ظاہر کیا تھا اور نور فاطمہؑ علیؑ سے حسنؑ اور حسینؑ کو ظاہر کیا جس طرح چراغ سے چراغ روشن ہوتے ہیں ان سب کو نور سے خلق کیا اور ان کو ایک پشت (حامل نور) سے دوسری پشت کی طرف منتقل کیا اور ایک صلب سے دوسری صلب میں اور ایک رحم سے دوسرے رحم میں اعلیٰ ترین درجوں میں جن میں کسی نجاست کا دخل نہیں منتقل کرتا گیا جن میں حقیر پانی کا دخل نہیں اور نہ ہی ذیل نطفے کا جیسے باقی تمام مخلوق کے واسطے ہے بلکہ یہ انوار اصلااب ظاہرین سے ارحام مطہرات میں منتقل ہوتے رہے کیونکہ یہ خالص سے بھی خالص ترین ہیں، ان کو اللہ نے اپنی ذات کیلئے چنا ہے اور ان کو اپنے علم کا خزانہ بنایا اور اپنی مخلوق کی طرف بھیجا اور ان کو اپنی ذات کا قائم مقام بنایا کیونکہ نہ اس کو دیکھا جاسکتا ہے اور نہ اس کا ادراک کیا جاسکتا ہے اور نہ اس کی حالت و حقیقت کی معرفت حاصل کی جاسکتی ہے پس یہ اس کی طرف سے بولنے والے پیغام پہنچانے والے ہیں اور اس کے حکم و نبی پر متصرف ہیں۔ انہی کے ذریعے وہ اپنی قدرت ظاہر کرتا ہے اور انہی کے ذریعے وہ اپنی نشانیاں اور معجزات دکھاتا ہے اور انہی کی وجہ سے اور انہی کے ذریعے بندوں کو اپنی ذات کی معرفت کرائی اور انہی سے اس کے امر کی اطاعت ہے اور اگر یہ نہ ہوتے تو اللہ کو کوئی نہ جانتا اور نہ ہی کسی کو معلوم ہوتا کہ رحمان کی عبادت کس طرح کی جاتی ہے پس اللہ اپنا امر جاری کرتا ہے جس طرح چاہتا ہے اور جس کے ذریعے چاہتا ہے (لا یسئل عما یفعل وہم یسئلون) (الانبیاء-23)“

(القطرۃ-ج:1-ص:67)

محمدؐ و آل محمدؑ کے نور کے دیدار کی برداشت اولوالعزم رسولؐ نہیں رکھتے اس لئے اللہ نے لباس بشری میں ظاہر کیا تاکہ مخلوقات ان کی زیارت کر سکیں۔ اللہ نے ان کو صرف اپنی ذات کی خاطر خلق کیا

ہے اور مخلوقات کے کسی پہلو کا اطلاق ان پر نہیں ہوتا۔ یہ انوارِ الہیہ صرف مظہرِ توحید ہیں۔

1.13 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”بے شک اللہ عزوجل نے مجھے اور علیؑ اور فاطمہؑ اور حسنؑ اور حسینؑ کو ایک نور سے خلق کیا اس نور کے اثر سے ہمارے شیعہ پیدا ہوئے۔ جب ہم نے تسبیح کی تو انہوں نے تسبیح کی جب ہم نے تقدیس کی تو انہوں نے تقدیس کی اور ہم نے تہلیل کی تو انہوں نے تہلیل کی اور ہم نے تجہید کی تو انہوں نے تجہید کی اور ہم نے توحید بیان کی تو انہوں نے توحید بیان کی پھر اللہ نے آسمان وزمین پیدا کیئے اور ملائکہ پیدا کیئے پس ملائکہ ایک سو سال یونہی بیٹھے رہے نہ وہ تسبیح جانتے تھے نہ تقدیس جب ہم نے تسبیح کی تو ہمارے شیعوں نے تسبیح کی پھر ملائکہ نے تسبیح کی اور اسی طرح باقی (مخلوقات) کیلئے ہوا۔

پس ہم ہی موحد ہیں ہمارے علاوہ کوئی ایسا موحد نہیں اور اللہ عزوجل ہی اس لائق ہے جس طرح اس نے ہمیں چنا اور ہمارے شیعوں کو چنا تا کہ ان کو اپنی قربت عطا کرے، بے شک اللہ نے ہمیں مصطفیٰ بنایا اور ہمارے شیعوں کو ان کے اجسام کی خلقت سے پہلے چن لیا پس ہم نے دعا کی اور اس نے قبول کر لی اور ہماری وجہ سے اللہ عزوجل نے ہمارے شیعوں کے استغفار کرنے سے پہلے بخش دیا۔

(القطرة - ج: 2، ص: 40)

معصوم فرشتے سو سال غور و فکر کرتے رہیں تو ان کو پتہ نہیں چل سکتا کہ عبادت کیسے کرنی ہے مگر آجکل کا بد بخت انسان اغیار کا علم الاصول رٹ کر فتوے دے رہا ہے کہ نماز میں کیا جائز ہے کیا باطل ہے۔ اللہ نے جنہیں اپنی ذات کے لیے خلق کیا ہے اور اپنی ذات کا قائم مقام بنایا ہے ان سے مقصر ملاں مقابلہ کرنے کی غلیظ جسارت کر رہا ہے اور اپنی نجس پانی سے تخلیق کو بھول گیا ہے۔ محمدؐ و آل محمدؐ کے



ایک کروبی شیعہ کا نور تمام مخلوق کیلئے کافی ہے یہ کروبی شیعہ جو زمین و آسمان کی تخلیق سے پہلے کے ہیں اور  
عرش الہی کے قرب میں رہتے ہیں۔



jabir.abbas@yahoo.com

## مشیت الہی

2.1 ایک شخص نے نبی اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا ”علیٰ کی محبت میں ہمارے لئے کیا فائدہ ہے؟“ آپؐ نے بیان فرمایا ”جس نے اس سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی اس نے اللہ سے محبت کی اور جس نے اللہ سے محبت کی اسے عذاب نہیں دیا جائے گا“ شخص نے عرض کی ”اپنے فضل سے میری محبت علیؑ میں اضافہ فرمائیں“۔ آپؐ نے فرمایا ”اس بارے میں میں تمہارے لیے جبرئیلؑ سے کہہ دیتا ہوں۔ اسی وقت جبرئیلؑ اترے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس شخص کی درخواست بتائی تو جبرئیلؑ کہنے لگے ”اس بارے میں میں ابھی رب العزت سے پوچھتا ہوں“ اور آسمانوں کی طرف بلند ہو گئے۔ تو اللہ نے اس کی طرف وحی کی ”میرے محمد مصطفیٰؐ کو میرا سلام کہنا اور آپؐ سے کہنا“ آپؐ کی حیثیت میرے نزدیک میری مشیت کی ہے اور علیؑ تجھ سے ایسے ہی ہے جیسے تمہاری مجھ سے حیثیت ہے اور علیؑ کا محبت میرے لئے ایسے ہی ہے جیسے علیؑ تجھ سے۔“

(وہ سوال کرنے والا ابوذرؓ تھا)

(کتاب سلیم۔ ص: 456)

کون نہیں جانتا محمدؐ و آل محمدؐ مشیتِ الہی ہیں۔ علی صلوٰۃ اللہ علیہ کے محبوبوں کی شان ملاحظہ فرمائیں کہ علیؑ کی محبت کے تذکرے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکیلے نہیں رہنا چاہتے بلکہ اس تذکرے میں مقرب فرشتوں کو اور اللہ عزوجل کو شریک کرتے ہیں۔ اللہ کی مشیت یہی ہے کہ مجاہدِ علیؑ علی کا تذکرہ میرے سامنے کریں یعنی بارگاہِ الہی میں کھڑے ہو کر علیؑ کی شہادت دیں۔

2.2 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”ہم اہل بیت صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین کی مودت لازم ہے کیونکہ جو قیامت کے دن اللہ کی ملاقات چاہتا ہے اور وہ ہماری مودت رکھتا ہوگا تو ہماری شفاعت سے جنت میں داخل ہوگا اور قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ کسی بندے کو اس کے اعمال فائدہ نہیں دے سکتے مگر کہ ہمارے حق کی معرفت رکھتا ہو۔“

(بشارة المصطفیٰ ص: 162)

علیؑ اور اس کی اولاد کی مودت کو چھوڑ کر نماز روزے فائدہ نہیں دے سکتے۔

2.3 امام محمد باقر صلوٰۃ اللہ علیہ نے اپنے ابا و جداد سے روایت کی ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر نکلے اور آپؐ سواری پر سوار تھے اور مولا علی صلوٰۃ اللہ علیہ نکلے اور وہ پیدل تھے۔ تو آپؐ نے ان سے فرمایا: اے ابوالحسن! آپؑ بھی سوار ہو جائیں یا پھر واپس چلے جائیں تحقیق اللہ عزوجل نے مجھے امر فرمایا ہے کہ جب میں سوار ہوں تو تم بھی سوار ہو اور جب میں پیدل ہوں تو تم بھی پیدل ہو جب میں بیٹھوں تو تم بھی بیٹھو بیشک یہ اٹھنے بیٹھنے میں تمہارے متعلق اللہ کی حدود میں سے ایک حد ہے جو تبدیل نہیں ہو سکتی اور جو اللہ نے اپنی کرامتوں میں سے مجھے کرامت بخشی ہے ویسی ہی تمہیں کرامت بخشی ہے اور

مجھے نبوت و رسالت سے مخصوص کیا اور اس امر میں تمہیں میرا ولی بنایا تاکہ تم اللہ کی حدود قائم کرو اور مشکل امور میں قیام کرو اور اس کی قسم جس نے مجھ محمد کو حق کے ساتھ نبی مبعوث فرمایا وہ مجھ پر ایمان نہ لایا جس نے تمہارا انکار کیا اور اس نے میرا اقرار نہ کیا جس نے تم سے لڑائی کی اور وہ اللہ پر ایمان نہ لایا جس نے تمہارا انکار کیا اور بیشک تیری فضیلت میری فضیلت ہے اور میری فضیلت اللہ کا فضل ہے اور یہی میرے رب عزوجل کا قول ہے: قل بفضل الله وبرحمته فبذلك فليفرحوا هو خير مما يجمعون (يونس: 58) کہ اللہ کا فضل تمہارے نبی کی نبوت ہے اور اس کی رحمت ولایت علی ابن ابی طالب ہے اسی لئے فرمایا کہ نبوت و ولایت سے جو لوگ خوش ہوتے ہیں وہ شیعہ ہیں اور یہ ان کے لئے بہت بہتر ہے اس مال اور بال بچوں سے جو ان کے مخالف اس دنیا میں جمع کرتے ہیں اور اللہ کی قسم یا علی تجھے صرف اس لئے پیدا کیا گیا تاکہ تیرے رب کی عبادت کی جاسکے اور تیری وجہ سے دین کی نشانیوں کی معرفت ہو سکے اور تیری وجہ سے بوسیدہ راہ کی اصلاح ہو سکے اور یقیناً وہ گمراہ ہو گیا اور وہ کبھی بھی اللہ عزوجل کی طرف ہدایت نہیں پاسکتا جس کے پاس تیری اور تیری ولایت کی ہدایت نہ ہو اور یہی میرے رب عزوجل کا قول ہے: و انسى لغفار لمن تاب و آمن و عمل صالحا ثم اهتدى (طہ: 82) یعنی تیری ولایت کی طرف اور تحقیق میرے رب تبارک و تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ جو حق میرے لئے مقرر ہوا ہے وہ آپ کیلئے بھی واجب قرار دوں اور جو ایمان لائے اس پر تیرا حق یقیناً فرض ہے اور اگر آپ نہ ہوتے تو اللہ کے گروہ کی شناخت نہ ہو سکتی اور آپ کی وجہ سے اللہ کے دشمن شناخت ہوتی ہے اور جو تیری ولایت کے بغیر مر گیا تو کسی شئی (نیک اعمال) کے بغیر مر اور تحقیق اللہ عزوجل نے مجھے وحی کی یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک (مائدہ: 67) یعنی تیری ولایت کے بارے میں اے علی اور اگر تو نے ایسا نہ کیا تو اللہ کی رسالت کا

کوئی کام نہ کیا اور اگر تیری ولایت کے بارے میں جو حکم تھا نہ پہنچاتا تو میرے اعمال غارت ہو جاتے اور جو شخص بھی تیری ولایت کے بغیر اللہ سے ملاقات کرتا ہے یقیناً اس کے اعمال غارت ہو جاتے ہیں اور میں اللہ کا وعدہ وفا کر رہا ہوں اور میں تمہارے بارے میں وہی کہتا ہوں جو میرے رب تبارک و تعالیٰ کا قول ہوتا ہے اور تحقیق میں تمہارے بارے میں وہی بیان کرتا ہوں تو اللہ عز و جل تمہارے بارے میں نازل کرتا ہے۔“

(بشارۃ المصطفیٰ ص: 275)

مشیت الہی یہی ہے کہ علیؑ پیدل ہوں تو رسولؐ بھی سواری نہ کریں اور علیؑ کی وجہ سے اللہ کی عبادت ہوتا کہ صحیح دین کی معرفت حاصل ہو سکے اور ولایت علیؑ کے بغیر اس دنیا سے جانا مکمل ہلاکت ہے۔ تمام رسالتوں کا مقصد تبلیغ ولایت علیؑ ہے۔

2.4 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”بیشک اللہ کی طرف سے غلبہ، رضا، راحت، روح، کامیابی، نجات، مدد، محبت اس کے لئے ہے جو علیؑ سے محبت کرے اور اسے ولی بنائے اور اس سے متمسک رہے اور اس کے بعد اس کی ذریت سے کیونکہ جس نے اس کی اتباع کی اس نے میری اتباع کی کیونکہ وہ مجھ سے ہے۔“

(بشارۃ المصطفیٰ ص: 310)

2.5 امام جعفر صادق صلوٰۃ اللہ علیہ نے اللہ کے قول ”کل شیء ہالک الا وجہہ“ کے بارے میں فرمایا کہ ہر شی ہلاک ہو جائے گی سوائے اس چہرے کے جس کی وجہ سے اللہ کی پہچان ہوتی ہے اور وہ وجہ اللہ ہم ہیں جس کے ذریعے اس کی پہچان ہوتی ہے

(اس تک پہنچا جاتا ہے)

(بصائر الدرجات - ج: 1 - ص: 148)

خطبۃ البیان میں بھی مولا علیؑ صلوٰۃ اللہ علیہ نے یہی فرمایا کہ میں وہ ہوں جس کو موت دی جائے تو پھر بھی نہیں مرتا اور اگر قتل کیا جائے تو قتل نہیں ہوتا..... میں آسمانوں اور زمین میں وجہ اللہ ہوں جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا قول ہے ہر چیز تباہ ہو جائے گی سوائے اس کے چہرے کے۔

(نہج الاسرار - ص: 122 - ج: 1)

مشیت الہی ہے کہ علیؑ اس کے حقیقی و قیوم ہونے کا مظہر ہے اور دشمن ولایت اسے ہاتھوں اور زبان سے شہید کرنے پر تلا ہوا ہے اسی لئے مفتح الجنان میں ہے کہ اللہ اسے قتل کرے جو آپؐ کو ہاتھوں یا زبان سے قتل کرے سب جانتے ہیں زبان سے قتل ولایت کی گواہی سے انکار ہے۔

2.6 عمار سے روایت ہے کہ میں امام جعفر صادق صلوٰۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو دل میں سوچا، مجھے دیکھ کر فرمایا تجھے کیا ہو گیا ہے کہ دل میں سوچتا ہے چاہتا ہے کہ مولا باقر صلوٰۃ اللہ علیہم کی زیارت ہو؟ میں نے عرض کی جی ہاں۔ فرمایا اٹھو اور اندر گھر میں داخل ہو میں داخل ہوا تو امام محمد باقرؑ کو موجود پایا۔ پھر امامؑ نے فرمایا کہ شیعہ قوم کے کچھ افراد امام حسن صلوٰۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے امیر المؤمنینؑ کی شہادت کے بعد اور آپؑ سے سوال کیا آپؑ نے فرمایا اگر امیر المؤمنینؑ دیکھو گے تو پہچان لو گے۔ انہوں نے کہا جی ہاں امام حسنؑ نے فرمایا اس پردے کو اٹھاؤ جب پردے کو ہٹایا تو امیر المؤمنینؑ موجود تھے جس کا انکار ناممکن ہے اور امیر المؤمنینؑ نے فرمایا ہم میں سے جس کو موت آتی ہے تو وہ مرتا

نہیں اور جو پیچھے رہ جاتا ہے زندہ ہم میں سے وہ تم پر حجت ہوتا ہے۔

(بصائر الدرجات - ج: 2 - ص: 27)

2.7 امام جعفر صادق صلوٰۃ اللہ علیہ سے مختلف روایات میں درج ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مولا علی صلوٰۃ اللہ علیہ کو وصیت کی کہ میری شہادت کے بعد غسل و کفن کے بعد مجھے بٹھا دینا پھر جو چاہے مجھے پوچھنا اللہ کی قسم کوئی ایسی شئی نہیں ہوگی جس کا تم سوال کرو گے اور میں جواب نہ دوں اور میں لکھاتا جاؤں گا تم لکھتے جانا۔ مولا علیؑ نے ایسا ہی کیا اور آپؑ نے قیامت تک ہونے والی خبریں بتائیں۔

(بصائر الدرجات - ج: 2 - ص: 43-44)

2.8 امام جعفر صادق صلوٰۃ اللہ علیہ اپنے صحابی مفضلؓ سے انوار خمسہ صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین کی معرفت بیان کرتے ہوئے فرمایا ”اے مفضل جان لو کہ وہ جو کچھ اللہ نے پیدا کیا ہے اس کو جانتے ہیں چاہے وہ نسل در نسل پیدائش ہو یا عدم سے ہو۔ اور وہ کلمۃ التقویٰ ہیں اور وہ آسمانوں زمینوں پہاڑوں ریت کے زروں اور سمندروں کی زبان اور خزانوں کو جانتے ہیں اور وہ جانتے ہیں کہ آسمانوں میں ستارے اور فرشتے کتنے ہیں اور پہاڑوں کے وزن کو اور سمندروں میں پانی کی مقدار کو اور نہروں اور چشموں میں پانی کی مقدار کو اور کوئی پتہ نہیں گرتا مگر ان کے علم ہوتا ہے۔ اور کوئی دانہ زمین کی تاریکیوں میں نہیں اور نہ کوئی تر اور نہ کوئی خشک مگر وہ کتاب مبین میں ہے اور وہ ان کے علم میں ہے اور یقیناً اس کو جانتے ہیں۔

(القطرۃ - ج: 1 - ص: 62)

صراطِ مستقیم کی طرح سیدھی سی بات ہے کہ مشیت الہی ہو، یہی وہ سکتے ہیں جن کے پاس تمام علم الہی ہے۔

2.9 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب معراج پر گئے تو عزرائیلؑ کو دیکھا کہ نورانی تخت پر بیٹھے ہیں سر پر نورانی تاج ہے ایک ٹانگ مشرق میں اور دوسری مغرب میں اور ہاتھوں میں لوح ہے جس کو دیکھ رہا ہے اور پوری دنیا اس کے سامنے ہے اور مخلوق اس کے زانوؤں کے درمیان ہے اور اس کے ہاتھوں کی مشرق اور مغرب تک رسائی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”ملک الموت میرے دوست تجھ پر سلام“ اس نے عرض کی: ”اے احمدؐ آپ پر سلام ہو اور آپ کے چچا کے بیٹے علیؑ ابن ابی طالبؑ کا کیا حال ہے“ آپ نے پوچھا ”اور تم میرے چچا کے بیٹے کو جانتے ہو“ اس نے عرض کی: اور میں کیسے ان کو نہ جانوں بیشک اللہ جل جلالہ نے مجھے تمام مخلوقات کی روح قبض کرنے پر مامور فرمایا ہے مگر میں آپ کی روح اور علیؑ ابن ابی طالبؑ کی روح نہیں نکال سکتا کیونکہ یقیناً اللہ آپ دونوں کو اپنی مشیت کے ذریعے دنیا سے واپس بلائے گا۔“

(القطرة - ج: 1، ص: 65)

محمدؐ و آل محمدؑ اللہ عز و جل کی مشیت ہیں خود اپنی مشیت سے اس دنیا میں ظہور کرتے ہیں خود اپنی مشیت سے ہماری نظروں سے پردہ پوش ہو جاتے ہیں۔

2.10 ایک طویل حدیث میں امیر المؤمنینؑ سلمانؑ اور ابوذرؓ سے فرماتے ہیں ”اے مسلمان اور اے جناب میں محمدؐ ہوں اور محمدؑ میں (علیؑ) ہوں اور میں محمدؓ سے ہوں اور محمدؑ مجھ سے ہیں اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مرج البحرين يلتقيان ہ بينهما برزخ لا يبغيان ہ



اے سلمان اور اے جندب بیشک ہمیں مار دیا جائے تو ہم نہیں مرتے اور ہم غائب ہوتے ہیں مگر غائب نہیں ہوتے اور اگر ہمیں قتل کر دیا جائے تو قتل نہیں ہوتے۔ اے سلمان اور اے جندب میں تمام مومن مردوں اور عورتوں کا امیر ہوں جو گزر چکے یا ابھی آنے والے ہیں اور ہمارے پاس روحِ عظمت ہے۔ صرف میں اللہ کے بندوں (معصومین) میں سے ایک بندہ ہوں۔ صرف ہمیں رب کہہ کر نہ پکارو پھر جو چاہے ہماری فضیلت بیان کرو کیونکہ تحقیق تم ہماری فضیلت کی حقیقت کو نہیں پہنچ سکتے جو اللہ نے ہمیں عطا فرمائی ہے بلکہ اس کے دسویں حصے کا دسواں بھی تم نہیں جان سکتے۔

(القطرة - ج: 1، ص: 141)

مشیت الہی ایک ہی ہے جو کبھی محمدؐ نظر آتی ہے کبھی علیؑ کبھی حسینؑ دنیا اسی مغالطہ میں رہتی ہے کہ ہم نے مشیت اللہ کو شہید کر دیا۔ مگر مشیت الہی حقیقی و قیوم ہے اور اب پردہ غیبت میں ہے مگر غائب نہیں بلکہ مسلسل ہماری نصرت و ہدایت کر رہی ہے۔ اللہ اور مومنین پردہ غیبت اٹھنے کے انتظار میں ہیں۔

2.11 امیر المومنینؑ نے مزید فرمایا ”اے سلمانؓ اور اے جندبؓ میں زندگی دیتا ہوں اور میں موت دیتا ہوں اپنے رب کے حکم سے اور میں تمہیں بتاتا ہوں کہ تم نے کیا کھایا اور تمہارے گھروں میں کیا ہے اپنے رب کی اجازت سے اور میں تمہارے دلوں میں چھپی ہوئی باتوں کا عالم ہوں اور میری اولاد آئمہؑ بھی جانتے ہیں اور ہم جو کچھ چاہیں اور ارادہ کریں وہ کرتے ہیں کیونکہ ہم سب ایک ہیں ہمارا اول بھی محمدؐ اور ہمارا آخری بھی محمدؐ اور ہمارا درمیانی بھی محمدؐ اور ہم سب محمدؐ ہیں اور ہمارے درمیان تفریق نہ کرنا اور ہم جو چاہتے ہیں اللہ وہی چاہتا ہے اور جو ہم ناپسند کرتے ہیں اللہ ناپسند کرتا ہے۔ اس کے لئے تباہی ہے مکمل

تباہی جس نے ہماری فضیلت و خصوصیت کا انکار کیا جو ہمارے رب اللہ نے ہمیں عطا کیں ہیں۔ بیشک جو کچھ اللہ نے ہمیں عطا کیا ہے اس میں سے کسی شئی کا جس نے انکار کیا اس نے اللہ عزوجل کی قدرت کا انکار کیا اور اسکی مشیت کا جو ہمارے پاس ہے.....

اور ان تمام (فضائل) کے باوجود ہم کھاتے ہیں اور پیتے ہیں اور ہم بازاروں میں چلتے پھرتے ہیں اور ہم یہ چیزیں اپنے رب کے امر سے کرتے ہیں اور ہم اللہ کے مکرم بندے ہیں جو اس کے قول سے سبقت نہیں کرتے اور ہم اس کے امر سے ہر کام سرانجام دیتے ہیں اور اس نے ہمیں معصومین مطہرین بنایا ہے اور اپنے مومن بندوں پر فضیلت دی ہے۔“

(القطرۃ - ج: 1، ص: 142)

مشیت الہی یہی ہے کہ محمد و آل محمد ہمارے سامنے کچھ کھائیں پیئیں اور چلیں پھریں تاکہ ان کے فضائل و صفات دیکھ کر لوگ ان کو اللہ نہ کہیں، ورنہ مشیت الہی پر تو کسی مخلوق کی کسی صفت کا اطلاق نہیں کیا جاسکتا۔

2.12 عبد اللہ ابن مسعود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سلام کے بعد عرض کی ”یا رسول اللہ مجھے حق کی زیارت کرا دیں تاکہ اپنی آنکھوں سے دیکھ سکوں“ آپ نے فرمایا: ”اے ابن مسعود اس کمرے کے اندر داخل ہو جاؤ دیکھو کیا نظر آتا ہے“ ابن مسعود کہتا ہے ”میں داخل ہوا تو دیکھا کہ علی صلوٰۃ اللہ علیہ رکوع و سجود کر رہے ہیں اور وہ رکوع و سجود میں خشوع کے ساتھ کہہ رہے ہیں ”اے اللہ اپنے نبی کے صدقے میرے شیعوں میں سے گناہ گاروں کو بخش دے“ پس میں باہر نکلا کہ رسول اللہ کو اس کی خبر دوں تو

دیکھا کہ آپ بھی رکوع و سجود میں ہیں اور رکوع و سجود میں خشوع کے ساتھ کہہ رہے ہیں ”یا اللہ اپنے ولی علیؑ کے صدقے میری امت کے گناہ گاروں کو بخش دے“ مجھے تذبذب ہوا جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا ”کیا ایمان کے بعد کفر کرتے ہو؟“ میں نے عرض کی ”ایسا نہیں یا رسول اللہ آپ کی زندگی کی قسم میں نے اس کے سوا کچھ نہیں کہ علیؑ کو دیکھا تو وہ آپ کی عظمت کے صدقے اللہ سے سوال کر رہے ہیں اور آپ کو دیکھا تو آپ اس کی عظمت کے صدقے اللہ سے سوال کرتے ہیں۔ پس مجھے نہیں معلوم کہ آپ دونوں میں اللہ کے نزدیک بلند مرتبہ کون ہے؟“ آپ نے فرمایا ”اے ابن مسعود بیشک اللہ نے مجھے اور علیؑ اور حسنؑ اور حسینؑ کو اپنے نورِ قدس سے خلق فرمایا۔ جب اللہ نے ارادہ کیا کہ صنعتوں کو بکھیرے (تخلیق کائنات) تو میرے نور کی خوشبو سے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور اللہ کی قسم میں آسمانوں اور زمین سے عظیم ہوں۔ اور علیؑ کے نور کی خوشبو سے عرش اور کرسی کو پیدا کیا اور اللہ کی قسم علیؑ عرش و کرسی سے عظیم ہے اور حسنؑ کے نور کی خوشبو سے حورالعین اور ملائکہ کو پیدا کیا اور اللہ کی قسم حسنؑ حورالعین اور ملائکہ سے عظیم ہے اور حسینؑ کے نور کی خوشبو سے لوح و قلم پیدا کیے اور اللہ کی قسم حسینؑ لوح و قلم سے عظیم ہے۔ اس وقت مشارق و مغارب تاریک تھے تو ملائکہ نے چیخ و پکار کی کہ اے الہی اے ہمارے سرداران انوار کے صدقے جن کو تو نے خود خلق فرمایا ہے ہمیں اس تاریکی سے نکال۔ اس وقت اللہ نے ایک دوسرے کلمے سے کلام کیا اور اس سے روح کو پیدا کیا اس روح میں ’النور‘ کو رکھ کر فاطمہ الزہراءؑ صلوٰۃ اللہ علیہا کو خلق کیا اور عرش کے سامنے جلوہ افروز فرمایا تو مشارق و مغارب روشن ہو گئے اور اسی عظمت کے سبب الزہراءؑ نام رکھا۔

اے ابن مسعود جب قیامت کا دن ہوگا اللہ عز و جل مجھ سے اور علیؑ سے فرمائے گا:  
جس نے تم دونوں سے محبت کی جنت میں داخل کر دو اور جس نے تم دونوں سے بغض رکھا:

دوزخ میں پھینک دو اور یہی اللہ کے اس قول کی دلیل ہے ”القیافی جہنم کل کفار عنید“ (ق-24) میں نے عرض کی ”یا رسول اللہ کفار عنید کون ہے“ فرمایا ”کفار جنہوں نے میری نبوت کا انکار کیا اور عنید جنہوں نے علیؑ ابن ابی طالبؑ کی مخالفت کی“۔  
(القطرۃ - ج:1، ص:179)

ابن مسعودؓ نے اپنی آنکھوں سے حق دیکھا کہ رسول اللہؐ نماز میں صرف ذکر علیؑ نہیں کرتے بلکہ بڑے خشوع و خضوع سے علیؑ کے واسطے دیتے ہیں۔ اور رسول اللہؐ نے اس بارے میں تذبذب کرنے سے منع فرمایا کہ ایمان کے بعد کفر نہ کرو مگر آجکل کا جبار و عنید ملاں ولایت علیؑ کی مخالفت کر کے گرما گرم فری فال کی سیٹیں بک کر رہا ہے۔

2.13 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غزوہ تبوک کے لیے نکلے تو مولا علیؑ صلوٰۃ اللہ علیہ کو مدینہ میں اپنا خلیفہ بنا کر رخصت ہو گئے۔ فوج کی قسمت میں شکست و ہزیمت تھی۔ حضرت جبرائیلؑ اترے اور وحی سنائی ”یا نبی اللہ یقیناً اللہ آپؐ کو سلام کہہ رہا ہے اور آپؐ کو فتح کی بشارت دیتا ہے مگر آپؐ کو اختیار ہے کہ چاہیں تو ملائکہ قتل کرنے کیلئے نازل ہوں اور اگر آپؐ چاہیں تو علیؑ کو بلا لیں وہ آجائیں“ پس نبیؐ نے علیؑ کو اختیار کیا تو جبرائیلؑ نے عرض کی: آپؐ اپنے چہرے کو مدینہ کی طرف پھریں اور ندا دیں: یا ابا الغیث، اور کنی یا علیؑ اور کنی یا علیؑ“

مختصر ا یہ کہ مولا علیؑ صلوٰۃ اللہ علیہ نے مدینہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آواز سنی تو فرمایا ”لیک میں آ رہا ہوں“ اور سلمانؓ کو ساتھ لیا۔ سلمانؓ مولا علیؑ کے نقش قدم پر چلے، سترہ قدم چلنے کے بعد اپنے آپ کو میدان جنگ میں مولا علیؑ کے ہمراہ پایا۔ اللہ نے مولا علیؑ کے ہاتھ فتح عطا فرمائی اور آیت نازل ہوئی: وکفی اللہ المؤمنین القتال

## (الاحزاب 25)

## (القطرۃ - ج: 1، ص: 193)

مشیت الہی یہ ہے کہ جس کے لبوں پر وحی کی مہر لگی ہوئی ہے اپنی فوج اور دشمن فوج کے سامنے اونچی آواز میں صدائیں دے ”یا علیٰ ادرکتی“ تاکہ اپنے پرانے سب پر واضح ہو جائے مشکل وقت میں اللہ کو پکارنا ہو تو کس طرح پکارو۔ اور پھر اللہ تعالیٰ علی کے قتال کو اپنا قتال قرار دیتا ہے۔ تاکہ مقصروں کو پتہ چل جائے علی کا فعل اللہ کا فعل ہوتا ہے۔

2.14 امیر المؤمنین کی شہادت کے بعد امام حسنؑ اور امام حسینؑ جنازے کو لے کر چلے تو رستے میں ایک گھوڑا سوار ملا جس سے مشک کی خوشبو پھیل رہی تھی۔ سوار نے دونوں کو سلام کیا اور مولا حسنؑ سے کہا ”آپؑ حسنؑ بن علیؑ ہیں جس کی غذا وحی و تنزیل تھی اور علم و شرف جلیل میں پروان چڑھا اور خلیفہ امیر المؤمنینؑ اور سید الوصیینؑ ہو“ مولا حسنؑ نے فرمایا ”ہاں“ پھر سوار نے کہا ”اور یہ حسینؑ بن علیؑ سبط نبی رحمتؐ جس کی غذا عصمت اور آئمہ اور حکمت والی اولاد کی جد ہے“ مولا حسینؑ نے فرمایا ”ہاں“۔

مولا حسنؑ نے فرمایا ”ہمیں وصیت ہے کہ دو آدمیوں کے علاوہ کسی سے کلام نہ کریں: جبرائیلؑ یا خضرؑ، آپؑ کون ہیں ان دونوں میں سے؟“ سوار نے نقاب الٹ دیا اور وہ امیر المؤمنینؑ مولا علیؑ خود تھے۔

## (القطرۃ - ج: 1، ص: 217)

جو شہادت کے بعد اپنے جنازے کا خود استقبال کر کے وصول کرے وہی وجہ اللہ ہوتا ہے وہی اول ہے وہی آخر ہے وہی ظاہر ہے وہی باطن ہے وہی علیم ہے۔ مشیت الہی یہی ہے کہ مولا علیؑ

علی العظیم کی ہر صفت کا مظہر ہے۔

2.15 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”بیشک اللہ تعالیٰ نے علی ابن ابی طالب صلوٰۃ اللہ علیہا کے چہرہ مبارک کے نور سے ملائکہ خلق کیئے ہیں وہ اللہ کی تسبیح و تقدیس کرتے ہیں اور اللہ اس کو علی کے محبوب اور اس کی اولاد کے محبوب کے کھاتے میں لکھتا رہتا ہے۔“  
(القطرۃ۔ ج:1، ص:217)

قادر مطلق کی مشیت یہی ہے کہ عبادت فرشتے کریں اور ثواب شیعوں کے اعمال ناموں میں لکھا جائے۔ اور فرشتوں کی عبادت بھی ایک دوسرے کو فضائل علی سنانا ہو۔

2.16 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدہ فاطمہ الزہراء صلوٰۃ اللہ علیہا کا نور نازل ہونے سے پہلے چالیس دن روزے رکھے اور عبادت کی اور حضرت فاطمہ بنت اسد سلام اللہ علیہا کے گھر قیام کیا اور سیدہ خدیجہ الکبریٰ کو خبر کرنیکے لیے پیغام بھیجا ”اے خدیجہ پریشان نہ ہونا میں نے نہ تعلق چھوڑا ہے نہ آپ کو تنہا کیا ہے لیکن میرے رب کا حکم یہی ہے کہ اس کا امر جاری ہو۔ اے خدیجہ پریشان نہ ہونا سب خیر ہے اور بیشک اللہ عز وجل تمہاری عظمت پر روزانہ کئی مرتبہ فرشتوں میں فخر کرتا ہے.....“  
(القطرۃ۔ ج:1، ص:276)

اللہ عز وجل معصومہ سیدہ خدیجہ الکبریٰ کی کرامت پر فرشتوں میں فخر کرتا ہے سنت و مشیت الہی یہی ہے کہ اس نور کے گھرانے پر صلوٰۃ بھیجی جائے اور ان کے دشمنوں پر مسلسل لعنت کی جائے۔

2.17 امام جعفر صادق صلوٰۃ اللہ علیہ نے فرمایا ”جس نے اہل بیت سے محبت کی اور ہماری محبت کو اپنے دل میں مضبوط کر لیا اور اپنی زبان سے ہماری حکمت کے سرچشموں کو جابی کیا اور اپنے دل میں ایمان کو مضبوط کر لیا اس کے لئے اللہ تعالیٰ ستر نبیوں ستر صدیقوں، ستر شہیدوں اور ستر عابدوں کی ستر ستر سال کی عبادت الہی کے برابر اعمال میں لکھ دے گا“

(القطرۃ۔ ج: 1، ص: ۵۱۸)

مشیت الہی ہے کہ محمد و آل محمد کے محبوب کیلئے ادنیٰ ترین انعام جنت ہے مجانب علی وہ ہیں جو اپنی زبانوں سے معصومین کے اقوال و احکام (حکمت کے سرچشمے) جاری کرتے ہیں نہ کہ غیر معصوم ملاں کے فتوے عام کرتے ہیں۔

2.18 امام حسن عسکری صلوٰۃ اللہ علیہ سورۃ بقرۃ کی آیت 85 کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جب بنی اسرائیل کے اسلاف کو حکم دیا گیا کہ اس شہر میں داخل ہو جو شام کے شہروں میں سے شہر اریحا ہے اور یہ اس وقت ہوا جب وہ اپنی سرکشی سے نکلے (معافی مانگی) اور اس شہر میں سے جو چاہا ہو اور جتنا چاہا ہو کھاؤ اور بغیر سستی دکھائے شہر کے دروازے پر سجدہ کرتے ہوئے داخل ہو۔

اور اللہ عز و جل نے دروازے پر محمد اور علی صلوٰۃ اللہ علیہما کی تصویریں بنائی ہوئی تھیں اور ان کو حکم دیا کہ ان تصویروں کو تعظیماً اللہ کیلئے سجدہ کرو اور اپنے دلوں میں ان دونوں کی بیعت کی تجدید کرو اور ان کی ولایت کا ذکر کرو اور ان دونوں کیلئے جو عہد و میثاق لیا گیا تھا اس کا ذکر کرو۔ اور خطبہ کہو یعنی اللہ کیلئے سجدہ کرو محمد و علی صلوٰۃ اللہ علیہما کی تصویر کی تعظیم

کرتے ہوئے اور ان دونوں کی ولایت کا عقیدہ رکھوتا کہ تمہارے گناہ گرجائیں اور برے اعمال مٹا دیئے جائیں۔

اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس فعل کی وجہ سے تمہارے گناہ بخش دوں گا سابقہ خطائیں اور ماضی کے گناہوں کو اور وسنیزید المحسنین کا مطلب ہے کہ جو گناہ کے قریب نہ گیا یعنی ولایت کی مخالفت نہ کی اور جو اللہ نے ان کی ولایت عطا کی ہے دل میں اس پر ثابت قدم رہے تو اس عمل کی وجہ سے ہم ان کے درجات اور ثواب کئی گنا بڑھا دیں گے۔

(القطرة - ج: 2، ص: 91)

مشیت الہی ہے کہ کبھی محمدؐ و آل محمدؐ کے نور کو آدمؑ کی پیشانی میں رکھ کر تمام ملائکہ کو سجدہ کراتا ہے۔ کبھی محمدؐ علیؑ صلوٰۃ اللہ علیہما کی تصاویر کو سجدہ کرواتا ہے۔ آسمانوں پر ان کی نورانی شبنمیں بناتا ہے، مقامِ ظہور (کعبہ) کو مرکزِ ہجود بناتا ہے اور مقامِ شہادت کی مٹی (خاکِ شفا) کو سجدہ گاہ بنا دیتا ہے۔





## معرفتِ الہی کا ذریعہ

3.1 امام باقر صلوٰۃ اللہ علیہ نے فرمایا ”اللہ کی عبادت ہماری وجہ سے ہے، اللہ کی پہچان ہماری وجہ سے ہے، اللہ کی وحدانیت ہماری وجہ سے ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کا حجاب ہیں“

(بصائر الدرجات - ج:1، ص:144)

تمام مخلوقات کو معرفتِ الہی کرانے والے، اللہ کی وحدانیت بتانے والے اللہ کی عبادات سکھانے والے صرف محمد و آل محمد ہیں۔ یہ اللہ تک رسائی کا واحد دروازہ ہیں۔

3.2 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مولا علی صلوٰۃ اللہ علیہ سے فرمایا ”یا علی تیری مثال میری امت میں ”قل هو الله احد“ جیسی ہے جس نے ایک دفعہ پڑھا گویا ایک تہائی قرآن پڑھا، اور جس نے دو دفعہ پڑھا گویا دو تہائی قرآن پڑھا اور جس نے تین مرتبہ پڑھا گویا پورا قرآن ختم کیا۔ جس نے زبان سے تم سے محبت کی اس کا ایک تہائی ایمان مکمل اور جس نے زبان اور دل سے تم سے محبت کی اس کا ایمان دو تہائی مکمل ہو گیا اور جس نے

اپنے ہاتھ دل اور زبان سے محبت کی اسکا ایمان مکمل ہے اور قسم اس کی جس نے مجھے حق کے ساتھ نبی مبعوث کیا ہے اگر دنیا والے تم سے ایسے ہی محبت کرتے جس طرح آسمانوں والے کرتے ہیں اللہ ایک شخص کو بھی دوزخ کا عذاب نہ دیتا۔ یا علیؑ جبرائیلؑ نے مجھے رب العالمین کی طرف سے بشارت دی ہے: ”یا محمدؐ اپنے بھائی علیؑ کو بشارت دو یقیناً میں اس کو عذاب نہیں دوں گا جو تم سے محبت کرتا ہے (ولی مانتا ہے) اور اس پر رحم نہیں کروں گا جو تم سے عداوت رکھتا ہے۔“

(القطرۃ۔ ج: 1، ص: 152)

سورۃ اخلاص میں صرف توحید کا بیان ہے یعنی معرفتِ ولایت علیؑ سے توحید کی معرفت ہوتی ہے۔ ہاتھوں (اعضاء و جوارح) سے محبت کے اظہار کا مطلب ہے کہ عمل کی منزل پر ولایت علیؑ کا اقرار کیا یعنی ہر عبادت میں علیؑ کا ذکر کیا۔ جو تین مرتبہ مولا علیؑ صلوٰۃ اللہ علیہ کا نام پکارے تو اسے پورے قرآن کی تلاوت کا ثواب ہے۔

3.3 امام جعفر صادق صلوٰۃ اللہ علیہ نے فرمایا ”علیؑ کی ولایت مجھے زیادہ پسند ہے اس کا بیٹا ہونے سے کیونکہ علیؑ کی ولایت فرض ہے اور علیؑ کا بیٹا ہونا فضل ہے۔“

(القطرۃ۔ ج: 1، ص: 192)

معصوم امامؑ کو معصوم امامؑ کا بیٹا ہونے سے زیادہ فخر ہے ولایت علیؑ پر۔ ولایت علیؑ کی اہمیت اس سے زیادہ خوبصورت اور جامع انداز میں بیان نہیں کی جاسکتی ولایت فرض و لازم ہے کیونکہ اس کے بغیر نہ توحید سمجھ میں آسکتی ہے اور نہ ہی دین، نہ ہی انسانیت نہ ہی حلال و حرام۔ ولایت فرض ہے کیونکہ اس کی وجہ سے انسان کی ولادت فطرتِ الہی کے مطابق رہتی ہے اور

انسان اپنی طیب ولادت پر فخر کر سکتا ہے۔

3.4 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”یا علی اللہ کو کوئی نہیں جانتا سوائے میرے اور تیرے اور مجھے کوئی نہیں جانتا سوائے اللہ کے اور تیرے اور تجھے کوئی نہیں جانتا سوائے اللہ اور میرے“۔

(القطرۃ۔ ج:1، ص:238)

اب جو اللہ کی معرفت چاہتا ہو اسے لامحالہ محمد علی صلوٰۃ اللہ علیہما کے در پر آنا پڑے گا اور باب مدینہ العلم مولا علی ہیں۔ جس کے حلق سے نیچے ولایت اترتی نہ ہو وہ معرفت الہی خاک حاصل کرے گا۔ جو ولایت علی کا زبانی کلامی قائل ہو وہ ولایت الہی کا ادراک کر ہی نہیں سکتا۔ ولا یودی حقہ المجتہدون۔

3.5 امام محمد باقر صلوٰۃ اللہ علیہ نے فرمایا ”ہم اللہ کا جلال اور اس کی کرامت ہیں، ہماری وجہ سے اللہ بندوں پر ہماری اطاعت کرنے پر اکرام کرتا ہے“۔

(القطرۃ۔ ج:1، ص:335)

اب جو بھی اللہ کے عظمت و جلال کی اپنی حیثیت کے مطابق معرفت حاصل کرنا چاہے اور اس کے انعام و اکرام کو حاصل کرنا چاہے تو اسے دل، زبان اور عمل سے معصومین کی ولایت کا اقرار کرنا ہوگا جس کے بغیر نہ ایمان کامل ہوتا ہے نہ اعمال قبول ہوتے ہیں۔

3.6 امام محمد باقر صلوٰۃ اللہ علیہ کے فرمان کے چند کلمات ”.....ہم اسماء الحسنیٰ ہیں جن

کی معرفت کے بغیر اللہ کسی بندے کا کوئی عمل قبول نہیں کرتا اور اللہ کی قسم ہم وہ کلمات ہیں جو آدم کو تعلیم کئے گئے جن سے اس کی توبہ قبول ہوئی۔ بیشک اللہ نے ہمیں سب سے بہترین خلق کیا اور سب سے بہترین صورت عطا فرمائی اور اس نے ہمیں اپنے بندوں پر اپنی آنکھ قرار دیا اور اپنی مخلوقات میں اپنی بولتی ہوئی زبان بنایا اور ان پر اپنی رحمت و رحمانیت کے کھلے ہوئے ہاتھ بنایا اور اپنا وہ چہرہ بنایا جس سے اس تک رسائی ہوتی ہے اور اپنا وہ دروازہ بنایا جس سے اس کی طرف راہنمائی ہوتی ہے اور اپنے علم کا خزانچہ بنایا اور اپنی وحی کا ترجمان بنایا اور اپنے دین کی پہچان بنایا اور نہ ٹوٹنے والا سہارا (رابطہ) بنایا اور وہ واضح دلیل بنایا جس سے ہدایت ملتی ہے.....“

(القطرۃ - ج: 1، ص: 344)

اللہ کے خوبصورت نام (محمد و آل محمد) جن کے ذکر کے بغیر اللہ کوئی عمل قبول نہیں کرتا حتیٰ کہ تمام انسانوں کے باپ آدم کو بھی ان اسمائے حسنیٰ کا فرداً ذکر کرنے سے اللہ کی توجہ ملی۔ حارثی مخلوط ملاں اللہ کے اسم اعظم کے ذکر سے عبادت کو باطل قرار دیتا ہے۔ یہ اسمائے حسنیٰ ہی اللہ کی پہچان و رسائی کا ذریعہ ہیں اور اس کی وحی کا ترجمہ کرتے ہیں یعنی قرآن کے ظاہری الفاظ سے خود مطالب اخذ کرنے کی ممانعت ہے قرآن کا ترجمہ ہو یا تفسیر ہو یا تاویل اس کا حق صرف معصومین کو ہے۔ جس دین میں معصومین کے اسمائے گرامی کا ذکر ہو وہی اللہ کا دین ہے۔ معصومین ہی واضح دلیل ہیں جن سے ہدایت ملتی ہے یعنی قول معصوم کے بغیر دلیل عقلی سے ہرگز ہدایت نہیں مل سکتی۔

3.7 امام محمد باقر صلوٰۃ اللہ علیہ نے فرمایا ”جو خوش بختی چاہے کہ اس کے اور اللہ کے درمیان حجاب ختم ہو جائے حتیٰ کہ وہ اللہ کو دیکھ سکے اور اللہ کی نظر اس پر ہو پس وہ آل محمد سے محبت کرے اور ان کے دشمنوں پر تبرا کرے اور اپنے امام وقت سے متمسک رہے کیونکہ اس

طرح کرنے سے اللہ کی نظر اس پر ہوگی اور وہ اللہ کو دیکھ (نظر بصیرت) رہا ہوگا۔  
(القطرة - ج: 2، ص: 37)

محمدؐ و آل محمدؐ سے مودت و محبت سے مراد معرفت و لایت اور معرفتِ نورانی ہے۔ زبانی کلامی محبت کے دعویٰ سے اللہ نظر نہیں آتا۔ اس کے ساتھ ساتھ امامِ زمانہؑ سے تمسک اور ان کے دشمنوں پر لعنت ضروری ہے۔ معصومینؑ کے اسمائے حسنیٰ کے ذکر سے روکنے کا واحد مقصد یہی ہے کہ طاغوتی ملاں مومنین کو پردہ ظلمت میں رکھنا چاہتا ہے تاکہ اللہ کی معرفت و زیارت سے محروم رہیں اور طاغوتی ملاں کی طرح بصیرت کے اندھے رہیں اور آخرت میں بھی اندھے محسوس ہوں۔



## معراج کا راز

4.1 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا کہ معراج کی رات آپ کے رب نے آپ سے کس لہجے (زبان) میں خطاب فرمایا؟ آپ نے فرمایا ”اللہ نے علی ابن ابی طالب کے لہجے میں خطاب فرمایا تو میں نے شوق سے پوچھا: اے میرے رب تو بول رہا ہے یا علی؟ اللہ نے فرمایا: یا احمد میں وہ جو کسی چیز کی مانند نہیں ہوں اور نہ کوئی قیاس کیا جاسکتا ہے مجھ پر انسانوں کی طرح اور نہ کسی چیز کا وصف میرے لئے ہے۔ میں نے تجھے اپنے نور سے خلق کیا اور علی کو تیرے نور سے خلق کیا پس میں تیرے دل کے رازوں سے واقف ہوں پس میں تیرے دل میں علی ابن ابی طالب سے زیادہ کسی کی محبت نہیں پاتا اسی لیے میں نے اس کے لہجے میں بات کی ہے تاکہ تیرا دل مطمئن رہے۔“

(القطرۃ - ج: 2، ص: 184)

کائنات کے بلند ترین مقام قاب تو سین پر علی کی زبان اور لہجہ رائج ہے۔ اللہ کو اپنے حبیب کے دل میں علی کی محبت کے سوا کچھ نظر نہ آیا جبکہ حبیب اللہ کے قریب ترین مقام پر تھا۔ مقصر ملاں کو تعجب ہونا چاہیے کہ اس وقت تو نبی اکرم کے دل میں اللہ کی محبت جوش مارنی چاہیے تھی۔ حقیقت واضح

رہے کہ اللہ عزوجل اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دونوں علی صلواة اللہ علیہ کی محبت میں سرمست ہیں۔ اللہ کو جس عبادت میں علیؑ نظر نہ آئے اسے قبول نہیں کرتا۔

4.2 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”معراج کی رات چوتھے آسمان پر میں نے بالکل علیؑ بن ابی طالبؑ کی صورت دیکھی تو جبرائیلؑ سے پوچھا: کیا یہ علیؑ ہیں؟ تو مجھے وحی کی گئی کہ اللہ نے اس فرشتے کو علیؑ ابن ابی طالبؑ کی صورت پر خلق کیا ہے اور ہر روز ستر ہزار فرشتے اس کی زیارت کرنے آتے ہیں اور اللہ کی تسبیح او کبریائی بیان کرتے ہیں اور اس کا ثواب علیؑ ابن ابی طالبؑ کے محبوبوں کے لئے ہے۔“

(بشارة المصطفىؑ - ص: 253)

ایسی احادیث حارثی ذہنوں پر بجلی بن کر گرتی ہیں اسی لئے وہ احادیث کا مختلف بہانوں سے انکار کرتے ہیں۔ اللہ معصوم فرشتوں کیلئے خود مولا علیؑ کی جیتی جاگتی شبیہ بناتا ہے اور زائر فرشتوں کا ازل سے ابد تک تانتا لگا ہوا ہے اور وہ بھی آسمانوں پر اللہ کے قرب میں اور پھر فرشتے مولا علیؑ کی شبیہ کی زیارت کرتے ہوئے سبحان اللہ اور اللہ اکبر کے نعرے لگاتے ہیں اور ثواب شیعوں کے کھاتے میں لکھا جاتا ہے۔

4.3 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”بیٹک جب میں اپنے رب کے پاس معراج پر گیا تو اس نے حجاب کے پیچھے سے مجھے وحی کی جو بھی وحی کی اور مجھ سے کلام کیا جس کلام میں یہ بھی فرمایا یا محمدؐ علیؑ اول علیؑ آ خر علیؑ ظاہر علیؑ باطن ہے اور وہ ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے۔ میں نے پوچھا یا رب ایسا تو تو نہیں ہے؟ ایسا تو تیرے لئے نہیں ہے؟ اس نے فرمایا: یا محمدؐ میں اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں عالم الغیب والشہادۃ، رحمان ورحیم

ہوں بیشک میں اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں میں الملک القدوس السلام المؤمن المہیمن  
العزیز الجبار المتکبر ہوں اور مشرکوں کے شرک سے بلند ہوں بیشک میں اللہ ہوں میرے سوا  
کوئی معبود نہیں میں خالق، باری، مصور ہوں اسماء الحسنیٰ میرے لئے ہیں آسمانوں اور  
زمینوں میں جو کچھ ہے میری تسبیح کرتا ہے اور میں عزیز الحکیم ہوں۔ یا محمد بیشک میں اللہ ہوں  
میرے سوا کوئی معبود نہیں میں اول ہوں جس سے قبل کوئی شئی نہیں اور میں آخر ہوں کہ  
میرے بعد کوئی شئی نہیں اور میں ظاہر ہوں میرے اوپر کوئی شئی نہیں اور میں باطن ہوں  
میرے نیچے کوئی شئی نہیں اور میں اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں میں ہر چیز کا علم رکھتا  
ہوں۔

یا محمد! علیٰ اول ہے آئمہ میں اس کے بارے میں سب سے پہلے میثاق لیا گیا۔ یا  
محمد! علیٰ آخر ہے آئمہ میں سے سب سے آخر اس کی روح پلٹے گی اور وہ دابۃ الارض ہے جو  
ان سے کلام کرے گا۔ یا محمد! علیٰ ظاہر ہے جو کچھ میں نے آپؐ پر وحی کی اس پر ظاہر ہے ایسا  
نہیں ہے کہ کوئی چیز اس سے چھپائی گئی ہو۔ یا محمد! علیٰ باطن ہے میرے رازوں کا امین  
(باطن) ہے جو راز آپؐ کے پاس ہیں۔ میرے اور تیرے درمیان کوئی راز ایسا نہیں جو اس  
سے چھپا ہوا ہو۔ یا محمد! جو کچھ حلال و حرام خلق کیا گیا ہے علیٰ اس کا علم رکھتا ہے۔

(بصار الزلدرجات - ج: 2، ص: 475)

معراج کا پیغام یہی ہے کہ مولا علیؑ اللہ کی صفات کا مظہر ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے امت کے ظرفوں کو دیکھتے ہوئے اللہ سے تھوڑی تشریح کروادی تاکہ مقصر مرتد نہ ہو جائیں اور ذرا کم  
ظرف والے علیؑ کو اللہ نہ کہنا شروع کر دیں۔



4.4 ایک اعرابی نے امیر المؤمنینؑ سے عرض کی مولاً اپنے بارے میں کچھ بیان فرمائیں تو آپؑ نے فرمایا: میں صدیق اکبر ہوں اور فاروق اعظم ہوں اور میں وصی خیر البشر ہوں اور میں اول ہوں اور میں آخر ہوں اور میں ظاہر ہوں اور میں باطن ہوں اور میں ہر چیز کا علیم ہوں اور میں عین اللہ ہوں اور میں جب اللہ ہوں اور میں رسولوں پر اللہ کا امین ہوں میری وجہ سے اللہ کی عبادت ہوئی اور ہم زمین و آسمان میں اللہ کے خزانوں کے امین ہیں اور میں زندگی عطا کرتا ہوں اور میں موت دیتا ہوں اور میں وہ زندہ ہوں جس کو موت نہیں۔

اعرابی کو تعجب ہوا (تو مولیٰ علیؑ نے اس کے ظرف کے مطابق تشریح فرمادی تاکہ اس کا ظرف پھلک نہ جائے۔)

(القطرۃ - ج: 2، ص: 192)

ابو ذرؓ نے بیان کیا ”ایک رات میں نے سید و سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو امیر المؤمنین صلوٰۃ اللہ علیہ سے فرماتے دیکھا: جب صبح ہو تو بقیع کے پہاڑوں کی طرف جانا اور زمین کے اونچے مقام پر ٹھہر جانا اور جب سورج طلوع ہو تو اسے سلام کرنا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اسے حکم دیا ہے کہ آپؑ کے بارے میں بیان کرے۔ صبح کے وقت امیر المؤمنینؑ نکلے اور ان کے ساتھ ابو بکر اور عمر اور مہاجرین و انصار کی ایک جماعت تھی اور بقیع میں پہنچ کر اونچے مقام پر ٹھہر گئے جب سورج کا دائرہ طلوع ہوا تو مولیٰ نے فرمایا: ”اے اللہ کی جدید خلقت اور اللہ کے مطیع تجھ پر سلام“ تو ہم نے آسمانوں سے آواز سنی اور بولنے والے نے جواب دیا ”وعلیکم السلام اے اول، اے آخر، اے ظاہر، اے باطن، اے وہ جو ہر شئی کا علیم ہے۔“ جب ابو بکر، عمر، مہاجرین و انصار نے سورج کا کلام سنا تو بے ہوش ہو گئے کچھ گھنٹوں

بعد افاقہ ہوا اور امیر المؤمنین اپنے بیت الشرف میں واپس تشریف لے آئے۔ وہ جماعت کے ساتھ رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: آپ تو کہتے تھے کہ علی ہمارے جیسا بشر ہے لیکن سورج نے تو اس سے اس طرح خطاب کیا ہے جیسے اللہ باری تعالیٰ کو خطاب کیا جاتا ہے؟“

(کتاب سلیم۔ ص ۴۵۴)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارتداد سے بچانے کیلئے پھر تشریح فرمادی۔ مولا علی صلوٰۃ اللہ علیہ کے فضائل کی برداشت صرف ان مؤمنین کیلئے ہے جن کو مولاً خود چاہیں۔ موسیٰؑ کے صحابیوں نے تو نور کی جھلک دیکھی اور مر گئے اور یہاں مولاً کے فضائل کا ایک فقرہ برداشت نہ ہو سکا۔ مقصر فضائل برداشت نہیں کر سکتے یہ ان کی طینت کا قصور ہے۔

4.5 امام محمد باقر صلوٰۃ اللہ علیہ نے اللہ کے قول ”ثم دنیٰ فندلیٰ“ ہ فکان قاب قوسین او ادنیٰ“ (سورۃ نجم 8-9) کے بارے میں فرمایا ”محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے اتنے قریب ہوئے کہ اللہ اور آپ کے درمیان ایک فریم کے علاوہ کچھ نہ تھا جو لوگوں کا بنا ہوا تھا جس کا فرش سونے کا تھا نزدیک ہو کر دیکھا تو اس پر تصویر نظر آئی تو اللہ نے پوچھا: یا محمد اس صورت کو پہچانتے ہو؟ آپ نے عرض کی: ہاں یہ علی ابن ابی طالب کی تصویر ہے۔ تو اللہ نے آپ سے فرمایا اس کی شادی میں نے فاطمہ صلوٰۃ اللہ علیہا سے کر دی ہے اور اسے وصی قرار دیا ہے۔“

(القطرۃ۔ ج: 1، ص: 220)

معراج کا راز کھل گیا ہے کہ اللہ عزوجل اور اس کا رسول ہر جگہ علیؑ کو دیکھنا چاہتے ہیں اور اسی کا

ذکر کرتے ہیں کسی جگہ علیؑ کی تصویر حجاب اللہ بنی ہوئی ہے تو کہیں مولا علیؑ کی نورانی شبیہ ہے اور کسی جگہ فرشتہ علیؑ کی شبیہ بنایا گیا ہے۔ اپنے حبیبؑ کے استقبال کیلئے اللہ قادر مطلق قاب قوسین کو علیؑ کی سنہری تصویروں سے سجاتا ہے اسی کا لہجہ اپناتا ہے اسی کا ذکر کرتا ہے۔ فضائل علیؑ سے عنادر کھنے والے مقصرین کی عبادات آسمان پر خاک پہنچیں گی۔ ایسی عبادت تو زمین سے اٹھنے کے قابل نہیں ہوتی جس میں ذکر علیؑ نہ ہو۔ جب تک اللہ نے عرش پر مولا علیؑ کا نام نہ لکھا تمام فرشتے اس مل کر نہ اٹھا سکے۔

4.6 امام محمد باقر صلوٰۃ اللہ علیہ سورۃ الاسراء کی پہلی آیت کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ نے اپنا ہاتھ میرے سینے پر رکھا تو مجھے اپنے شانوں کے درمیان ٹھنڈک محسوس ہوئی۔

(القطرة - ج: 2، ص: 51)

جن شانوں پر اللہ نے اپنا دست قدرت رکھا معراج پر، انہیں شانوں پر رسول اللہ مولا علیؑ کو بلند کرتے تھے۔ بہت سارے نامور شعراء نے اس پر اشعار لکھے ہیں۔

قیل لی قل فی علی المرتضیٰ  
کلمات تطفئ نارا موقده  
قلت لایبلغ قولی رجلا  
حار ذو الجهل الی ان عبده  
وعلی واضعا جلاله  
بمکان وضع اللہ یدہ  
(ابی نواس)

قالو امدحت علی الطهر قلت لهم  
کل امتداح جمیع الارض معناه

ماذا أقول لمن حطت له قدم

في موضع وضع الرحمن يميناه

(المناقب - ج: 2، ص: 137)

4.7 امام جعفر صادق صلوٰۃ اللہ علیہ نے فرمایا ”نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک سو بیس مرتبہ آسمانوں پر معراج کو تشریح لے گئے اور کوئی باری ایسی نہ تھی کہ اللہ عزوجل نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرائض کی وصیت سے بڑھ کر علیؑ اور آئمہؑ کی ولایت کی وصیت نہ کی ہو۔“

(القطرۃ - ج: 2، ص: 191)

معراجوں کا مقصد یہی تھا کہ علیؑ اور اس کے بیٹوں کی ولایت کی اہمیت واضح ہو اور لوگ اللہ کی خوشنودی حاصل کرتے ہوئے عذاب سے بچ جائیں۔ ولایت علیؑ تو فرائض سے کہیں بلند ہے۔ اس سے زیادہ گمراہی اور بدبختی کیا ہوگی کہ گمراہ ملاں کمزور ایمان والوں کو گمراہ کرتا ہے کہ فرائض پر ذکر ولایت کے بغیر زور دو۔

4.8 حدیث میں بیان ہے کہ ”نماز مومن کی معراج ہے۔“

(بحار الانوار - ج: 79، ص: 303)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ظاہری طور پر 120 مرتبہ معراج کی ہر دفعہ علیؑ کا ذکر علیؑ کی ولایت کی وصیت، علیؑ کی تصویریں، علیؑ کی شبیہیں، علیؑ کی زبان اور لہجہ۔ اسی طرح مومن کی نماز معراج تب ہی بن سکتی ہے جب نماز میں علیؑ کا تصور ہو، علیؑ کا ذکر ہو۔ علیؑ کے بتائے ہوئے طریقے سے نماز ادا ہو۔ اور اگر ایسا نہیں ہے تو قیامت کے دن حسرت ہوگی

ہائے میں نے سبیل کو کیوں اختیار نہ کیا۔ ہائے میں نے جب اللہ کے بارے میں کوتاہی کیوں کی، دانتوں سے ہاتھ کاٹے گا کاش میں تراپی ہوتا ذکر ولایت کرتا ہائے میں اصل نمازیوں میں سے نہ تھا۔



jabir.abbas@yahoo.com

## مقصدِ تخلیقِ کائنات

5.1 ”پس اللہ عزوجل نے فرمایا اے میرے ملائکہ اور اے میرے آسمان کے رہنے والو! میں نے بلند شدہ آسمان کو نہیں پیدا کیا اور نہ پھیلی ہوئے زمین کو اور نہ روشن چاند کو اور نہ درختوں سورج کو اور نہ گھومنے والے آسمان کو اور نہ بہنے والے دریا کو اور نہ چلنے والی کشتی کو مگر یہ کہ ان انوار خمسہ کی محبت میں جو کساء کے نیچے تشریف فرما ہیں۔“  
(حدیث کساء)

یہ کائنات جو اللہ نے انوار خمسہ صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین کی محبت میں خلق کی ہے اس کائنات کی حدود کا ادراک انسانی عقل سے باہر ہے۔ انسان اس کائنات کا بہت چھوٹا سا جز ہے۔ ہر وہ انسان جو فطرتِ الہی پر پیدا ہوا ہے جس کی خلقت میں شیطان کی شرکت نہیں اس کا ہر عمل مودت محمدؐ و آل محمدؐ پر مبنی ہوگا۔

5.2 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے فرمایا ”اگر آپؐ نہ ہوتے تو میں کائنات خلق نہ کرتا اور اگر علی صلوٰۃ اللہ علیہ نے ہوتے تو میں آپؐ کو خلق نہ

کرتا اور اگر فاطمہ صلوٰۃ اللہ علیہا نہ ہوتیں تو میں آپ دونوں (صلوٰۃ اللہ علیہما) کو خلق نہ کرتا۔“

(القطرۃ - ج: 1، ص: 273)

سیدۃ النساء العالمین صلوٰۃ اللہ علیہا مرکزِ مودت ہیں جن کا ہمسر سوائے مولا علی صلوٰۃ اللہ علیہ کے کوئی نہیں۔ اگر یہ نہ ہوتے تو نہ کائنات ہوتی نہ انسان ہوتا نہ عبادات ہوتیں۔ کائنات کی ہر شے ان کے صدقے میں ہے۔ زبان، دل اور عمل سے ان کی مودت کے اقرار کے بغیر نہ کوئی عبادت ہے نہ انسانیت ہے محض شر و شیطانیت ہے۔

5.3 امیر المؤمنین صلوٰۃ اللہ علیہ کے خطبے کا ایک جملہ ہے ”وَبِنَا يَفْتَحُ اللَّهُ وَبِنَا يَخْتَمُ اللَّهُ“ ہماری وجہ سے اللہ نے کائنات کی ابتداء کی اور ہماری وجہ سے اس کا اختتام ہوگا۔

(کتاب سلیم ص: 260)

کائنات کی ہر شے معصومین کا صدقہ ہے۔ مشیت الہی یہی ہے کہ ہر عمل کی ابتداء اور انتہا معصومین صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین سے ہو۔ ہر وہ عمل جس سے دانستہ طور پر ذکر معصوم حذف کیا جائے وہ عمل شیطانی ہوتا ہے چاہے نماز کیوں نہ ہو۔

5.4 امام باقر صلوٰۃ اللہ علیہ کے فرمان کے چند جملے اس طرح ہیں: ”..... اور ہم وہ ہیں جن کی وجہ سے اللہ نے ابتداء کی اور ہماری وجہ سے اختتام کرے گا..... اور ہم نبوت کی کان ہیں اور ہم رسالت کی جائے پناہ ہیں اور ہم وہ ہیں جن کی طرف ملائکہ کی آمد و رفت

رہتی ہے..... پس جس نے ہماری معرفت حاصل کی اور ہماری نصرت کی اور ہمارے حق کو  
پہچانا اور ہمارے امر کو اختیار کیا پس وہ ہم سے ہے اور ہماری طرف ہے۔“

(بصائر الدرجات - ج: 1، ص: 141)

ہر معصوم نے بار بار وہی پیغام الہی دیا کہ معصومینؑ ہی وجہ تخلیق کائنات ہیں نبوت و رسالت  
انہی کے در سے ملتی ہے ملائکہ کا مرکز ہدایت انہی کا در ہے۔ نجات اسی کے واسطے ہے جس نے ان کے  
حق ولایت کو جان لیا اور نصرت کی یعنی تبلیغ ولایت کی اور ملائکہ کے فتووں کو پاؤں تلے روندتے ہوئے  
آئمہؑ کے امر کو اختیار کر لیا۔

5.5 امام جعفر صادق صلوٰۃ اللہ علیہ نے فرمایا ”بیشک کروہیین ہمارے شیعوں میں سے  
ایک قوم ہے جو خلق اول میں سے ہیں اللہ نے ان کی رہائش عرش کے پیچھے قرار دی ہے اگر  
ان میں سے ایک کے نور کو اہل ارض پر تقسیم کیا جائے تو کافی ہوگا۔ پھر فرمایا بیشک جب موسیٰ  
علیہ السلام نے اپنے رب سے سوال کیا تو اللہ نے کروہیین میں سے ایک کو حکم دیا تو اس نے  
پہاڑ پر تجلی کی اور وہ بے ہوش ہو گئے۔“

(القطرۃ - ج: 1، ص: 353)

اللہ قادر مطلق کو منافق ناصبی خارجی قسم کے نام نہاد شیعوں کی کوئی ضرورت نہیں جو غیر معصوم  
ملائکہ کے اشاروں پر ذکر معصوم سے پرہیز کریں۔ اللہ نے کروہیین کو آسمان و زمین سے پہلے خلق کیا اور  
بلند ترین مقام پر ان کی رہائش کا انتظام کیا۔ کروہی مولا علی صلوٰۃ اللہ علیہ کے ایسے شیعہ ہیں کہ ان میں  
سے ایک کا نور تمام اہل ارض کے لئے کافی ہو اور اولی العزم نبیؑ ان کے نور کی تجلی برداشت نہ کر سکے۔  
فضائل معصومین صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین وہی برداشت کر سکتے ہیں جن کیلئے مولا کی مشیت ہو۔ عالم زریں



انکار کی وجہ سے نجس ولادت والے اسمائے حسنیٰ کے پاک ذکر کو اپنی زبانوں پر جاری کر ہی نہیں سکتے۔

5.6 مولانا علی صلوٰۃ اللہ علیہ کی ایک طویل حدیث کا اقتباس یوں ہے: ”اللہ تھا اور اس کے ساتھ کوئی شئی نہ تھی پس سب سے اول اس نے اپنے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نور خلق فرمایا پانی، عرش، کرسی، آسمان، زمین، لوح، قلم، جنت، دوزخ، ملائکہ، آدم اور حوا کے خلق کرنے سے چار لاکھ چوبیس ہزار سال پہلے۔ جب اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نور خلق فرمایا تو وہ اللہ عزوجل کے سامنے ایک ہزار سال تسبیح و حمد کرتے ہوئے ٹھہرا رہا اور اللہ تبارک و تعالیٰ اس کی طرف دیکھتا رہا اور فرماتا رہا: اے میرے عبد! تو ہی میری مراد ہے تو ہی مرید ہے تو میرے خلق میں سب سے افضل ہے اور مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم اگر تو نہ ہوتا تو کائنات پیدا نہ کرتا۔ جس نے آپؐ سے محبت کی میں اس سے محبت کرتا ہوں اور جس نے آپؐ سے بغض رکھا میں اس سے بغض رکھتا ہوں۔

(پھر آپؐ کا نور چمکا اور اس سے شعاع بلند ہوئی تو اس سے اللہ تعالیٰ نے بارہ حجاب خلق فرمائے۔ آپؐ کا نور ان حجابوں میں 78 ہزار سال اللہ کی حمد و ثنا کرتا رہا۔ پھر اللہ نے آپؐ کے نور سے 20 نور کے سمندر خلق فرمائے۔ آپؐ کا نور ان سمندروں میں ایک ایک کرے داخل ہوتا رہا)۔

جب سمندروں میں سے آخر والے سے باہر تشریف لائے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے میرے حبیب اے میرے رسولوں کے سردار اور اے میرے خلق اول اور اے میرے آخری رسول آپؐ ہی یومِ محشر کے شفیع ہیں۔

پس نور محمدؐ نے سجدہ کیا پھر جب قیام فرمایا تو اس سے ایک لاکھ چوبیس ہزار قطرے گرے پس اللہ تعالیٰ نے محمدؐ نبی کے نور سے گرنے والے تمام قطروں سے انبیاء کو

خلق فرمایا جب انبیاء کے انوار مکمل ہو گئے تو انہوں نے نور محمد کا طواف کرنا شروع کر دیا جس طرح حاجی بیت اللہ الحرام کا طواف کرتے ہیں او وہ اللہ کی تسبیح و حمد کر رہے تھے اور کہہ رہے تھے ”سبحان من ہو عالم لا یجہل، سبحان من ہو حلیم لا یعجل، سبحان من ہو غنی لا یفتقر“۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو آواز دی ”کیا تم جانتے ہو میں کون ہوں؟“ پس نور محمدؐ نے تمام انوار انبیاء سے سبقت کرتے ہوئے فرمایا (انبیاء کی تعلیم کی خاطر): تو وہ اللہ ہے کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں اور تو واحد ہے تیرا کوئی شریک نہیں۔ تمام ربوں کا رب ہے اور تمام بادشاہوں کا بادشاہ ہے۔“

پس اللہ تعالیٰ کی طرف سے ندا آئی: آپؐ میرے صفی ہیں آپؐ میرے حبیب ہیں اور آپؐ تمام مخلوقات سے افضل و بہترین ہیں آپؐ کی طاہر آلؑ تمام امتوں سے افضل ہے جو انسانوں کی فلاح کیلئے قیام کرے گی.....“

(القطرۃ۔ ج: 2، ص: 87)

یہ حدیث زمان و مکان کی خلقت سے قبل سے متعلق ہے لہذا اس حدیث میں مذکورہ سال شمسی یا قمری سال نہیں ہیں بلکہ نوری سال ہیں۔ رسول اللہ اور مولا علیؑ صلوٰۃ اللہ علیہما کا نور ایک ہے۔ اللہ نے انہیں صرف اپنی خاطر خلق فرمایا ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ فرماتا رہا تو ہی میری مراد ہے تو ہی مرید ہے۔ یہ بڑی گہری حقیقت ہے جس تک عقل انسانی کی رسائی محال ہے۔ محمد اور علیؑ صلوٰۃ اللہ علیہما وہ نور ہے جس کے نورانی پسینے کے قطروں سے انبیاء خلق ہوتے ہیں۔

جو اللہ کی بارگاہ میں کھڑے ہو کر اللہ عز و جل کی مراد کے ذکر سے منہ موڑے اس میں شک نہیں کہ وہ بارگاہ الہی سے نامراد و مغضوب نکالا جائے گا۔ انبیاءؑ نے اس نور کا طواف کیا تو اللہ کو یہ ادا اتنی پسند آئی کہ مولا علیؑ صلوٰۃ اللہ علیہ کے نور کا ظہور کعبہ میں فرمایا اور اہل ارض کیلئے مرکز طواف بنا دیا۔

5.7 امام باقر صلوٰۃ اللہ علیہ نے فرمایا ”سیدۃ النساء کا نام فاطمۃ الزہراء اس لئے ہے کہ اللہ عزوجل نے آپ کو اپنے نور عظمت سے خلق فرمایا جب آپ کا نور چمکا تو تمام آسمان اور زمین روشن ہو گئے آپ کے نور کی روشنی سے ملائکہ کی بصارت جواب دے گئی اور ملائکہ سجدے میں گر گئے اور عرض کی: اے ہمارے معبود و سردار یہ نور کس کا ہے؟ تو اللہ نے ان کی طرف وحی کی ”یہ میرے نور سے نور ہے، میں نے اسے اپنے آسمان میں سکونت دی ہے اور میں نے اسے اپنی عظمت سے خلق فرمایا ہے اور اس کا ظہور میرے نبیوں کے نبی کے صلب سے ہوگا جو تمام انبیاء سے افضل ہے اور اس نور سے ایک امت (آئمہ طاہرین) کا ظہور ہوگا۔ وہ میرے امر کی خاطر قیام کریں گے اور مخلوق کو میرے طرف ہدایت کریں گے اور میں نے انہیں اپنی زمین میں خلیفہ بنایا ہے۔“

(القطرة - ج: 2، ص: 257)

جن کے نور سے کائنات روشن ہوئی ان کے ذکر سے عبادات کو جلا ملتی ہے۔ سیدۃ النساء العالمین صلوٰۃ اللہ علیہا کے نور عظمت کی تاب کوئی نہیں لاسکتا۔ روزِ محشر بھی سب مخلوقات کو نظریں جھکانے کا حکم ہوگا تاکہ آپ کی سواری گذر جائے۔

5.8 فیضۃ بن یزید جعفی نے امام جعفر صادق صلوٰۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا ”آپ اللہ کے بلند آسمانوں، ہموار بچھی زمین اور پہاڑوں اور ظلمت و نور کے خلق کرنے سے پہلے کہاں تشریف فرما تھے؟

آپ نے فرمایا ”اے فیضۃ! ہم آدم کے خلق ہونے سے پندرہ ہزار سال پہلے نور کی صورتوں میں عرش الہی کے گرد اللہ کی تسبیح کرتے تھے۔ جب اللہ نے آدم کو خلق فرمایا تو

ہمارے انوار کو ان کے صلب میں قرار دیا ہم طاہر صلب سے مطہر رحم میں منتقل ہوتے رہے حتیٰ کہ اللہ نے نور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ظہور فرمایا۔“

(القطرة - ج: 2، ص: 392)

محمدؐ و آل محمدؑ زمان و مکان سے پہلے ہیں۔ ان کا نور خلقِ اول ہے مگر ان کی حقیقت کیا ہے وہ صرف ان کا خالق جانتا ہے ہمیں صرف اتنا معلوم ہے کہ یہ مشیتِ الہی ہیں جب سے مشیت ہے تب سے یہ ہیں۔



## معیارِ قربتِ الہی

6.1 حضرت ابوذرؓ نے مولا علیؓ صلوٰۃ اللہ علیہ کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ”تحقیق عرش کے گرد نوے ہزار ملائکہ ہیں جن کی نہ کوئی تسبیح ہے اور نہ کوئی عبادت سوائے علی ابن ابی طالب (صلوٰۃ اللہ علیہما) کی اطاعت کے اور ان کے دشمنوں سے برأت کے اور ان کے شیعوں کیلئے استغفار کے بیشک اللہ نے خاص فضل کیا جبرائیل اور میکائیل اور اسرافیل پر علی صلوٰۃ اللہ علیہ کی اطاعت کی وجہ سے اور ان کے دشمنوں سے برأت کی وجہ سے اور ان کے شیعوں کیلئے استغفار کرنے کی وجہ سے۔

لم یزل اللہ نے ہر امت جس میں نبی مرسل تھا پر علی صلوٰۃ اللہ علیہ کے ذریعے اپنی حجت قائم کی اور جتنی زیادہ ان کی علی صلوٰۃ اللہ علیہ کے بارے میں معرفت تھی اتنا بلند درجہ ان کا اللہ کے نزدیک ہے۔

اگر میں اور علی (صلوٰۃ اللہ علیہما) نہ ہوتے تو اللہ نہ پہچانا جاتا اور اگر میں اور علی (صلوٰۃ اللہ علیہما) نہ ہوتے تو اللہ کی عبادت نہ ہوتی اور اگر میں اور علی (صلوٰۃ اللہ علیہما) نہ ہوتے تو نہ ثواب ہوتا نہ عقاب اور اللہ کا علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) سے کوئی پردہ نہیں اور نہ ہی اللہ کا اس سے کوئی حجاب ہے اور علی ہی اللہ اور اسکی مخلوق کے درمیان پردہ و حجاب ہے۔“

### (کتاب سلیم - ص: 381)

اللہ اکبر! عرش الہی کے گرد مقرب فرشتوں کی عبادت کیا ہے: ولایت علیؑ، علیؑ کی دشمنوں پر تبراء علیؑ کے شیعوں کی بخشش کی دعائیں اور ملائکہ میں جو معرفت ولایت علیؑ میں بڑھ گئے وہ ملائکہ کے سردار بن گئے اسی طرح نبیوں میں اولوالعزم رسول بنے۔ اگر علیؑ نہ ہوتے تو اللہ کی عبادت نہ ہوتی۔ اسی طرح ذکر علیؑ کے بغیر عبادت نہیں ہو سکتی۔

کتاب سلیم کے صفحہ 382 پر حدیث میں مزید تفصیل بیان ہے کہ انبیاء کی منزلیں رسول اللہ اور مولا علی صلوٰۃ اللہ علیہما کی معرفت اور اقرار ولایت کی وجہ سے ہیں۔

6.2 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مولا علی صلوٰۃ اللہ علیہ سے: ”..... پیشک ملائکہ اللہ کا قرب حاصل کرنے کیلئے اس کی تقدیس کرتے ہیں آپ کی محبت کے ساتھ اور آپ کی ولایت کے ساتھ اور اللہ کی قسم پیشک آسمانوں میں آپ کی مودت رکھنے والے زمین پر مودت رکھنے والوں سے اکثریت میں ہیں.....“

(بشارۃ المصطفیٰ - ص: 97)

روز روشن کی طرح واضح ہے کہ ذکر الہی مولا علی صلوٰۃ اللہ علیہ کی مودت اور اقرار ولایت کے بغیر ناممکن ہے۔

6.3 سدیر صیرفی نے مولا امیر المؤمنین صلوٰۃ اللہ علیہ کے قول ”پیشک ہمارا امر مشکل و دشوار ہے۔ اس کو کوئی نہیں جان سکتا سوائے ملک مقرب کے یا نبی مرسل کے یا اس بندے کے جس کے دل کا امتحان اللہ نے ایمان کے لئے لے لیا ہو“ کے بارے میں امام جعفر

صادق صلوٰۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا تو آپؐ نے فرمایا ”بیشک ملائکہ میں مقربین بھی ہیں اور غیر مقربین بھی اور انبیاءؑ میں مرسلین بھی ہیں اور غیر مرسلین بھی اور مؤمنین میں امتحان شدہ بھی ہیں اور غیر امتحان شدہ بھی اور جب اس امر کو ملائکہ کے سامنے پیش کیا گیا تو مقربین کے علاوہ کسی نے اقرار نہ کیا اور انبیاءؑ کے سامنے پیش کیا گیا تو کسی نے اقرار نہ کیا سوائے مرسلین کے اور مؤمنین کے سامنے پیش کیا گیا تو کسی نے اقرار نہ کیا سوائے امتحان شدہ کے۔“

(بصائر الدرجات - ج: 1، ص: 73)

قرب الہی اقرار ولایت کے بغیر ناممکن ہے۔ جس شخص کو ہر لمحہ ہر عمل میں ذکرِ علیؑ سے سکون ملے اسے اللہ کی اس عظیم ترین نعمت پر شکر ادا کرتے رہنا چاہیے یعنی حکم الہی کے تحت ہر لمحہ تبلیغِ ولایتِ علیؑ جاری رہے۔

6.4 امام محمد باقر صلوٰۃ اللہ علیہ نے فرمایا ”اللہ کی قسم بیشک آسمانوں میں ملائکہ کی ستر قسمیں ہیں اگر تمام دنیا والے اکٹھے ہو جائیں کہ ان میں سے ایک قسم کی تعداد کی گنتی کر لیں تو نہیں گن سکتے اور ان کا دین لازمی ہماری ولایت ہے۔“

(بصائر الدرجات - ج: 1، ص: 150)

آسمان والوں کا دین ولایتِ علیؑ، عبادتِ ذکرِ علیؑ، زیارتِ شہیدِ علیؑ، تفریحِ دشمنِ علیؑ پر تہرا، انکا کام شیعوں کیلئے استغفار ہے۔ ابلیس نے ان میں اجتہاد کی وبا پھیلانے کی کوشش کی تو اللہ نے مردود بنا کر خارج کر دیا۔

6.5 ایک شخص نے پوچھا کہ ملائکہ زیادہ ہیں یا انسان تو امام جعفر صادق صلوٰۃ اللہ علیہ نے فرمایا ”اس کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے آسمانوں میں اللہ کے ملائکہ زمین میں مٹی کے ذروں سے بھی زیادہ ہیں اور آسمانوں میں کوئی قدم کی جگہ بھی نہیں کہ مگر وہاں فرشتہ تسبیح و تقدیس میں مصروف ہے اور زمین پر کوئی درخت نہیں اور نہ کوئی پودا مگر اسکے لئے ایک فرشتہ موکل ہے ہر روز اللہ کے حضور حاضر ہوتے ہیں کارگزاری لے کر اور اللہ کو ان سب کا علم ہے اور ان میں سے کوئی ایک بھی ایسا نہیں مگر وہ ہر روز اللہ کا قرب حاصل کرتا ہے ہم اہل بیتؑ کی ولایت سے اور ہمارے محبت کرنے والوں کیلئے استغفار کر کے اور ہمارے دشمنوں پر لعنت کر کے اور اللہ سے ان پر عذاب بھیجنے کی درخواست کر کے۔“

(بصائر الدرجات - ج: 1، ص: 152)

6.6 امام محمد باقر صلوٰۃ اللہ علیہ نے فرمایا ”..... پھر اللہ نے نبیوں سے میثاق لیا اور فرمایا: کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ پھر فرمایا: اور بیشک یہ محمد رسول اللہ ہیں اور بیشک یہ علی امیر المؤمنین ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں، تو اللہ نے ان کو نبوت عطا فرمادی اور اولی العزم سے میثاق لیا کہ خبردار میں تمہارا رب ہوں اور محمد میرے رسول ہیں اور علی امیر المؤمنین اور آپ کے بعد آپ کے اوصیاء میرے ولی امر ہیں اور میرے علم کے خزانے ہیں اور بیشک مہدی (عجل اللہ) کے ذریعے اپنے دین کی نصرت کروں گا اور اس کے ذریعے اپنی حکومت ظاہر کروں گا اور اس کے ذریعے اپنے دشمنوں سے انتقام لوں گا اور اس کے ذریعے طوعاً یا کرہاً عبادت کراؤں گا۔ انہوں نے عرض کی کہ ہم نے اقرار کیا اور اے رب تو ہمارا گواہ ہے او آدٹم نے نہ انکار کیا نہ اقرار۔ تو اللہ نے مہدی (عجل اللہ) کے بارے میں ان پانچ (اولوالعزم رسول) کیلئے عزمیت قرار دے دی اور آدٹم نے اقرار کا



عزم نہ کیا اس بارے میں، اور یہی اللہ عزوجل کا قول ہے ”ولقد عہدنا لى آدم من قبل فنسى ولم نجد له عزماً (طہ: 115).....“

(بصائر الدرجات - ج: 1، ص: 156)

اقرار کے بغیر یہ کہنا کہ ہم بھی ولایت علیؑ کے قائل ہیں یعنی زبان پر قفل لگائے رکھنے سے اللہ الصمد کی نظر کرم نہیں ہو سکتی۔ ملائکہ ہوں یا انبیاء کوئی اور مخلوق، قرب الہی کا راز ولایت اہل بیتؑ ہے۔ نبیوں کو اللہ عزوجل ”علیؑ ولی اللہ“ تک اقرار کرنے پر نبوت عطا فرماتا ہے اور قائم (عجل اللہ) تک اقرار کرنے پر اولوالعزم رسولؐ کا درجہ عطا فرماتا ہے۔ اب جو شخص نماز میں اللہ کے حضور کھڑے ہو کر ”علیؑ ولی اللہ“ کے اقرار کا انکار کرے وہ شیطان رجیم کے راستے پر ہے۔

6.7 امام جعفر صادق صلوٰۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ایک یہودی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا ”آپ افضل ہیں یا موسیٰ بن عمران جو کلمۃ اللہ تھے اور ان پر تو رات اور عصا نازل ہوا اور ان کے لئے سمندر شق ہوا اور ان پر بادل کا سایہ رہتا تھا؟“ آپؐ نے فرمایا ”بیشک عبد کیلئے مناسب نہیں کہ اپنی تعریف کرے مگر میں کہتا ہوں: جب آدمؑ نے ترکِ اولیٰ کیا تو انہوں نے یہ کہا تو توبہ قبول ہوئی: اے اللہ میں تجھ سے محمدؐ و آل محمدؐ کے حق کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں کہ تو مجھے بخش دے تو اللہ نے ان کی مغفرت کی اور جب نوحؑ کشتی پر سوار ہوئے اور غرق ہونے کا خوف ہوا تو کہا: اے اللہ میں تجھ سے محمدؐ و آل محمدؐ کے حق کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں کہ ہمیں غرق ہونے سے بچالے تو اللہ نے ان کو نجات دی۔ اور جب ابراہیمؑ کو آگ میں پھینکا گیا تو کہا: اے اللہ میں تجھ سے محمدؐ و آل محمدؐ کے حق کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں کہ مجھے اس سے نجات دے تو اللہ نے اسے ٹھنڈا اور سلامتی والا کر دیا۔ اور جب موسیٰؑ نے اپنا عصا پھینکا تو اپنے دل میں خوف محسوس کیا اور کہا:

اے اللہ میں تجھ سے محمدؐ و آل محمدؐ کے حق کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں کہ مجھے امان دے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ”خوف نہ کر بیشک تو ہی غالب رہے گا“ (طہ: 68)۔ اے یہودی! اگر موسیٰؑ مجھے پالیں (یعنی اس زمانے میں آجائیں) اور مجھ پر ایمان نہ لائیں اور میری نبوت پر تو ان کا ایمان کوئی فائدہ نہ دے گا اور نہ ہی ان کی نبوت ان کو فائدہ دے گی۔ اے یہودی! جب میری ذریت میں مہدی (عجل اللہ) ظہور کریں گے تو عیسیٰؑ ابن مریمؑ ان کی نصرت کیلئے نازل ہونگے اور ان کو آگے کریں گے اور ان کے پیچھے نماز پڑھیں گے اور اگر موسیٰؑ کو زندہ کیا جائے تو ان کے پاس بھی اتباع کے علاوہ کوئی چارہ نہیں۔“

(القطرۃ - ج: 1، ص: 70)

تمام اولوا العزم رسولوں کو تو پتہ ہے کہ اللہ عزوجل آل محمدؐ کی ولایت کے اقرار کے بغیر نہ نبوت عطا فرماتا ہے نہ مشکل میں مدد کرتا ہے اور نہ ہی توبہ قبول کرتا ہے۔ اب ہمیں معلوم نہیں کہ ناصبی ملاں کا خود ساختہ خدا کون سا ہے جو ولایت علیؑ کے بغیر عبادت قبول کرتا ہے۔

6.8 تفسیر امام حسن عسکری صلوٰۃ اللہ علیہ میں ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی تطوانی عبا کو اپنے آپ پر اور علی و فاطمہ و حسن و حسین (صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین) پر اوڑھ لیا تو فرمایا: اے اللہ یہ میرے اہل بیت ہیں میری لڑائی ہے اُن سے جو ان سے لڑیں اور میری صلح ہے اُن سے جو ان سے صلح سلامتی رکھیں تو جبرئیلؑ نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں آپ سب میں شامل ہو سکتا ہوں؟ تو آپؐ نے فرمایا: تو ہم سے ہے۔ تو جبرئیلؑ عبا کو اٹھا کر ان کے ساتھ شامل ہو گئے پھر وہاں سے نکل کر آسمانوں کی طرف ملکوتِ اعلیٰ کو پرواز کر گئے اور ان کے حسن و جمال میں اضافہ ہو گیا۔ تو ملائکہ نے پوچھا کہ

جبریلؑ تیرا بڑا حسن و جمال ہے جب تو ہمارے پاس سے گیا تھا تو نہیں تھا؟ اس نے جواب دیا: ایسا کیوں نہ ہو کیونکہ مجھے آل محمدؑ اہلیت میں شامل ہونے کا شرف حاصل ہوا ہے۔ ملکوت السموات کے فرشتوں نے اور حجاب نے اور کرسی نے اور عرش نے کہا: یہ شرف تمہارا حق ہے تم ویسے ہی جو جیسا تم نے کہا۔“

(القطرۃ - ج: 1، ص: 61)

چادرِ تطہیر کے سائے تلے فرشتوں کا سردار آجائے تو اس کے حسن و جمال میں بے پناہ اضافہ ہوتا ہے کہ تمام آسمانی مخلوقات مبارک پیش کریں۔ تمسک آل محمدؑ قرب الہی کا واحد ذریعہ ہے۔ مولا عباس صلوٰۃ اللہ علیہ کے علم کے ساتھ جو چادرِ تطہیر کی شہمیں بندھی ہوتی ہیں ہم ان کے سائے اور تمسک سے قرب الہی حاصل کرتے ہیں اور ہمارے حسن ایمان اور معرفتِ ولایت میں اضافہ ہوتا ہے۔

6.9 معصوم صلوٰۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ”اللہ تعالیٰ نے ابراہیمؑ کو صرف اور صرف محمدؐ اور ان کی اہلیت پر کثرت سے صلاۃ کی وجہ سے خلیل بنایا۔“

(القطرۃ - ج: 1، ص: 116)

انبیاءؑ نے قرب الہی کا راز بتایا کہ اہلبیت اطہارؑ کا ذکر کروان پر صلوٰۃ بھیجوان کے فضائل بیان کروان کے واسطے سے دعائیں مانگو۔ مولا علیؑ باب اللہ ہیں اور ذکر علیؑ اس کی کنجی ہے اس کنجی کے بغیر پوری زندگی عبادات میں ٹکریں مارتے رہو رحمت الہی کا دروازہ نہیں کھلے گا۔

6.10 امام جعفر صادق صلوٰۃ اللہ علیہ نے فرمایا ”جب قیامت کا دن ہوگا اور اللہ تبارک و تعالیٰ تمام خلایق کو جمع کر لے گا تو سب سے پہلے نوحؑ کو بلایا جائے گا ان سے پوچھا جائے

گا: کیا آپ نے پیغام پہنچا دیا؟ تو وہ جواب دیں گے: جی ہاں پھر ان سے سوال ہوگا: آپ کے پاس اس بات کو گواہ کون ہے؟ وہ جواب دیں گے: محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پھر حضرت نوحؑ لوگوں میں راستہ بناتے ہوئے گزریں گے حتیٰ کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس پہنچ جائیں گے اور آپؐ مشک کے ٹیلے پر تشریف فرما ہو گئے اور آپ کے ساتھ مولا علیؑ صلوٰۃ اللہ علیہ ہوں گے اور یہی اللہ کا قول ہے ”جب وہ ان کو نزدیک دیکھیں گے تو جنہوں نے کفر کیا تھا ان کے چہرے بگڑ جائیں گے“ (الملک: 27) تو حضرت نوحؑ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بتائیں گے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے مجھ سے پوچھا کہ کیا میں نے پیغام پہنچا دیا؟ تو میں نے جواب دیا: ہاں، پھر پوچھا کہ اس بات کا گواہ کون ہے؟ تو میں نے عرض کی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، تو رسول اللہؐ فرمائیں گے: اے جعفرؑ اور اے حمزہؑ! تم دونوں جاؤ اور ان کی گواہی دے دو کہ انہوں نے پیغام الہی پہنچا دیا۔

امامؑ نے فرمایا کہ پس جعفرؑ اور حمزہؑ دونوں انبیاءؑ کی تبلیغ رسالت کے گواہ ہیں۔ امامؑ سے پوچھا گیا ”ہم آپؐ پر قربان تو مولا علیؑ کہاں ہوں گے؟“ آپؐ نے فرمایا ”مولا علیؑ کی منزلت اس بات سے عظیم ہے۔“

(القطرۃ - ج: 1، ص: 159)

محمدؐ و آل محمدؑ کے حاضر و ناظر ہونے سے انکار کرنے والے! اللہ کے نزدیک حضرت جعفر طیارؑ اور حضرت حمزہؑ کا مقام دیکھ جو انبیاءؑ کی تبلیغ کی گواہی دیں گے۔ مولا علیؑ کے مقام و منزلت کو مقصرین ہرگز نہیں سمجھ سکتے اور نہ ہی نجس انسان کی زبان پر اقرارِ ولایت جاری ہو سکتا ہے۔ روز قیامت جب مقصرین مولا علیؑ کی منزلت و مقام کو اپنی آنکھوں کے ساتھ نزدیک سے دیکھیں گے تو ان کے چہرے مسخ اور سیاہ ہو جائیں گے کیونکہ وہ دنیا میں ولایت علیؑ کا کفر و انکار کرتے رہے تھے۔

6.11 علامہ سید احمد المستنبد ایک طویل حدیث درج کرتے ہیں جس میں بیان ہے کہ جب مولا علیؑ کی ظاہری عمر شریف اٹھارہ سال تھی تو سلمانؓ کو مذاق میں کھجور کی گٹھلی ماری تو سلمانؓ نے عرض کی مولاؑ میں آپؑ سے بڑا ہوں تو آپؑ نے فرمایا: کہ تم اپنے آپ کو بڑا خیال کرتے ہو اور مجھے چھوٹی عمر کا۔ مولا علیؑ نے سلمانؓ کو تین سو سال پرانا واقعہ یاد دلایا کہ اسے صحرا میں شیر سے بچایا اور پھر سلمانؓ کو وہ گلاب کے پھولوں کا گلدستہ بھی اسی طرح تروتازہ دکھا دیا جو اس نے مولا علیؑ کو اس وقت ہدیہ پیش کیا تھا شکریہ کے طور پر۔ سلمانؓ نے یہ واقعہ اسی وقت جا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بیان کیا تو آپؑ نے فرمایا ”اے سلمانؓ جان لے کہ آدمؑ کے وقت سے لے کر اب تک انبیاءؑ اور اولیاءؑ میں سے ایک بھی جب بھی مشکل میں گرفتار ہوا صرف علیؑ ہی ہے جس نے ان کو مشکل سے نجات دلائی۔“  
(القطرۃ۔ ج: 1، ص: 188)

پوری کائنات میں ہر مخلوق کی مدد اللہ عزوجل صرف اور صرف مشکل کشا مولا علیؑ کے ذریعے کرتا ہے۔ قاب قوسین جو قرب الہی کا انتہائی مقام ہے وہاں پر بھی مولا علیؑ ہی ملیں گے اور اللہ نے قاب قوسین کو مولا علیؑ کی تصویر سے سجایا ہوا ہے۔ اب جو بد بخت بھی مولا علیؑ کی مدد کا منکر ہو وہ جان لے کہ اس کا شریک کار اس کی ولادت سے پہلے سے شیطان ہے۔

6.12 جبریلؑ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ مولا علیؑ شریف لائے تو جبریلؑ ان کیلئے کھڑے ہو گئے۔ (ہماری تعلیم کی خاطر) نبی اللہؑ نے پوچھا: اس جوان کے لئے کھڑے ہو گئے ہو؟ جبریلؑ نے عرض کی ہاں کیونکہ ان کا مجھ پر حق تعلیم ہے۔ پوچھا: جبریلؑ وہ تعلیم کیسی؟ عرض کی اس نے: اللہ نے مجھے خلق کیا تو پوچھا: تو کون ہے اور تیرا نام کیا ہے؟ اور میں کون ہوں اور میرا نام کیا ہے؟ تو میں جواب دینے کیلئے حیرت زدہ

ہو گیا تو یہ جوان عالم انوار میں حاضر ہوا اور مجھے جواب تعلیم فرمایا: تو فرمایا کہ ہو: تو رب جلیل ہے اور تیرا نام جمیل ہے اور میں عبد ذلیل ہوں اور میرا نام جبریل ہے۔ اسی لئے میں اس کی عظمت کرتا ہوں اور کھڑا ہوا۔ آپؐ نے فرمایا: اے جبریل تیری عمر کتنی ہے؟ اس نے عرض کی: ایک ستارہ عرش سے تیس ہزار سال بعد صرف ایک دفعہ نکلتا ہے اور میں نے اسے تیس ہزار مرتبہ نکلتے دیکھا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر اس ستارے کو دیکھو تو پہچان لو گے؟ اس نے عرض کی: کیسے نہیں پہچانوں گا۔ رسول اللہؐ نے فرمایا: یا علیؑ اپنی جبین مبارک سے عمامہ ہٹا ہیں۔ جب عمامہ ہٹا تو علیؑ کی جبین مبارک میں وہی ستارہ نظر آیا۔  
(القطرۃ - ج: 1، ص: ۱۹۰)

جبریلؑ نوے کروڑ نورانی سالوں سے ستارہ امامت کی زیارت کرتا رہا۔ محمدؐ و آل محمدؑ کے بحر معرفت سے قطرہ اسی کو ملتا ہے جس کیلئے مولاؑ چاہیں۔ جس کو علم باب العلم سے عطا ہو وہی عظمت معصومینؑ کو سجدہ کرتا ہے اور جو شیطانی اصولوں پر مبنی ظنی و قیاسی مدارس کی پیداوار ہو وہ نور الہی کو اپنے منہ کی بدبودار پھونکوں سے بجھانے کی ناپاک جسارت کرتا ہے۔ قرب الہی میں رہنے والی معصوم مخلوقات آسمانی کا معلم و مددگار بھی مولا علیؑ صلوٰۃ اللہ علیہ کے علاوہ کوئی نہیں۔

6.13 ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں: رسول اللہؐ مسجد نبویؐ میں تشریف فرما تھے اور آپؐ کے پاس مہاجرین و انصار کی ایک جماعت موجود تھی کہ جبریلؑ نازل ہوئے اور آپؐ سے عرض کی: یا محمدؐ حق تعالیٰ آپؐ کو سلام کہتا ہے اور آپؐ کو کہتا ہے کہ علیؑ کو بلاؤ اور ان کو اپنے سامنے بٹھاؤ (ایک دوسرے کی طرف منہ کر کے) پھر جبریلؑ آسمانوں کی طرف پرواز کر گئے۔ رسول اللہؐ نے مولا علیؑ کو بلایا جب آئے تو ان کا چہرہ اپنے چہرے کے سامنے کر کے بٹھالیا تو جبریلؑ پھر نازل ہوئے اور ان کے ساتھ طبق تھا جس میں کھجوریں تھیں ان

دونوں کے درمیان رکھ دیا اور عرض کی: تناول فرمائیں تو آپ دونوں نے ان کو تناول فرمایا۔ پھر جبریلؑ نے طشت اور لوٹا حاضر کیا اور عرض کی: یا رسول اللہ! اللہ فرماتا ہے کہ آپؐ علیؑ ابن ابی طالبؑ کے ہاتھوں پر پانی ڈالیں۔ آپؐ نے فرمایا: میں نے سنا اور اطاعت کی جس چیز کا مجھے میرا رب حکم دیتا ہے۔ پھر لوٹا لیا اور کھڑے ہو کر علیؑ کے ہاتھوں پر پانی ڈالنے لگے۔ مولا علیؑ آپؐ سے کہنے لگے: یا رسول اللہ! یہ میرا حق ہے کہ آپؐ کے ہاتھوں پر پانی ڈالوں۔ آپؐ نے جواب دیا: یا علیؑ مجھے اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اس بات کا حکم دیا ہے۔ اور جب مولا علیؑ کے ہاتھوں پر پانی ڈال رہے تھے تو اس میں سے ایک قطرہ بھی طشت میں نہیں گر رہا تھا۔

مولا علیؑ کہنے لگے: یا رسول اللہ! میں تو پانی میں سے کوئی شئی بھی طشت میں گرتی ہوئی نہیں دیکھ رہا۔ تو رسول اللہؐ نے فرمایا: یا علیؑ جو پانی آپؐ کے ہاتھوں کے دھونے سے گر رہا ہے ملائکہ اس کو حاصل کرنے کیلئے ایک دوسرے پر سبقت کر رہے ہیں۔ کہ اس سے اپنے منہ دھویں تاکہ متبرک ہوں۔

(القطرة - ج: 1، ص: 191)

مولا علیؑ کے ہاتھوں کی دھون معصوم ملائکہ آسمانوں سے اتر کر اپنے منہ پر ملیں تاکہ چہرے متبرک ہوں۔ قرب الہی میں رہنے والوں کو قرب الہی کا راز معلوم ہے۔ ولایت علیؑ کی معرفت و اقرار کے بغیر نجس الولادت کی عبادت بھی گناہ کبیرہ سے کم نہیں ہوتی۔

6.14 ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہؐ آسمانوں پر معراج کو تشریف لے گئے تو آسمان دنیا پر پہنچے تو جبریلؑ نے عرض کی کہ اللہ فرماتا ہے کہ آسمان دنیا پر فرشتوں کے

ساتھ نماز پڑھیں تو آپؐ نے نماز پڑھائی اور اسی طرح دوسرے اور تیسرے آسمان پر ہوا پھر جب چوتھے آسمان پر پہنچے تو ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاءؑ کو دیکھا جبریلؑ نے عرض کی: آگے تشریف لائیں اور نماز پڑھائیں۔ خلق عظیمؑ نے فرمایا: اے بھائی جبریلؑ میں کیسے آگے بڑھوں ان میں بابا آدمؑ اور بابا ابراہیمؑ بھی ہیں۔ اس نے عرض کی: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آپؐ ہی نماز پڑھائیں اور جب نماز پڑھالیں تو ان سے پوچھیں کہ ان کو اپنے وقت اور زمانے میں کس چیز کی وجہ سے مبعوث کیا گیا؟ اور کس کی وجہ سے صور پھونکنے سے پہلے دوبارہ اٹھایا جائے گا؟ آپؐ نے فرمایا: میں نے سنا اور اللہ کی اطاعت کی۔ پھر انبیاءؑ کو نماز پڑھائی جب فارغ ہو گئے نماز سے تو پوچھا: اے اللہ کے انبیاءؑ کس چیز کی وجہ سے آپؐ سب مبعوث کیئے گئے اور کس وجہ سے دوبارہ اٹھائے جاؤ گے؟ سب نے یک زبان ہو کر جواب دیا: یا محمدؐ ہمیں آپؐ کی نبوت اور علیؑ ابن ابی طالبؑ کی امامت کے اقرار کی وجہ سے مبعوث کیا گیا اور دوبارہ اٹھایا جائے گا۔

(القطرۃ۔ ج: 2، ص: 196)

اللہ تعالیٰ اپنی مخلوقات کی بھلائی چاہتا ہے کہ کسی طرح عذاب سے نجات حاصل کر لیں۔ اسی لئے اللہ چاہتا ہے کہ ہر وقت، ہر جگہ، ہر مخلوق، ہر عمل سے پہلے، عمل کے دوران اور عمل کے بعد ذکر محمدؐ و آل محمدؐ کرے اور ولایت کا بار بار اقرار کرے۔ اسی لئے اللہ فرماتا ہے: اگر تمام انسان ولایت علیؑ پر جمع ہو جاتے تو میں دوزخ کو پیدا ہی نہ کرتا۔

6.15 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”بیشک اللہ کے نزدیک ملائکہ میں زیادہ درجے والا وہ ہے جس کی محبت علیؑ ابن ابی طالبؑ (صلوٰۃ اللہ علیہما) کیلئے شدید ہو اور ملائکہ آپس میں قسم کھاتے ہیں تو کہتے ہیں: اس کی قسم جس نے علیؑ کو تمام مخلوقات سے افضل



ترین بنایا محمد مصطفیٰؐ کے بعد۔ بیشک آسمانوں اور حجابات کے ملائکہ علی ابن ابی طالب (صلوٰۃ اللہ علیہما) کی زیارت کے مشتاق رہتے ہیں جیسے ایک محبت کرنے والی ماں اپنے نیک شفیق بیٹے کی مشتاق رہتی ہے۔

(القطرۃ۔ ج:2، ص:228)

بصیرت کے اندھوں کو ملکوتِ اعلیٰ میں معصوم فرشتوں کا عمل نظر نہیں آتا۔ قرب الہی میں رہتے ہوئے مولا علیؑ کی زیارت کے مشتاق رہتے ہیں۔ قسمیں علیؑ والی کھاتے ہیں۔ ان کی عبادت ذکر علیؑ ہے حتیٰ کہ فرشتے نماز نہیں پڑھتے جب تک امام فرشتے کی شکل مولا علیؑ جیسی نہ ہو۔ اب جو اپنی عقل استعمال نہ کریں وہ حیوانوں سے بدتر ہیں اور یہ حقیقت بھی ہے اسی لئے مجتہدین کہتے ہیں کہ مقلدین کا لانعام تقلید کا قلاوہ گلے میں ڈالتے ہیں۔

❖.....❖.....❖

## اساسِ دینِ الہی

7.1 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”کوئی جنت میں داخل نہیں ہو سکتا سوائے اس کے جو مسلم ہو۔“ ابوذرؓ نے عرض کی ”یا سول اللہ اسلام کیا ہے؟“ آپؐ نے فرمایا ”اسلام عریان ہے اور اس کا لباس تقویٰ ہے اس کی زینت حیا ہے اور اس کی جائیداد پرہیزگاری ہے اور اس کا جمال وقار ہے اور اس کا پھل عملِ صالح ہے اور ہر شے کی ایک بنیاد ہوتی ہے اور اسلام کی بنیاد ہماری اہلیت کی محبت ہے۔“

(بشارۃ المصطفیٰ - ص: 150)

ولایتِ علیؑ کا راستہ تقویٰ ہے۔ ابو ترابؓ کی زمین پر رہتے ہوئے اور اسی کا نمک کھاتے ہوئے وفادار رہنا حیا کی علامت ہے غیر معصوم منکر ولایت کے در پر نہ جھکنا پرہیزگاری ہے۔ ولایتِ علیؑ پر ثابت قدم رہنا ہی عزت و وقار ہے اور ولایتِ علیؑ جس عمل میں شامل ہو وہ صالح عمل ہے اور اساس دینِ الہی مودت فی القربیٰ ہے۔ نتیجہ یہ نکلا کہ جس نے ولایتِ علیؑ کو چھوڑ دیا اس نے اسلام کو عریاں کر دیا اس لئے اللہ منکر ولایت کو روز قیامت حیوانوں کی طرح عریاں محسوس کرے گا اور وہ اندھا محسوس ہوگا۔

7.2 یوم غدیر خم صلاۃ جامعہ کا حکم دیا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ دیا،  
اے لوگو! کیا تم جانتے ہو کہ اللہ عز و جل ہمارا مولا ہے اور میں مومنین کا مولیٰ ہوں اور میں ان  
(مومنین) کے نفوس پر ان سے زیادہ حق تصرف رکھتا ہوں۔ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں یا  
رسول اللہ! آپ فرمایا: علیؑ اٹھو تو وہ کھڑے ہو گئے تو فرمایا: جس جس کا میں مولا ہوں اس اس  
کا یہ علیؑ مولا ہے۔ اے اللہ اس سے محبت کر جو اس سے محبت کرے اور اس سے دشمنی کر جو  
اس سے دشمنی کرے۔“

سلمانؓ اٹھے (لوگوں کو واضح کرنے کی خاطر) پوچھا: یا رسول اللہ! ان کی ولایت  
کیسی ہے؟ فرمایا: ”اسکی ولایت میری ہے جس جس کے نفس پر اس سے زیادہ میں حق رکھتا  
ہوں پس علیؑ بھی اس اس کے نفس پر اس سے زیادہ حق رکھتا ہے۔“ پس اللہ تعالیٰ نے اس کا  
ذکر نازل کر دیا ”الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت  
لکم الاسلام دینا“ (مائدہ-3) تو نبی اللہؐ نے تکبیر بلند کی اور فرمایا ”اللہ اکبر میری نبوت  
اور اللہ کا دین ولایت علیؑ سے مکمل ہو گیا۔“

دو اشخاص اٹھے اور پوچھا: یا رسول اللہ! یہ آیات صرف علیؑ کیلئے مخصوص ہیں؟  
فرمایا: ہاں اس کے بارے میں اور قیامت تک اس کے اوصیاء کے بارے میں ہیں۔ عرض  
کی گئی: یا رسول اللہ! ہمارے لئے تشریح فرمادیں۔ آپؐ نے فرمایا ”علیؑ میرا انبی ہے اور میرا  
وزیر ہے اور میرا وارث ہے اور میرا وصی ہے اور میری امت میں میرا خلیفہ ہے اور تمام  
مومنوں کا میرے بعد ولی ہے پھر اس کے بعد میرا فرزند حسنؑ ہے پھر میرا فرزند حسینؑ ہے  
پھر نو فرزند میرے فرزند حسینؑ کے ایک کے بعد ایک ایک کر کے۔ قرآن ان کے ساتھ ہے  
اور وہ قرآن کے ساتھ ہیں نہ یہ ان سے جدا ہوگا اور نہ اس سے جدا ہوں گے حتیٰ کہ  
دونوں میرے پاس حوض کوثر پر وارد ہو گئے۔“ (کتاب سلیم-ص: 198)

اب عقل کے اندھوں کو کون سمجھائے کہ صلاۃ جامعہ (بجماعت نماز) کا مطلب ہی ولایت علیؑ کا اعلان ہے اور کارر رسالت و دین الہی مکمل ہی اقرار و اعلان ولایت علیؑ سے ہوتے ہیں۔ اب کوئی بھی عمل ہو چاہے نماز ہو اگر اس میں ذکر علیؑ نہیں تو وہ عمل الاحمالہ دین الہی کی حدود سے باہر ہوگا۔ رسول اللہؐ نے صرف ولایت علیؑ کا اعلان نہیں کیا بلکہ باہر آئمہ اطہارؑ کی شہادت دی اور قرآن و عترت کو یکجا قرار دیا اب جو بھی قرآن تو تلاوت کر لے مگر ذکر عترت عمداً چھوڑ دے تاکہ اس کا عمل باطل نہ ہو جائے تو اس سے بڑھ کر ناصبی اور کافر اور مقصر کون ہوگا جو قرآن و اہلبیتؑ میں فاصلہ ڈالے۔ دین الہی کی بنیاد ولایت علیؑ ہے اور جو منکر نہ مانے الاحمالہ وہ خود بے بنیاد نجس الاولادت ہے۔

7.3 یوم غدیر خم رسول اللہؐ نے فرمایا ”اے لوگو! میں تمہارے لئے واضح کردوں کہ میرے بعد تمہیں خبردار کرنے والا کون ہے اور میرے بعد تمہارا امام اور تمہارا ولی اور تمہارا ہادی کون ہے اور وہ میرا بھائی علیؑ ابن ابی طالبؑ ہے پس اپنے دین میں اسی کی تقلید کرو اور تمام ترامور (مسائل) میں اسی کی اطاعت کرو کیونکہ اس کے پاس وہ سب کچھ ہے جو مجھے اللہ نے علم و حکمت تعلیم فرمائی پس اسی سے پوچھو وہ تمہیں اس میں تعلیم دے گا اور اس کے بعد اس کے اوصیاء سے پوچھو اور اس کو تعلیم دینے اور اس سے قدم آگے بڑھانے کی کوشش نہ کرنا نہ اس سے پیچھے ہٹ جانا کیونکہ یہ حق کے ساتھ ہیں اور حق ان کے ساتھ ہے نہ یہ اس کو چھوڑیں گے اور نہ وہ ان کو چھوڑے گا۔“

(کتاب سلیم۔ ص: 200)

مقصر ملاں لفظوں کے ہیر پھیر سے مؤمنین کو گمراہ کرنا چاہتا ہے کہ تقلید امام کی نہیں ہوتی تقلید مجتہد کی ہوتی ہے امام کی اطاعت ہوتی ہے۔ اب نعوذ باللہ کس کا علم زیادہ ہے ملاں کا یا مولاؑ کا۔ مولاؑ مصطفیٰ علی الاعلان فرما رہے ہیں کہ دین میں تقلید بھی علیؑ کی کرو اور ہر مسئلے میں اطاعت بھی مولاؑ کی کرو۔

لیکن کیا کیا جائے کہ ہر مسئلے کا حل جو مولاً کے حکم کے مطابق ہے تلاش کرنے کے لئے کند ذہن ملاں کو کتب اہلبیت کا مطالعہ کرنا پڑے گا جس سے اس کا حارث بھائی منع کرتا ہے۔  
اساس دین الہی یہی ہے کہ ہر مسئلے میں معصومین کی تقلید و اطاعت کی جائے۔

7.4 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بنی عبدالمطلب کو اکٹھا کر کے فرمایا (اللہ کی حمد و ثنا کے بعد): اے بنی عبدالمطلب! اللہ سے ڈرو اور اس کی عبادت کرو۔ تم سب مل کر **حب** اللہ کو مضبوطی سے تھام لو اور آپس میں تفرقہ نہ ڈالو اور نہ اختلاف کرو۔ بیشک اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے: ولایت پر اور نماز اور زکوٰۃ اور ماہ رمضان کے روزے اور حج۔ اور ولایت اللہ کے لئے ہے اور اس کے رسول کے لئے اور ان مؤمنین کے لئے ہے جو حالت رکوع میں زکوٰۃ دیتے ہیں۔ اور جو اللہ اور اس کے رسول اور وہ لوگ جو مؤمن ہیں کو اپنا ولی بنا لے پس اللہ کی جماعت ہی غالب رہنے والی ہے۔ (مائدہ: 55-56)

(اس حدیث میں جو طویل ہے رسول اللہ نے مؤمنین کی تشریح فرمادی کی اس سے مراد بارہ آئمہ اطہار ہیں۔ پھر آئمہ ضال جو دوزخ کی طرف بلاتے ہیں ان کی نشاندہی بھی کر دی)۔

(کتاب سلیم - ص: 426)

دین الہی کی اساس میں ولایت مطلقہ پہلے نمبر پر ہے جو اللہ اور چہارہ معصومین کے لئے ہے۔ تبلیغ دین میں عملاً بھی سب سے پہلے دعوت ذوالعشرہ میں بھی ولایت علی کا اعلان کیا گیا اور اطاعت کا حکم دیا گیا تھا اور دین کی تکمیل بھی غدر خیم کے مقام پر اسی بات سے ہوئی۔ اساس دین الہی مودت محمد و آل محمد کے سوا کچھ نہیں کیونکہ اگر مودت معصومین کے بغیر باقی چار ارکان پر عمل بھی کیا جائے تو نجات ناممکن ہے۔

7.5 رسول اللہؐ نے مولا علیؑ سے فرمایا ”یا علیؑ میں اور آپ اور آپ کے بیٹے حسنؑ اور حسینؑ اور حسینؑ کے نو بیٹے دین کے ارکان اور اسلام کے ستون ہیں جس نے ہماری اتباع کی نجات پاگیا اور جس نے ہمیں چھوڑ دیا وہ جہنم میں گر گیا۔“  
(بشارۃ المصطفیٰ ص: 88)

مزید تشریح فرمادی گئی ہمارے لیے کہ پورے کے پورے دین الہی کی بنیاد اس کے ارکان و ستون، اس کے بانی و محافظ سب کچھ چارہ معصومینؑ ہیں۔ باقی نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج وغیرہ میں اگر ان کی ولایت شامل ہے تو دین اللہ ہے ورنہ محض پوجا پاٹ، یوگا، یا ترہ اور اپنے ہی عمل کا قیدی بن جانے والی بات ہے۔

7.6 امام باقر صلوٰۃ اللہ علیہ کی حدیث کا ایک جملہ مبارک ہے ”..... اور ہم اہلبیتؑ کا حق نظام دین ہے.....“  
(بشارۃ المصطفیٰ ص: 291)

حق اہلبیتؑ کیا ہے۔ آل محمدؑ کی ولایت و مودت کا اقرار اور عملی مظاہرہ اس سے دین کا نظم و ضبط قائم رہے گا شیرازہ نہیں بکھرے گا اور اگر ولایت علیؑ کے سامنے ولایت ملائ نصب کردی تو دین میں افراتفری مچ جاتی ہے، ہر ایک کی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد، فتوے جدا جدا، حلال و حرام کی گڈ گڈ، رنگ رنگیلا مذہب وجود میں آ جاتا ہے۔

7.7 امام محمد باقر صلوٰۃ اللہ علیہ نے فرمایا ”بیشک اللہ نے قیامت تک کیلئے کوئی ایسی چیز نہیں چھوڑی جس کی امت کو ضرورت ہو مگر یہ کہ اسے کتاب میں نازل کر دیا اور اپنے

رسولؐ کے ذریعے اس کی تشریح کردی اور ہر شئی کی ایک حد مقرر کردی اور اس کیلئے دلیل بھی قرار دی جو اس چیز کو ثابت کرتی ہے۔“

(بصائر الدرجات - ج: 1، ص: 32)

اللہ اور معصومینؑ کا برحق قول ہے کہ قیامت تک ہونے والے مسائل کا حل تشریح اور دلیل کے ساتھ بیان کر دیا گیا ہے۔ اس برعکس مقصر ملاں کہتا ہے کہ دین میں ماڈرن مسائل کا حل موجود نہیں لہذا ملاں کو فتوے داغنے کا حق ہے اور عوام ان فتاویٰ کو بغیر دلیل قبول بھی کرے۔ یہ اللہ اور اس کے رسولؐ اور آئمہؑ سے جنگ نہیں تو اور کیا ہے۔ اب اپنی اپنی مرضی ہے مولائی مانو یا ملاں کی۔

7.8 امام محمد باقر صلوٰۃ اللہ علیہ نے فرمایا ”مشرق ہو یا مغرب تمہیں صحیح علم ہرگز نہیں مل سکتا سوائے اس کے جو ہم اہل بیتؑ سے جاری ہو۔“

(بصائر الدرجات - ج: 1، ص: 40)

واضح ہے کہ کسی بھی مسئلے کا حل اگر قول معصومؑ کے تحت نہیں ہے تو وہ باطل ہے چاہے وہ حل ظن اجتہادی سے حاصل ہو یا اجماع سے۔ اسی طرح جو علوم غیر معصوم سے لیئے گئے ہیں یا غیر مسلموں سے انکا دین میں شامل کرنا بلکہ ان کو اساس دین بنا کر مدرسوں میں رائج کرنا باطل ہے مثلاً علم الاصول، فلسفہ، وغیرہ۔

7.9 امام محمد باقر صلوٰۃ اللہ علیہ اللہ عزوجل کے قول ”اور اس شخص سے زیادہ گمراہ اور کون ہوگا جو اللہ کی ہدایت کے بغیر اپنی خواہش کی پیروی کرے“ (القصص - 50) کے بارے میں فرمایا کہ اس سے اللہ کا مطلب ہے کہ جس نے آئمہ ہدیٰ کے بغیر کسی اور امام

سے رائے والا دین لے لیا۔

(بصائر الدرجات - ج: 1، ص: ۴۸)

اب اس سے واضح اللہ اور اس کی حجت کیا تشریح کریں کہ قول معصوم کو چھوڑ کر ظن اور رائے والافتویٰ نہ اپنانا۔ مثلاً ملاں فضل اللہ کہتا ہے کہ اس کی رائے ہی اسکا فتویٰ ہوتا ہے یعنی اس کی رائے اسکے مقلدین کیلئے دین بنتی چلی جاتی ہے۔ یہاں تو انسان کو اللہ نے حق اور باطل دونوں رستے بتا دیئے اور اختیار ہے جو نسا چاہو اپنا لو مگر آخرت میں نتیجہ پر اختیار نہیں ہے۔  
جب آئمہ کے اقوال پر مبنی کتب موجود ہیں تو پھر غیر معصوم ملاں کے فتاویٰ پر مبنی کتاب کی ضرورت ہی نہیں رہتی۔

7.10 امام حسن عسکری صلوٰۃ اللہ علیہ نے فرمایا ”عبادت کثرت صیام و صلاۃ نہیں بلکہ عبادت محض اللہ کے امر میں کثرت سے تفکر کرنا ہے۔“

(القطرۃ - ج: 2، ص: 491)

اللہ کے امر کے مالک اولی الامر چہاردہ معصومین ہیں جو اساس دین الہی ہیں ان کے امر میں تفکر کرنا، ان کے امر کو زندہ کرنا اور ملاں کے ظنی فتوؤں کو مارنا ہی اصل عبادت ہے۔





## روح عبادات

8.1 مولا علی صلوٰۃ اللہ علیہ نے فرمایا ”میں مومنین کی نماز ہوں اور ان کی زکوٰۃ اور ان کا حج اور ان کا جہاد ہوں۔“

(نہج الاسرار۔ ج: 1، ص: 75)

تمام عبادات کی روح اقرار ولایت ہے۔ اقرار ولایت علیؑ کے بغیر ہر عمل مردہ اور متعفن ہے چاہے نماز ہو یا کوئی اور عبادت۔  
نماز اللہ کے حضور ولایت علیؑ پر ثابت قدمی کا ثبوت ہے۔ جب علیؑ میں مال خرچ کرنا زکوٰۃ ہے۔ مقام ظہور نور مولا علیؑ کی زیارت حج ہے اور تبلیغ ولایت علیؑ جہاد ہے۔

8.2 حضرت ابوذرؓ نے حج کے دوران کعبہ کے دروازے کے حلقے کو پکڑ کر اونچی آواز میں کہا: اے لوگو! جو مجھے جانتا ہے سو جانتا ہے اور جو نہیں جانتا تو میں جناب بن جنادة ہوں میں ابوذر ہوں۔ اے لوگو! میں نے آپ کے نبی کریم کو فرماتے سنا ہے کہ ”میری امت میں میری اہلبیتؑ کی مثال نوحؑ کی قوم میں اس کی کشتی کی مثل ہے جو اس میں سوار

ہو انجات پا گیا اور جس نے اسے ترک کیا غرق ہوگا اور وہ اسرائیل میں باب ہلہ کی مثل ہیں۔ اے لوگو میں نے آپ کے نبی اکرم کو فرماتے ہوئے سنا ”تحقیق میں تم میں دو امر چھوڑے جا رہا ہوں اگر تم ان دونوں سے تمسک رکھو گے تو ہرگز گمراہ نہیں ہوں گے: کتاب اللہ اور میرے اہل بیتؑ.....“۔

حاکم وقت نے بلا کر ایسا کرنے کی وجہ پوچھی تو جناب ابوذرؓ نے جواب دیا کہ رسول اللہؐ نے وعدہ لیا تھا اور ایسا کرنے کا حکم دیا تھا۔ حاکم وقت نے گواہ طلب کیے تو مولا علیؑ اور مقدادؓ نے گواہی دی۔

(کتاب سلیم۔ ص: 458)

حج بین الاقوامی اور اجتماعی عبادت ہے اور اسلام کی شان و شوکت ہے۔ اس میں رسول اللہؐ حکم دے رہے ہیں کہ دورانِ حج فضائلِ اہلبیتؑ علی الاعلان بیان کرو تا کہ روح عبادات کا پتہ چلے۔ اور باب ہلہ پر بنی اسرائیل کو سجدہ کرتے ہوئے داخل ہونے کا اللہ نے حکم دیا کیونکہ باب ہلہ کے ایک طرف رسول اللہؐ کی تصویر بنی ہوئی تھی دوسری طرف مولا علیؑ کی۔ عباداتِ الہی کا قبلہ مرکز اور روح محمدؐ و آل محمدؑ ہیں۔

8.3 امام رضا صلوٰۃ اللہ علیہ نے فرمایا ”میرے شیعوں تک یہ پیغام پہنچا دو کہ میری زیارت اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایک ہزار حج کے برابر ہے۔ امام محمد تقی صلوٰۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا کہ کیا ایک ہزار حج کے برابر؟ آپؑ نے فرمایا ”بلکہ اللہ کی قسم دس لاکھ حج کے برابر جو امام کے حق کی معرفت رکھتے ہوئے زیارت کرے۔“

(بشارۃ المصطفیٰؑ۔ ص: 47)

معرفت و اقرارِ ولایت کے ساتھ ایک امام کی زیارت دس لاکھ مقبول حجوں کے برابر ہے۔  
ذکرِ معصوم سے عبادات مقبول اور ارفع ہوتی ہیں باطل نہیں ہوتیں۔

8.4 جناب جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے: میں نبی اکرمؐ کے ایک جانب بیٹھا ہوا تھا اور مولا علیؑ امیر المؤمنینؑ دوسری جانب کہ عمر بن خطابؓ ایک شخص کو گریبان سے پکڑ کر کھینچتے ہوئے لایا۔ آپؑ نے پوچھا: اس کا کیا قصور ہے۔ اس نے جواب دیا: یا رسول اللہؐ یہ آپؑ سے روایت کرتا ہے کہ آپؑ نے فرمایا ہے کہ ”جو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہے جنت میں داخل ہوگا اور اگر یہ لوگوں نے سن لیا تو اعمال میں کوتاہی کریں گے۔ یا رسول اللہؐ کیا آپؑ نے ایسا فرمایا ہے؟“ آپؑ نے مولا علیؑ کی طرف دیکھ کر فرمایا ”ہاں مگر جواہل کی محبت اور ولایت سے تمسک رکھے گا۔“

(بشارة المصطفىؐ ص: 212)

اس حدیث سے واضح ہوتا ہے کہ اجتہاد کہاں سے شروع ہوا کہ ولایت علیؑ کو چھوڑ کر فرورع دین پر زور دو۔ اور دوسری طرف مولاؑ کے کائنات مولا علیؑ کی مودت و ولایت چاہتے ہیں جو روح عبادات ہے۔

آج کل بالکل یہی پرچار ملاں کا ہے کہ مجالس میں زیادہ فضائل اہل بیتؑ اور شیعوں کیلئے بشارت والی احادیث بیان نہیں کرنا چاہیے کیونکہ اس سے لوگ اعمال سے بھاگ جائیں گے۔ حالانکہ عبادات ہیں ہی ان کے لئے جو مولا علیؑ کی مودت و ولایت کا اقرار دل زبان اور عمل سے کرتے ہیں۔

8.5 امام محمد باقر صلوٰۃ اللہ علیہ نے فرمایا ”جس نے اپنے رکوع اور سجدے اور قیام میں اللہ صلی علی محمد وآل محمد پڑھا اس کے لئے اسی کے مثل رکوع اور سجدہ اور قیام لکھ دیا جاتا

ہے۔“

(بشارة المصطفى ص: 297)

یعنی نماز میں محمدؐ و آل محمدؐ پر صلوٰۃ تلاوت کرنے سے دوہری نماز لکھی جاتی ہے کیونکہ ذکر معصومین روح عبادات ہے۔ اسی لیے عبادت کے ہر جز میں ان کا ذکر کیا جاتا ہے۔

8.6 جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ اللہ جل جلالہ کے قول ”اور بشارت دو ان لوگوں کو جو ایمان لائے کہ ان کیلئے اللہ کے پاس خیر مقدم کیلئے صدق ہے“ کا مطلب و لایت علیؑ ابن ابی طالبؑ ہے۔“ (یونس: 2)

(بشارة المصطفى ص: 400)

اللہ تعالیٰ کے قرب میں ولایت علیؑ تو انہی کا انتظار کر رہی ہے جنہوں نے اس (صدق) کو اللہ کے حضور یہاں سے آگے بھیجا ہے۔ اور جنہوں نے اللہ کے حضور کھڑے ہو کر ولایت کو پیش ہی نہیں کیا بلکہ عہد انکار کیا ان کا انتظار دار و غہ جہنم کر رہے ہیں۔

8.7 رسول اللہؐ نے فرمایا ”یا علیؑ صرف اور صرف آپؑ کعبہ کی منزلت و مقام پر ہیں لوگ آپ کے پاس آتے ہیں اور آپؑ لوگوں کے پاس نہیں جاتے اور اگر یہ قوم آپ کا امر (ولایت) تسلیم کرتے ہوئے آپ کے پاس آئیں تو ان سے (انکا عمل) قبول کیا جاتا ہے اور اگر وہ آپ کے پاس نہ آئیں تو آپؑ کو نہیں پاسکتے حتیٰ کہ ان کو موت آ جاتی ہے۔“  
(بشارة المصطفى ص: 428)

کعبہ مرکز و قبلہ عبادات ہے اور کعبہ کو یہ فضیلت مولا علیؑ کے ظہور سے ملی کعبہ کی طرف پشت کر کے نہ نماز ہوتی ہے نہ حج ہو سکتا ہے یعنی ذکر علیؑ کے بغیر عبادت کا تصور بھی نہیں ہو سکتا۔  
کعبہ کی زیارت کرنے کیلئے انسان کے پاس استطاعت ہونی چاہیے اسی طرح ولایت علیؑ کو حاصل کرنے کے لئے مستطیع ہونا لازم ہے یعنی جو طاہر الاولاد ہو وہی ولایت علیؑ کا حامل ہو سکتا ہے۔

8.8 امام علی زین العابدینؑ نے فرمایا ”دین میں سمجھ بوجھ شیطان کیلئے زیادہ اذیت ناک ہے ایک ہزار عابدوں کی عبادت سے“۔

(بصائر الدرجات - ج: 1، ص: 34)

ملاں شیطان کو اذیت میں نہیں دیکھ سکتا اسی لئے کہتا ہے کہ بس میرے فتوے بغیر دلیل مانگے قبول کرو تا کہ دین میں سمجھ بوجھ حاصل نہ ہو اور اصل دین (ولایت معصومینؑ) کو چھوڑ کر فروغ دین پر رو بوٹ کی طرح عمل کرتے جاؤ۔ تا کہ شیطان کی طرح عابد تو بن جاؤ مگر عبد اللہ نہ بن سکو۔

8.9 امام جعفر صادق صلوٰۃ اللہ علیہ نے فرمایا ”ہماری حدیثوں کا راوی جو ان کی تبلیغ لوگوں میں کرتا ہے اور ان کو ہمارے شیعوں کے دلوں میں بٹھا دیتا ہے وہ ایک ہزار عبادت گزاروں سے افضل ہے“۔

(بصائر الدرجات - ج: 1، ص: 34)

مقصر ملاں دشمن ولایت اپنی کتابوں میں لکھتے ہیں کہ حدیثوں کے راوی دراصل کم عقل ہوتے ہیں آئمہؑ کی حدیثیں جمع کرتے ہیں اگر ان میں عقل ہوتی تو خود اجتہاد کرتے مگر وہ اس کی قابلیت نہیں رکھتے۔

اس کے برعکس مولاؑ ولایت کی تبلیغ کرنے والے محدثوں کو ہزار عابدوں سے افضل بیان

فرماتے ہیں۔ یعنی معصومین علی الاعلان اقرار ولایت کا حکم دیتے ہیں کہ اسے دلوں میں ایسا گھر کر لو کہ اٹھتے بیٹھتے سوتے جاگتے عبادت کرتے ہوئے ہر وقت دل سے بیساختہ نعرہ ولایت کا سرچشمہ پھوٹے اور زبان سے اقرار ولایت اور تبلیغ ولایت کی صورت لوگوں کو فیض پہنچائے۔

8.10 ابوبصیر سے روایت ہے: میں امام جعفر صادق کے ساتھ حج کر رہا تھا جب ہم طواف کر رہے تھے تو میں نے آپ سے عرض کی: یا بن رسول اللہ میں قربان جاؤں اللہ اس (طواف کرتی ہوئی) مخلوق کو بخش دے گا؟ آپ نے فرمایا: اے ابوبصیر۔ بیشک جن کو تو دیکھ رہا ہے ان میں اکثر بندر اور خنزیر ہیں۔ میں نے عرض کی: مجھے دکھلا دیں۔ تو آپ نے کچھ کلمات پڑھے اور میری آنکھوں پر اپنا دست مبارک پھیرا پس میں نے بندر اور خنزیر دیکھے تو میں اس سے خوفزدہ ہو گیا پھر آپ نے میری آنکھوں پر ہاتھ پھیرا تو جیسے پہلے تھا ویسا ہی ہو گیا۔ پھر آپ نے فرمایا: اے ابوبصیر تم سب (شیعانِ مولا علیؑ) جنت میں مسرور ہو گے اور دوزخ کے طبقوں میں تلاش بھی کرو گے تو ان (شیعوں) کو نہیں پاؤ گے اور اللہ کی قسم تم (شیعوں) میں سے تین بھی دوزخ میں نہیں ہونگے اور اللہ کی قسم ایک بھی نہیں۔

(بصائر الدرجات۔ ج: 2، ص: 18)

امام برحق نے ہمارے لیے واضح کر دیا کہ ولایت علیؑ کے بغیر کثرت سے عبادت کرنے والوں کی اکثریت کو دیکھ کر مرعوب نہ ہو جانا۔ ولایت کے بارے میں منافقانہ رویہ رکھنے والے جس حیوانات ہیں۔ مقصر ملاں دوزخ کے طبقوں میں تلاش کرتا پھرے گا کہ ولایت علیؑ کا اقرار کرنے والا کوئی مل جائے مگر اسے بار بار اپنے بھائی بند ہی ملیں گے۔ کعبے کے گوہر کی معرفت کے بغیر طواف حیوانیت ہے۔

8.11 نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”آل محمدؐ کی محبت میں ایک دن سال بھر کی عبادت سے افضل ہے اور جس کو اس (محبت) پر موت آئی وہ جنت میں داخل ہو گیا۔“  
(القنطرة - ج: 1، ص: 65)

ایک سال میں تمام عبادتیں (نماز، زکوٰۃ، روزہ، حج، جہاد وغیرہ) آجائیں ہیں اہلیت کی محبت میں گزارا ہوا دن سال بھر کی عبادتوں سے افضل ہے حب علیؑ کے بغیر عبادات مردہ ہیں، مردار ہیں، باعث عذاب ہیں۔ ذکر علیؑ عبادات میں روح پھونک دیتا ہے۔

8.12 ابوذرؓ اور سلمانؓ نے مولا علیؑ سے عرض کی: یا امیر المؤمنینؑ ہم آپؑ کے پاس آئے ہیں کہ آپؑ سے آپکی معرفت نورانیہ کا سوال کریں۔ مولاً نے فرمایا: مرحبا تم دونوں ہرگز مقصرین نہیں ہو۔ مجھے میری زندگی کی قسم یہ (معرفت نورانیہ) ہر ایک مومن اور مومنہ پر واجب ہے۔ پھر فرمایا: اے سلمان اور اے جنذب انہوں نے عرض کی: لبیک یا امیر المؤمنینؑ۔ مولاً نے فرمایا: تحقیق کسی ایک شخص کا ایمان بھی مکمل نہیں ہوتا جب تک وہ ہماری معرفت نورانیہ نہ جان لے اور جب وہ ہماری اس معرفت کو جان لے تو یقیناً اللہ نے اس کے دل کا امتحان ایمان سے لے لیا اور اسلام کیلئے اس کا سینہ کشادہ کر دیا اور وہ عارف اور مستبصر ہوگا اور جو ہماری اس معرفت نورانیہ میں کوتاہی کرے (یعنی مقصر) تو وہ شکی اور ناصبی ہے۔ اے سلمان اور اے جنذب۔ انہوں نے عرض کی: لبیک یا امیر المؤمنینؑ۔ مولاً نے فرمایا: میری معرفت نورانیہ اللہ عزوجل کی معرفت ہے اور اللہ عزوجل کی معرفت میری معرفت نورانیہ ہے اور یہی وہ دین خالص ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے (وما امروا الا ليعبدوا الله مخلصين له الدين حنفاء ويقيموا الصلاة ويؤتوا

الزکوة و ذلك دين القيمة) (سورة البينة: 5) فرمایا: اللہ نے حکم نہیں دیا سوائے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کے اور یہی دین محمدی آسان ہے۔ اور اللہ کے فرمان ”یقیمون الصلاة“ کا مطلب کہ جس نے میری ولایت قائم کی پس اسی نے نماز قائم کی۔ اور میری ولایت قائم کرنا مشکل اور دشوار ہے اس کا متحمل نہیں ہو سکتا جب تک وہ فرشتہ مقرب نہ ہو یا نبی مرسل نہ ہو یا جس مؤمن کے دل کا امتحان اللہ نے ایمان سے نہ لے لیا ہو اور فرشتہ مقرب بن ہی نہیں سکتا جب تک اس (معرفت نورانیہ) کا متحمل نہ ہو جائے اور نبی مرسل بن ہی نہیں سکتا جب تک اس کا متحمل نہ ہو جائے اور مؤمن امتحان شدہ ہو ہی نہیں سکتا جب تک اس کا متحمل نہ ہو جائے.....“

(القطرۃ۔ ج: 1، ص: 136)

معرفت نورانیہ کی اس طویل حدیث سے ابتدائی کلمات پیش کیئے گئے ہیں جن میں واضح ہے کہ ہر ایک مؤمن اور مؤمنہ پر یہ معرفت حاصل کرنا لازم ہے۔ اس کے بغیر ایمان مکمل نہیں ہوتا۔ اس معرفت کو حاصل کرنے میں کوتاہی کرنے والا مقصر ٹھکی اور ناصبی ہوتا ہے۔ علی مرتضیٰ کی معرفت علی الاعلیٰ کی معرفت ہے۔ اور مولانا نے واضح تشریح کر دی ہے کہ نماز وہی قائم ہوتی ہے جس میں مولا کی ولایت قائم کی جائے یعنی روح عبادات اقرار ولایت ہے۔ ایمان کے امتحان میں کامیاب شدہ مؤمنین ہی ولایت علی کو برداشت کر سکتے ہیں۔ اور یہ مؤمنین کی ذاتی قابلیت نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان کے سینوں کو فضائل علی کیلئے کشادہ کر دیا ہے۔

8.13 نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”جس رات میں آسمانوں کی سیر کو گیا میں نے کوئی ایسا دروازہ نہ پایا اور نہ حجاب اور نہ کوئی شجر اور نہ کوئی پتا اور نہ کوئی شمر مگر یہ کہ اس پر ”علی علی“ لکھا ہوا تھا اور تحقیق علی کا اسم مبارک ہر شئی پر لکھا ہوا ہے۔“



## (القطرة - ج: 1، ص: 163)

بڑی سادہ فہم بات ہے کہ آسمانوں پر ہر چیز پر ولایت علیؑ ثبت ہے اب اگر کوئی مقصر ایسی نماز آسمانوں تک پہنچانا چاہے جس میں اقرار ولایت ثبت نہ ہو تو کیا ایسی نماز آسمانوں میں ٹھہر سکتی ہے جہاں ہر طرف سے علیؑ کی صدائیں بلند ہو رہی ہیں دروازہ پر دستک دیں تو علیؑ کی آواز جنت کے پردے ہلیں تو علیؑ، آسمانی مخلوقات کی تسبیح علیؑ۔ اقرار ولایت علیؑ کے بغیر اعمال سیدھے دوزخ کی گہرائیوں میں گرتے ہیں اور سانپ کچھو بن کر ابھرتے ہیں اور اس مقصر کے انتظار میں درد دوزخ پر بیٹھے ہیں۔

8.14 رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ”حب علی ابن ابی طالب (صلوٰۃ اللہ علیہما) شجر ہے جس کے جڑ جنت میں ہے اور اس کی شاخیں دنیا میں ہیں۔ پس جس نے اس کی شاخ سے تعلق قائم کر لیا وہ جنت تک چلا گیا۔ اور فرمایا: بیشک حب علیؑ اعمال کی سردار ہے۔“

## (القطرة - ج: 1، ص: 206)

ہر ملک، ہر قبیلے، ہر خاندان کا سربراہ ہوتا ہے اگر سربراہ نہ ہو تو وہ لاوارث، بے بنیاد اور بے ر ہر ہو جاتا ہے۔ حب علیؑ سید الاعمال ہے اس کے بغیر عمل بے بنیاد ہو جاتا ہے بے وارث ہو جاتا ہے پھر اس کو کہیں ٹھکانہ نہیں ملتا۔

8.15 رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ”بیشک اللہ نے چوتھے آسمان پر ایک لاکھ فرشتے خلق فرمائے ہیں اور پانچویں آسمان میں تین لاکھ فرشتے اور ساتویں آسمان پر فرشتہ کہ اس کا سر عرش کے نیچے اور پاؤں تحت العریٰ تک ہیں اور ملائکہ ربیعہ اور مضر قبیلوں

سے بھی بہت زیادہ ہیں نہ ان کا کوئی کھانا ہے اور نہ کوئی پینا سوائے اس کے کہ امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب (صلوٰۃ اللہ علیہما) پر صلوٰۃ بھیجتے ہیں اور ان کے محبوب پر سلام اور ان کے گناہ گار شیعوں اور مولیوں کیلئے استغفار کرتے ہیں۔“

(القطرۃ۔ ج:1، ص:231)

ملائکہ کی تسبیح ”علی علیہ السلام“ ہے۔ اب اگر خدا نخواستہ مقصر ملائکہ کی رسائی آسمانوں تک ہوتی تو فرشتوں کو بھی گمراہ کرنے کی کوشش کرتا جیسے دنیا میں شیعوں کو کر رہا ہے تو فرشتوں سے بھی کہتا کہ چھوڑو علی علیہ السلام۔ دین میں ولایت علی کے علاوہ بھی بہت چیزیں ہیں اللہ کے قرب میں رہتے ہوئے اللہ کی نمازیں پڑھو اور طوبیٰ سے جو زرو جواہرات تم نے اکٹھے کیئے تھے اس کا شمس نکال کر مجھے دو۔

8.16 امیر المؤمنین نے فرمایا: ”اللہ کی قسم تحقیق رسول اللہ نے مجھے اپنی امت میں خلیفہ بنایا اور میں نبی اکرم کے بعد ان پر حجت اللہ ہوں اور بیشک میری ولایت آسمان والوں کیلئے اسی طرح لازم قرار دی گئی جس طرح اہل ارض کیلئے لازم ہے اور بیشک ملائکہ میرے فضائل کا تذکرہ کرتے ہیں اور وہ اللہ کے پاس ان کی تسبیح لکھی جاتی ہے.....“

(القطرۃ۔ ج:1، ص:236)

مولانا علی کی ایک حدیث کے ابتدائی کلمات آپ نے مطالعہ فرمائے کہ معصومین کے فضائل بیان کرنے والے کے اس عمل کو اللہ عبادت قرار دیتا ہے۔ معصوم فرشتوں کو تو معلوم ہے کہ اللہ کس کے ذکر سے خوش ہوتا ہے۔ عبادت پوجا پاٹ کا نام نہیں عبادت معرفت ولایت الہی کا نام ہے اور اللہ تعالیٰ اور معصومین کی ولایت و معرفت ایک ہے۔

8.17 مولا علیؑ کے فرمان کے چند کلمات: ”..... میں وہ ہوں جس کے ذریعے تم ہدایت پاتے ہو۔ میں وہ ہوں کہ میرے اور میرے دشمن کے بارے میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا (وقفو ہم انہم مسئولون) (الصفہ: 24) یعنی قیامت کے دن میری ولایت کے متعلق سوال ہوگا۔ میں نباء العظیم ہوں جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے دین کو مکمل کیا غدیر خم اور خیر کے دن۔ میں وہ ہوں جس کے بارے میں رسول اللہؐ نے فرمایا مــــن كنت مولا ه فعلي مولا ه۔ میں مومن کی نماز ہوں۔ میں حتی علی الصلاۃ ہوں میں حتی علی الفلاح ہوں۔ میں حتی علی خیر العمل ہوں.....“

(القطرۃ۔ ج: 1، ص: 295)

مومن کی نماز ولایت علیؑ ہے اور نماز سے پہلے پوری کی پوری اذان بھی ولایت علیؑ کی طرف دعوت ہے۔ اب جولا وڈ سپیکر پر ولایت علیؑ کی تکرار کے ساتھ دعوت دے اور جب نمازی اکٹھے ہو جائیں تو پھر خالصی حارثی سٹائل کی نماز پڑھا دے تو اس سے بڑھ کر دھوکہ باز اور منافق کون ہوگا۔ جیسے بنی عباس نے بنو امیہ سے حکومت چھینی اہل بیتؑ کے نام پر اور جب حکومت مل گئی تو خود ان سے بڑھ کر آئمہؑ پر مظالم کیئے۔

اذان و عبادات کو اجزاء میں تقسیم کرنے والو! عبادات کے ہر ٹکڑے سے علیؑ ولی اللہ کی صدا آتی ہے۔ ولایت علیؑ گویا بانوں سے شہید کرنے سے باز آ جاؤ۔

8.18 امام زین العابدین صلوٰۃ اللہ علیہ سے نماز کے بارے میں پوچھا گیا کہ اس کا افتتاح کیا ہے؟ فرمایا: تکبیر۔ پوچھا: اس کی برہان؟ فرمایا: قرات۔ پوچھا: اس کا خشوع؟ فرمایا: مقام سجدہ پر نظر۔ پوچھا: اس کی تحریم؟ فرمایا: تکبیر۔ پوچھا: اس کی تحلیل؟ فرمایا: تسلیم۔ پوچھا: اس کا جوہر؟ فرمایا: تسبیح۔ پوچھا: اس کا شعار؟ فرمایا: تعقیب۔ پوچھا: اس

کا تمام؟ فرمایا: محمدؐ و آل محمدؐ پر صلوٰۃ۔ پوچھا: اس کے قبول ہونے کا سبب؟ فرمایا: ہماری ولایت اور ہمارے دشمنوں سے برأت۔

(القطرۃ۔ ج:1، ص:323)

ملاں افواہیں پھیلاتا ہے کہ اقرار ولایت سے نماز باطل ہوتی ہے اور مولاً فرماتے ہیں کہ ولایت ہی اس کی قبولیت کا سبب ہے کہ بلکہ اس کے ساتھ ساتھ دشمنانِ ولایت پر تیرا بھی کرنا لازم ہے۔ مؤمنین کو منکر ولایت سے کوئی تعلق نہیں رکھنا چاہیے۔

8.19 امام جعفر صادق صلوٰۃ اللہ علیہ نے صحابی سے فرمایا ”اے داؤد۔ ہم اللہ عزوجل کی کتاب میں صلاۃ ہیں اور ہم ہی زکاۃ ہیں اور ہم ہی صیام ہیں اور ہم ہی حج ہیں اور ہم ہی بلد الحرام ہیں اور ہم ہی کعبۃ اللہ ہیں اور ہم ہی قبلۃ اللہ ہیں اور ہم ہی وجہ اللہ ہیں: اللہ تعالیٰ نے فرمایا (پس جس طرف بھی تم منہ کرو گے اسی طرف وجہ اللہ پاؤ گے) (بقرہ:115) اور ہم ہی آیات ہیں اور ہم ہی بینات ہیں.....“

(القطرۃ۔ ج:1، ص:366)

کائنات میں ہر جگہ معصوم حاضر و ناظر ہیں۔ روح عبادات، کعبہ و قبلہ سب کچھ یہی وجہ اللہ ہیں۔

8.20 امام جعفر صادق صلوٰۃ اللہ علیہ نے فرمایا ”بیشک ہر عبادت کے اوپر ایک عبادت ہے اور ہم اہل بیتؑ کی محبت افضل عبادت ہے۔ حب علیؑ اعمال کی سردار ہے“

(القطرۃ۔ ج:2، ص:39)

تمام عبادتوں سے افضل عبادت اور تمام اعمال سے افضل عمل سے اگر کوئی حیلے بہانے سے روکے تو سمجھ لو وہ ناصبی خارجی مقصر ابلیسی شرکت کی پیداوار ہے۔

8.21 جب مولا علیؑ کو ابن ملجم لعین نے ضرب لگائی تو آپؑ نے فرمایا ”فزت ورب الکعبہ“ رب کعبہ کی قسم میں کامیاب ہو گیا۔

(بحار الانوار۔ ج: 42، ص: 239)

یعنی علی المرتضیٰؑ نے سجدے میں شہادت سے علی الاعلیٰ کی الوہیت کو بچایا اور دوسری طرف اشارہ ملا کہ مولا علیؑ کو قیامت تک مقصرین اپنی زبانوں سے نماز میں شہید کرتے رہیں گے۔

8.22 امام جعفر صادقؑ صلوٰۃ اللہ علیہ نے فرمایا ”ہم اہل بیت کا دشمن ناصبی ہمیں پرواہ نہیں کہ وہ روزے رکھے یا نماز پڑھے یا زنا کرے یا چوری کرے تحقیق اس نے جہنم میں رہنا ہے۔“

(ثواب الاعمال۔ ص: 211)

ناصری اسے کہتے ہیں جو مولا علیؑ کی ولایت کے مقابلے میں کسی اور کی ولایت نصب کرے یعنی کسی غیر معصوم ملاں کو بھی اپنا ولی مانے۔ بقول امام ناصبی نماز پڑھے گناہ کبیرہ کرے برابر ہے، جانا تو اس نے دوزخ میں ہی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ولایت علیؑ کے بغیر عبادت گناہ کبیرہ کے مترادف ہے۔



## ہر عملِ صالح کی بنیاد

9.1 اللہ جل جلالہ کا فرمان ہے ”..... میں کسی عمل کرنے والے کا عمل قبول نہیں کرتا مگر علی کی ولایت اور میرے رسول احمد کی نبوت کے اقرار کے ساتھ.....“  
(بشارۃ المصطفیٰ ص: 61)

کسی بھی چیز پر ایمان تب ہو سکتا ہے جب دل سے اس کی تصدیق ہو، زبان سے اقرار ہو اور اعضا و جوارح سے اس پر عمل ہو۔ اگر اللہ کے حضور کھڑے ہو کر ولایت معصومین کا اقرار کیا اور ساتھ اعضا و جوارح سے عبادت کی تب اللہ عمل کو قبول کرتا ہے۔ اس حدیث قدسی میں لفظ اقرار استعمال ہوا ہے یعنی اقرار بلسان۔ کیونکہ ہر عمل کے قبولیت کی شرط اللہ تعالیٰ نے زبان سے اقرار سے مشروط کر دی ہے تو اگر نماز ایک عمل ہے تو وہ بھی اسی شرط کے ساتھ قبول ہوگی کہ اقرار نبوت کے ساتھ اقرار ولایت بھی ہو۔

9.2 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”اپنی مجالس کو ذکر علی ابن ابی طالب (صلوٰۃ اللہ علیہما) سے زینت دیا کرو۔“  
(بشارۃ المصطفیٰ ص: 105)

اللہ اور اس کا حبیب چاہتے ہیں کہ انسان کا ہر عمل باعثِ ثواب ہو جائے یعنی صالح ہو جائے یعنی اللہ کے حضور قابلِ قبول بن جائے۔ اور عمل ذکر و لاہیتِ علی سے صالح ہو جاتا ہے۔ اسی لئے نبی اکرمؐ نے فرمایا کہ جب بھی مل بیٹھو تو ذکرِ علیؑ کر لیا کرو تا کہ مل بیٹھنا بھی عبادت شمار ہو جائے۔ کائنات کی ہر چیز جو اللہ تعالیٰ نے خلق کی اس کو مولا علیؑ کے نام سے زینت دی اور ہر عمل صالح کو ذکرِ علیؑ سے زینت دی۔ سوائے نجس مخلوق کے جس میں شرکتِ شیطان ہو وہ ذکرِ علیؑ کی متحمل نہیں ہو سکتی۔

9.3 امام علی زین العابدین صلوٰۃ اللہ علیہ نے فرمایا ”بیشک رکن اور مقام کے درمیان والی جگہ افضل ہے اور اگر ایک شخص کی عمر حضرت نوحؑ کی انکی قوم کے درمیان نو سو پچاس سال کی زندگی کے برابر ہو اور وہ دن کو روزہ رکھے اور رات کو کھڑے ہو کر اس مقام پر عبادت کرتا رہے پھر اللہ عزوجل سے ہماری ولایت کے بغیر ملاقات کرے تو اس کو کوئی چیز فائدہ نہ دے گی۔“

(بشارۃ المصطفیٰ ص: 120)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”یا علیؑ۔ اگر ایک بندہ اتنی مدت عبادت کرے جتنا نوحؑ اپنی قوم میں رہے اور احد پہاڑ جتنا سونا اللہ کی راہ میں خرچ کر دے او اس کی عمر اتنی طویل کی جائے کہ ایک ہزار حج کرے پھر صفا اور مروہ کے درمیان قتل (بے گناہ) کر دیا جائے اور یا علیؑ آپ کی محبت نہ رکھتا ہو وہ جنت کی خوشبو تک نہیں سونگھ سکے گا اور نہ ہی کبھی اس میں داخل ہو سکے گا اور جان لو۔ یا علیؑ یقیناً آپ کی محبت نیکی ہے جس کے ساتھ کوئی خطا نقصان نہیں دے سکتی اور آپ کا بغض گناہ ہے جس کے ساتھ اطاعت (الہی) فائدہ نہیں دے سکتی۔ یا علیؑ اگر منافق پر درو جو اہرات بھی بچھا کر کیئے جائیں تو آپ سے محبت نہیں کرے گا اور اگر مومن کی ناک پر ضرب بھی لگائی جائے تو آپ سے بغض نہیں کرے گا کیونکہ آپ کی محبت ایمان ہے اور آپ کا بغض نفاق ہے۔ کوئی آپ سے محبت نہیں کر سکتا سوائے متقی

مؤمن کے اور کوئی آپ سے بغض نہیں کر سکتا سوائے بد بخت منافق کے۔“ (بشارة المصطفیٰ ص: 153)  
 معصومینؑ نے ہمارے لئے بہترین تشریح سے آسان کر دیا کہ تمام عبادتیں بذات خود اللہ  
 کے نزدیک اہمیت نہیں رکھتیں جب تک ان میں ولایت علیؑ شامل نہ ہو۔ ولایت علیؑ کو اپنی عبادت سے  
 کمتر سمجھنے والا جنت کی خوشبو بھی نہیں پاسکے گا۔ جو ذکر علیؑ سے نماز باطل سمجھے وہ شقی القلب منافق ہے۔

9.4 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ جب ان کے  
 سامنے آل ابراہیمؑ کا ذکر کیا جائے تو خوش ہوتے ہیں منہ پر رونق آ جاتی ہے اور جب ان  
 کے سامنے آل محمدؑ کا ذکر کیا جائے تو دل مرجھا جاتے ہیں۔ قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ  
 میں محمدؐ کی جان ہے اگر بندہ قیامت کے دن ستر انبیاءؑ کے برابر بھی اعمال لے آئے تو اللہ  
 اس سے قبول نہیں کرے گا جب تک اس کے پاس میری ولایت اور میرے اہلبیتؑ کی  
 ولایت نہ ہو۔“

(بشارة المصطفیٰ ص: 135)

جمعہ جمعہ آٹھ دن کی لعنتی عمر والا مقصر اپنی نام نہاد عبادات کو جنت سے تول رہا ہے۔ آخرت  
 میں چلنے والا اسکے یعنی عمل صالح صرف ولایت محمدؑ و آل محمدؑ ہے۔

9.5 امام جعفر صادق صلوٰۃ اللہ علیہ نے فرمایا ”بیشک اللہ نے مؤمن کی ضمانت دی  
 ہے۔ اس کی ضمانت دی ہے کہ اگر وہ اللہ تعالیٰ کی ربوبیت اور محمدؐ کی نبوت اور علیؑ کی امامت کا  
 اقرار کرے اور فرائض کو ادا کرے جو اس پر فرض کیئے گئے ہیں تو اللہ اپنے جوار میں اس کو  
 سکونت دے گا۔ عمل قلیل مگر اس کا انعام کثیر پاؤ گے“

(بشارة المصطفیٰ ص: 150)



یہ توحید نبوت اور امامت کا اقرار کیا لوگوں کے سامنے کرنا ہے یا اللہ کے حضور کھڑے ہو کر؟ اگر کوئی عقل و بصیرت کا اندھا ہوگا تو اس کو نہ سمجھ سکے گا۔ اگر اللہ کے حضور کھڑے ہو کر اقرار ولایت کریں تو فرض کی ہوئی عبادت بھی صالح ہوگئی اور اللہ سے کیا ہوا عہد بھی پورا ہو گیا۔

9.6 امام علی زین العابدین صلوٰۃ اللہ علیہ نے فرمایا ”بیشک اللہ نے پانچ چیزیں فرض کی ہیں اور فرض نہیں کیا سوائے خوبصورت اچھائی کے: نماز اور زکوٰۃ اور حج اور روزے اور ہم اصلیت کی ولایت۔ اگر لوگ چار پر عمل کریں اور پانچویں چیز کو ہلکا سمجھ کر چھوڑ دیں تو اللہ کی قسم چاروں مکمل نہ ہوں گی حتیٰ کہ ان کو پانچویں کے ذریعے مکمل نہ کیا جائے۔“  
(بشارة المصطفیٰ ص: 173)

خوبصورت نیکیاں (نماز۔ روزہ۔ زکوٰۃ۔ حج) اللہ کے نزدیک صالح نہیں جب تک ان کو اقرار ولایت کے ذریعے مکمل نہ کیا جائے۔ ہر نیک عمل کی بنیاد ولایت ہے۔

9.7 جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ ہم امام محمد باقر صلوٰۃ اللہ علیہ کے پاس بیٹھے تھے تو آپ نے آیت تلاوت فرمائی ”ہر شخص اپنے اعمال کا ریغال (قیدی) ہے سوائے اصحاب یمین کے“ (المائدہ: 38-39)۔ ایک شخص نے عرض کی: اصحاب یمین کون ہیں؟ فرمایا: علی ابن ابی طالب (صلوٰۃ اللہ علیہما) کے شیعہ۔  
(بشارة المصطفیٰ ص: 256)

ولایت علیؑ کے بغیر عبادات ایسے ہی ہیں جیسے قید با مشقت ہوتی ہے اور اس کے بعد سزائے موت اور ابدی ہلاکت۔

9.8 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”جس کو اللہ نے میری اہلیت کی معرفت اور ولایت کی نعمت عطا فرمادی تو تحقیق اللہ نے اس کیلئے تمام تر خیر جمع کر دی۔“  
(بشارۃ المصطفیٰ ص: 272)

معرفت و ولایت آل محمد کائنات کا افضل ترین خزانہ ہے۔ جس کو اللہ نے یہ نعمت عطا فرمادی اس کے پاس ہر خیر جمع ہوگئی کیونکہ تمام نیکیوں کی بنیاد اس کے پاس آگئی۔

9.9 مولا علی صلوٰۃ اللہ علیہ سے اللہ عزوجل کے قول (اور کہہ دو کہ تم عمل کرو پس اللہ اور اس کا رسول اور مؤمنین (آئمہ) تمہارے اعمال کو دیکھیں گے) (التوبہ-105) کے بارے میں پوچھا تو فرمایا: بیشک بندوں کے اعمال ہر صبح رسول اللہ کو پیش کیئے جاتے ہیں نیک اور بد۔ پس ڈرو۔“

(بصائر الدرجات - ج: 2، ص: 317)

مؤمنین کو ڈرنا چاہیے کہ کہیں کوئی غیر صالح عمل (اقرار ولایت کے بغیر عمل) معصومین کے حضور پیش نہ ہو اور رسول اللہ کو اذیت نہ ہو کہ کہلاتا تو مومن ہے مگر عمل ناصبیوں والے بھیجتا ہے۔

9.10 ابوبصیر نے روایت کی کہ امام برحقؑ نے فرمایا ”جب عبد مومن انتقال کرتا ہے اس کی قبر میں اس کے ساتھ چھ صورتیں داخل ہوتی ہیں۔ ان میں ایک صورت بہترین چہرے والی خوبصورت بناوٹ والی ہوتی ہے۔ پھر ایک صورت اس کے داہنے کھڑی ہو جاتی ہے اور ایک بائیں اس کے اور ایک اس کے سامنے اور ایک اس کے پیچھے اور ایک اس کے پاؤں کے پاس اور جو سب سے بہترین ہوتی ہے وہ اس کے سر سے بالا ٹھہر جاتی ہے اور جب وہ

(بہترین صورت) اس کے دائیں جانب جاتی ہے تو دائیں جانب والی صورت اس کی عزت کرتی ہے پھر اسی طرح ہوتا ہے جب وہ چھ جانب جاتی ہے۔ پھر وہ بہترین صورت پوچھتی ہے: تم کون ہو اللہ تمہیں جزائے خیر عطا فرمائے؟ جو بندے کے دائیں طرف ہوگی کہے گی؟ میں نماز ہوں۔ اور جو اسکے بائیں جانب ہوگی کہے گی: زکاۃ ہوں۔ اور جو اس کے سامنے ہوگی کہے گی: میں صیام ہوں۔ اور جو اس کے پیچھے ہوگی کہے گی: میں حج اور عمرہ ہوں۔ اور جو اس کے پاؤں کے پاس ہوگی کہے گی: میں نیکی ہوں جو اس کے بھائیوں نے بھیجی ہیں۔ پھر وہ سب پوچھیں گی تم کون ہو؟ تمہارا چہرہ ہم سب میں بہترین ہے اور سب سے اچھی خوشبو ہے اور ہم میں سب سے خوبصورت صیبت ہے۔ تو وہ جواب دے گی: میں محمد وآل محمد (صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین) کی ولایت ہوں۔“

(القطرۃ۔ ج: 1، ص: 341)

مقصر ناصبی خارجی منکر ولایت کی قبر میں شاید ابولولو فیروز اور افرح آئیں گے۔ تمام نیک اعمال اور عبادات سے افضل بلکہ ان سب کی سردار اور ان کو صالح بنانے والی ولایت ہی ہے۔ ولایت علیؑ کے اجر و ثواب کا حساب کتاب کرنا ملائکہ کے بس سے باہر ہے۔

9.11 امام جعفر صادق صلوٰۃ اللہ علیہ نے ایک دن فرمایا ”کیا میں تمہیں وہ چیز بتاؤں جس کے بغیر اللہ عز و جل بندوں کا کوئی عمل قبول نہیں کرتا؟ عرض کی گئی: ہاں تو آپؑ نے فرمایا ”شہادت کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمدؐ اس کے عبد اور اسکے رسول ہیں اور اقرار کہ جو اللہ کا امر اور ولایت ہمارے لیے ہے اور ہمارے دشمنوں سے برأت۔ یعنی خصوصاً آئمہؑ اور ان کے سامنے مکمل طور پر سر تسلیم خم کرنا اور تقویٰ اور کوشش اور اطمینان اور

قائم (صلوٰۃ اللہ علیہ علی آباء) کا انتظار۔ پھر فرمایا: بیشک ہماری مملکت اللہ کی طرف سے جو وہ چاہتا ہے۔ پھر فرمایا: جو خوش ہونا چاہے کہ وہ اصحاب قائم (عجل اللہ تعالیٰ) میں سے ہو تو وہ انتظار کرے اور تقویٰ کے ساتھ عمل کرے اور حسن خلق رکھے وہ منتظر رہے اور اگر وہ انتقال بھی کر جائے اور قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ شریف) اس کے بعد ظہور کریں تو اس کیلئے وہی اجر و ثواب ہے جیسا کہ اس نے امام کو پالیا۔ پس کوشش کرو اور انتظار کرو مبارک ہو تمہیں اے جماعت جس پر اللہ کی رحمت ہے۔“

(القطرۃ۔ ج: 1، ص: 494)

مقصر ملاں حدیثوں کی چھانٹی اسی لیے کرتا ہے کہ احکام معصومین مؤمنین تک نہ پہنچ سکیں۔ حکم معصوم ہے کہ زبان سے توحید، رسالت، حقوق و ولایت آئمہ کی شہادت دو اور ان کے دشمنوں پر لعنت بھیجو۔ اور عملی طور پر معصومین کا امر قائم کرنے کی جدوجہد میں مستقل مزاجی کے ساتھ لگے رہو اور ظہور قائم کا ہر لمحے منتظر رہو۔

لہذا اعمال کی قبولیت کا راز اقرار شہادات، دشمنان اہلبیت پر لعنت، تبلیغ ولایت اور انتظار قائم (عجل اللہ) ہے۔



## درسِ قرآن

10.1 یہ ہے وہ چیز جس کی خوشخبری اللہ اپنے بندوں کو دیتا ہے جو صاحب ایمان ہیں اور عمل صالح کرتے ہیں (اے میرے حبیب!) ان سے کہہ دو میں اس (کار رسالت) پر تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا سوائے میرے قربی کی مودت کے اور جو کوئی بھلائی کمائے گا ہم اس کیلئے اس بھلائی میں خوبی کا اضافہ کر دیں گے بیشک اللہ درگزر کرنے والا بڑا قدر دان ہے۔ (الشوریٰ - 23)

مسلمان جب ولایت علیؑ کا اقرار کرتا ہے تو صاحب ایمان مؤمن ہو جاتا ہے عمل صالح کا مطلب ہے کہ اس عمل کا دار و مدار ولایت پر ہو۔ یہ اللہ کا فضلِ کبیر ہے کہ اس نے مخلوقات کو ہدایت رسول اللہؐ کے ذریعہ عطا فرمائی اور پورے کار رسالت کا معاوضہ اللہ جل جلالہ نے سیدۃ النساء العالمین صلوٰۃ اللہ علیہا کی مودت قرار دیا اور رسول اکرمؐ نے قربی کی تشریح بھی فرمادی کہ اس سے مراد فاطمہؑ، علیؑ، حسنؑ، حسینؑ اور ان کی اولاد (صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین) ہیں۔ اور جو یہ حسنِ عمل (مودت) کرے گا اللہ اس کے ثواب میں بے پناہ اضافہ فرمادے گا۔ اور اللہ تعالیٰ ولایت علیؑ پر عمل کرنے والوں کا قدر دان اور مشکور ہے۔

لعنت ہے ان مقصرین پر جو مؤمنین کو اس اجرِ عظیم سے محروم کرنا چاہتے ہیں۔ اور شیطانی

وسو سے ڈالتے ہیں کہ ذکرِ معصومینؑ سے عبادتِ الہی باطل ہو جاتی ہے حالانکہ اللہ قادر مطلق الصمد ولایت علیؑ پر عمل کرنے والوں کا شکریہ ادا کرتا ہے۔

10.2 امیر المؤمنین نے فرمایا ”اے طلحہ بیشک تمام آیات جو اللہ نے اپنی کتاب میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل کیں وہ میرے پاس ہیں جو رسول اللہ نے املا کرائی اور میں نے اپنے ہاتھ سے لکھا اور تمام آیات کی تاویل جو اللہ نے حضرت محمدؐ پر نازل فرمائی اور تمام حلال ہو یا حرام یا حد ہو یا حکم یا کوئی ایسی چیز ہو جس کی امت کو قیامت تک ضرورت پڑ سکتی ہو میرے پاس لکھی ہوئی موجود ہے رسول اللہ کی املا سے میرے ہاتھ سے لکھی ہوئی حتیٰ کے ایک خراش کے متعلق ہدایت تک۔“

(کتاب سلیم - ص: 211)

مقصرین کے آباء و اجداد نے مولیٰ سے مکمل قرآن مع تفسیر کے قبول کرنے سے انکار کر دیا کیونکہ قرآن معصومینؑ کی مودت و ولایت کا حکم دیتا ہے اور ان کے فضائل کے قصیدے سناتا ہے۔ پھر مقصرین نے احادیث کی چار سو ایک کتب ضائع کر کے رہی سہی کسر بھی پوری کر دی تاکہ مقصر ملاں کو اپنے فتوے سننے کا جواز مل جائے۔ اگر کوئی بھی مطالعہ کرے تو قرآن و حدیث میں ہر چیز کا حل موجود پائے گا اس حقیقت کا اظہار علامہ مجلسیؒ نے بھی فرمایا ہے۔

10.3 (مولا امیر المؤمنینؑ جنگ صفین سے واپس تشریف لا رہے تھے راستے میں ایک گرجے سے بوڑھا مگر خوبصورت پادری شمعون بن حمون نکلا جو حضرت عیسیٰؑ کے حواری حضرت شمعون بن یوحنا کی اولاد سے تھا۔ حضرت عیسیٰؑ نے اس افضل حواری کو کتاب و علم و حکمت عطا فرمائی اس کی اولاد نے دین کو نہ چھوڑا اور کبھی کفر نہ کیا اور اس کو بدلا نہ اس میں

تغیر کیا اور وہ کتاب حضرت عیسیٰؑ نے املا کروائی تھی اور شمعون بن یوحنا نے لکھی تھی۔ اس پادری نے مولانا علی کو امیر المؤمنین سید المسلمین اور رسول رب العالمین کا وصی و خلیفہ کہہ کر سلام عرض کیا اور اس کتاب کو پیش کر کے عرض کی:

”اس میں ہر شئی کا ذکر ہے جو لوگ کریں گے جو ان کے بعد ایک کے بعد دوسرے کی ملکیت میں آتی رہی اور جس کی ملکیت ہوتی تھی اس کے زمانے میں کیا ہوگا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ عرب میں حضرت اسماعیل بن ابراہیم خلیل الرحمنؑ کی اولاد میں ایک رجل کو معبوث کرے گا جو سرزمین جس کو تہامہ کے نام سے پکارتے ہیں میں ایک شہر جس کو مکہ پکارتے ہیں اور ان کا اسم مبارک احمد ہوگا جو شفاف آنکھوں والے، ملے ہوئے ابروؤں والے، جن کے پاس ناقہ، حمار، عصا اور تاج یعنی عمامہ ہوگا ان کے بارہ اسم شریف ہونگے۔ پھر اس کتاب میں آپؐ کی بعثت اور ظہور اور ہجرت کا ذکر ہے اور کس کس کے ساتھ جنگ کریں گے اور کون آپؐ کی نصرت کرے گا اور کون دشمنی کرے گا اور آپؐ کی ظاہری حیات کتنی ہوگی اور آپؐ کے بعد آپؐ کی امت فرقوں اور اختلافات میں کیسے بتلا ہوگی۔ اور اس میں تمام آئمہ ہدیٰ کے اسمائے گرامی اور آئمہ ضلالت کا ذکر ہے حضرت عیسیٰؑ کے آسمانوں سے نازل ہونے تک۔“

(کتاب سلیم - ص: 252)

تمام انبیاء کی کتب میں چہارہ معصومین کا تفصیلی ذکر موجود ہے۔ مگر مقصرین ملائ قرآن پاک کی آیات کی جو تفسیر آئمہؑ نے کی ہے اس کو چھوڑ کر فلسفہ اور رائے پر مبنی تفاسیر کی مشہوری کرتے ہیں تاکہ فضائل معصومین پر پردہ ڈالے۔ مقصرین کتاب الہی کی معنوی تحریف کے بعد اب عبادات سے ذکر معصومین حذف کرنے کی ناپاک سازش کر رہا ہے۔

10.4 امام جعفر صادق صلوٰۃ اللہ علیہ نے فرمایا ”بیشک جس نے اپنے دین کو اللہ عزوجل کی کتاب سے لیا پہاڑ اپنی جگہ سے پھسل سکتے ہیں قبل اس کے کہ وہ پھسلے اور جو جہالت سے اس کام میں داخل ہوا وہ جہالت کے ساتھ ہی نکلا“۔ حلبی نے عرض کی ”کتاب اللہ میں کیا ہے؟“ آپؑ نے فرمایا کہ ”اللہ عزوجل کا فرمان: اور جو کچھ رسول تمہیں دے وہ لے لو اور جس چیز سے تم کو روک دے اس سے رک جاؤ (الحشر-7) اور اللہ عزوجل کا فرمان: جس نے رسولؐ کی اطاعت کی تحقیق اس نے اللہ کی اطاعت کی (النساء-80) اور اللہ عزوجل کا فرمان: اے ایمان والو اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسولؐ کی اور اولی امرؑ کی جو تمہارے درمیان موجود ہیں (النساء-59) اور اللہ تبارک تعالیٰ کا فرمان: صرف اور صرف تمہارا ولی اللہ ہے اور اس کا رسولؐ اور وہ لوگ جو نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں حالت رکوع میں (المائدہ-57) اور اللہ جل جلالہ کا فرمان: پس نہیں (حبیبؑ) تیرے رب کی قسم یہ کبھی مؤمن نہیں ہو سکتے جب تک یہ ان معاملات میں تجھے فیصلہ کرنے والا نہ مان لیں جن میں ان کے درمیان اختلاف ہوا ہے پھر وہ تمہارے دیئے ہوئے فیصلے کے بارے میں کوئی تنگی اپنے دلوں میں محسوس نہ کریں اور ایسا تسلیم کریں جیسا تسلیم کرنے کا حق ہے (النساء-65) اور اللہ عزوجل کا فرمان: اے رسولؐ جو تمہارے رب نے تمہاری طرف نازل کیا ہے اسے پہنچا دو اور اگر تم نے ایسا نہ کیا تو گویا پیغام رسالت کو نہ پہنچایا اور اللہ لوگوں سے تمہاری حفاظت کرے گا (المائدہ-67) اور یہی وہ رسول اللہ کا مولا علیؑ کے لئے اعلان ہے: جس جس کا میں مولا ہوں اس اس کا علیؑ مولا ہے یا الہی اس سے محبت کر جو اس سے محبت کرے اور اس سے دشمنی کر جو اس سے دشمنی کرے اور اس کی مدد کر جو اس کی مدد کرے اور اس کو ذلیل کر جو اس کی شان میں گستاخی کرے اور اس سے دوستی کر جو اس سے دوستی کرے اور اُس سے بغض رکھ جو اُس سے بغض رکھے“۔ (بشارۃ المصطفیٰ ص: 206)



اماں نے ہمارے لیے تشریح فرمادی کہ دین قرآن سے لو اور ولایت کی معرفت نہ رکھنے والے جاہل ملاں کی توضیح سے نہ لو۔ قرآن کا کیا حکم ہے کہ احادیث معصومینؑ میں جس چیز کا حکم ہو وہ کرو جس کی ممانعت ہو اس سے رک جاؤ یعنی غیر معصوم ملاں کے فتوؤں کی ہرگز ضرورت نہیں اور اطاعت صرف معصومینؑ کی کرو جو حاضر و ناظر ہیں اور مسائل کے فیصلے صرف معصومینؑ کے تسلیم کرو تہہ دل کے ساتھ اور خلاصہ یہ کہ ولایت علیؑ کی تبلیغ میں کوتاہی میں کسی کو چھوٹ نہیں اور تبلیغ ولایت میں مقصرین کی کثرت و طاقت سے نہ ڈرو اللہ تمہارا محافظ ہے۔ قرب الہی وہی پاسکتا ہے جو مودۃ فی القربیٰ رکھے۔ یہی درس قرآن ہے۔

10.5 عبد اللہ بن مسعود نے نبی اکرمؐ سے عرض کی: یا رسول اللہؐ جب آپؐ پردہ فرمائیں گے تو آپؐ کو غسل کون دے گا؟ آپؐ نے فرمایا: ”ہر نبیؐ کو اس کا وصیؑ غسل دیتا ہے“ اس نے عرض کی: یا رسول اللہؐ آپؐ کا وصیؑ کون ہے؟ آپؐ نے فرمایا: ”علیؑ ابن ابی طالبؑ“ اس نے عرض کی: یا رسول اللہؐ آپؐ کے بعد وہ کتنی ظاہری زندگی پائیں گے؟ آپؐ نے فرمایا ”تیس سال بیشک یوشع بن نون وصیؑ ہوئے ان کے بعد تیس سال زندہ رہے اور ان پر حضرت موسیٰؑ کی زوجہ صفورا بنت شعیب نے خروج کیا اور کہا کہ امارت میں میرا حق آپؐ سے زیادہ ہے اور ان سے لڑائی کی تو آپؐ نے بھی لڑنے والوں سے لڑائی کی اور اس پر قابو پالیا اور اچھے طریقے سے قابو پایا اور بیشک ابوبکرؓ کی بیٹی بھی علیؑ صلوٰۃ اللہ علیہ پر خروج کرے گی وغیرہ وغیرہ۔ میری امت میں سے لوگوں کو اکٹھا کرے گی کہ لڑائی کریں تو آپؐ بھی لڑنے والوں سے لڑائی کریں گے اور اس پر قابو پالیں گے اور اچھے طریقے سے قابو پائیں گے اور اسی کے بارے میں اللہ عز و جل نے نازل فرمایا ہے: اور اپنے گھروں میں نکل کر رہو اور پہلی جاہلیت کی سی سچ دھج نہ دکھاتی پھرو (احزاب۔ 33) یعنی صفورا بنت شعیب کی طرح۔“ (بشارۃ المصطفیٰؐ ص: 428)

مرد تو مرد، عورتوں کو بھی خبردار کر دیا گیا ہے کہ مقصر ملاں کے چکر میں نہ آجائیں اور ہتھیاروں سے سچ دھجج کر ولایت علیؑ کی مخالفت پر نہ نکلیں ورنہ ان کا شمار بھی اونٹنی والیوں میں ہوگا۔ ولایت علیؑ کی مخالفت امام حسنؑ کے جسم اطہر پر تیر چلانے کے مترادف ہے۔

**10.6** امام علی رضا صلوٰۃ اللہ علیہ نے فرمایا ”ولایت علیؑ تمام انبیاء کے صحیفوں میں فرض لکھی ہوئی ہے اور اللہ نے ہرگز انبیاء کو مبعوث نہیں کیا مگر حضرت محمدؐ کی نبوت اور آپؐ کے وحی حضرت علیؑ کی ولایت کے صدقے میں۔“

(بصائر الدرجات - ج: 1، ص: 159)

اللہ عزوجل ہر آسمانی کتاب میں ولایت علیؑ لازم قرار دیتا ہے اور دشمن الہی مقصر ملاں ولایت کو جز بھی نہیں مانتا۔ وہ ولایت جس کے صدقے میں اللہ نبوتیں عطا فرماتا ہے۔ آسمانی کتابوں کا درس یہی ہے کہ ولایت علیؑ لازم ہے۔ اسی لیے ولایت علیؑ کا دل و زبان و عمل سے اقرار کرنے والے انبیاء کے ساتھ محشور ہو گئے۔

**10.7** امام محمد باقر صلوٰۃ اللہ علیہ نے فرمایا ”بیٹک اللہ تبارک و تعالیٰ نے نبیوں سے ولایت علیؑ پر ميثاق لیا اور نبیوں سے ولایت کا عہد لیا۔“

(بصائر الدرجات - ج: 1، ص: 160)

یعنی اللہ تعالیٰ نے پہلے انبیاء سے ولایت علیؑ کا معاہدہ کیا اور پھر وعدہ بھی لیا کہ اس پر قائم رہنا۔ مقصرین ولایت کے معاہدے کو تو مانتے ہیں مگر اس کا اقرار کرنے کے وعدے کو پورا نہیں کرتے۔ ”اس کا کوئی دین نہیں جو اپنا وعدہ پورا نہ کرے۔“ درس قرآن یہی ہے کہ ميثاق ولایت کو یاد رکھو اور عہد

ولایت کو پورا کرو تا کہ اللہ اپنے وعدہ پورا کرے۔

10.8 امام جعفر صادق صلوٰۃ اللہ علیہ نے فرمایا ”تحقیق میں رسول اللہ کی اولاد ہوں اور میں کتاب اللہ کو سب سے بہتر جانتا ہوں اور اس میں خلقت کی ابتداء اور جو کچھ قیامت تک ہونے والا ہے موجود ہے اور اس میں آسمانوں کی خبر اور زمین کی خبر ہے اور جنت کی خبر اور دوزخ کی خبر ہے اور جو کچھ ہو چکا ہے اس کی خبر اور جو ہونے والا ہے اس کی خبر ہے میں اس سب کو جانتا ہوں جیسے میں اپنی ہتھیلی کو دیکھتا ہوں۔ یہی اللہ کا قول ہے: ”اس میں ہر شئی کا بیان ہے“۔ (الخلل۔ 89)

(بصائر الدرجات۔ ج: 1، ص: ۳۹۱)

اللہ قادر مطلق فرماتا ہے کہ قرآن میں ہر چیز موجود ہے۔ اور معصومین کے سامنے کائنات ازل سے ابد تک ہتھیلی کی طرح سامنے موجود ہے۔ مقصر ملاں قرآن کو مجھوڑ بنانے کیلئے کہتا ہے کہ صرف 500 آیات کام کی ہیں بقایا کام اس کے فتوے کریں گے اور معصومین کے عالم الغیب ہونے کا بھی انکار کرتا ہے حالانکہ پوری کائنات ان کے سامنے ہے جیسے ہاتھ کی ہتھیلی۔ قرآن وحدیث متقین (ولایت علیؑ) پر عملی طور پر یقین رکھنے والے کیلئے ہدایت ہے جس میں ہر چیز کا مفصل بیان ہے۔ متقین کو کسی مقصر ملاں کے آئین اکبری یا فتاویٰ عالمگیری کی ہرگز حاجت نہیں ہے۔

10.9 مولا علی صلوٰۃ اللہ علیہ نے فرمایا ”جو کچھ ہو چکا ہے اور جو ابھی ہونے والا ہے سب کا علم قرآن میں ہے اور قرآن کا تمام علم سورۃ فاتحہ میں ہے اور فاتحہ کا تمام علم اس کی بسملہ میں ہے اور بسملہ کا سارا علم اس کی ”ب“ میں ہے اور ”ب“ کے نیچے نقطہ میں ہوں“۔ (القطرۃ ج: 1، ص: 119)

مولاً نے ہمارے لیے تشریح فرمادی کہ ازل سے ابد تک کا علم قرآن میں ہے اور قرآن کا خلاصہ مولاعلیٰ کی ذات بابرکات ہے یعنی قرآن کا مرکزی نکتہ ولایت علیٰ ہے۔ مقصر ملاں عوام کو گمراہ کرنے کی ناپاک جسارت کرتا ہے کہ عبادت میں صرف قرآن اور ذکر الہی ہو سکتا ہے۔ جاہل بصیرت کا اندھا یہ نہیں جانتا کہ قرآن اور ذکر اللہ مولاعلیٰ کی ذات ہے۔ مولاعلیٰ مثال ”قل هو اللہ احد“ کی ہے۔

10.10 امام جعفر صادق صلوٰۃ اللہ علیہ سے ابان نے اللہ تعالیٰ کے قول ”فلا اقتحم العقبة“ (البلد-11) کے بارے میں پوچھا تو آپؑ نے فرمایا ”ہم ہی گھاٹی (عقبة) ہیں پس ہماری طرف کوئی نہیں چڑھتا سوائے اس کے جو ہم میں سے ہے۔“ پھر فرمایا ”اے ابان کیا میں تمہارے لیے مزید کچھ کہوں جو تمہارے لیے جو کچھ دنیا اور اسمیں ہے اس سے بہتر ہو؟“ ابان نے عرض کی: جی ہاں۔ آپؑ نے فرمایا ”فک رقبة“ (گردن چھڑانا) یعنی تمام لوگ دوزخ کی ملکیت ہیں تمہارے علاوہ اور تمہارے ساتھیوں (شیعانِ مولاعلیٰ) کے علاوہ کہ اللہ نے تمہیں اس سے چھڑالیا ہے“ ابان نے عرض کی: ہمیں اس سے کس طرح چھڑایا؟ آپؑ نے فرمایا ”تمہاری ولایت امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب (صلوٰۃ اللہ علیہما) کی وجہ سے اور ہماری وجہ سے اللہ تمہاری گردنوں کو جہنم کی آگ سے بچاتا ہے۔“

(القطرة- ج:1 ص:۳۵۳)

ولایت مولاعلیٰ کی بلندی کی طرف وہی چڑھتا ہے جو ولایت کا عملی طور پر قائل ہو۔ چڑھنا ایک عمل ہے زبانی کلامی بلندی کی طرف ایک قدم بھی نہیں بڑھایا جاسکتا۔ اور گردن میں دوزخ کے پھندے سے نجات صرف اور صرف ولایت علیٰ سے ہے۔ جن لوگوں نے غیر معصوم ملاں کی تقلید کا قلابہ

جانور کی طرح گلے میں ڈالا ہوا ہے ان کا یہ ناری پھندا صرف اور صرف اقرار ولایت سے کھل سکتا ہے۔  
درس قرآن یہی ہے کہ اگر دوزخ کے پھندے سے بچ کر قرب الہی کی بلندیوں پر رہنا  
چاہتے ہو تو ولایتِ مولا علیؑ پر قائم ہو جاؤ۔

**10.11** امام جعفر صادق صلوٰۃ اللہ علیہ نے اللہ تعالیٰ کے قول ”وَإِذَا الْمَوْءِدَةُ  
سُئِلَتْ“ (الگویر: 8-9) کے بارے میں فرمایا یعنی ہماری مودت ”بُای ذنب قتلت“  
فرمایا یہ ہمارا حق لوگوں پر واجب ہے اور ہماری محبت مخلوقات پر واجب ہے۔ ہماری مودت  
کو قتل کرتے ہیں۔

(القطرۃ - ج: 2، ص: 12)

کلام الہی ہے کہ قیامت کے دن مودتِ اہل بیتؑ جس کو زندہ درگور کیا گیا سے پوچھا جائے  
گا کہ اس کو کس جرم میں قتل کیا لوگوں نے۔ اس کی تشریح مفتاح الجنان میں زیارتِ امام کے ایک جملے  
سے ہوتی ہے ”اللہ ان کو ہلاک کرے جنہوں نے امام کو باتھوں یا زبان سے قتل کیا۔“  
جو اللہ کے حضور کھڑے ہو کر اقرار ولایتِ علیؑ سے انکار کرتے ہیں وہ مودت کو اپنی زبان  
سے قتل کرتے ہیں۔ قیامت کے دن کسی مفتی کا حوالہ کام نہ دے گا۔

**10.12** شیطانی علمائے سونے نے ایک اور وسوسہ عوام کے دلوں میں ڈالنا شروع کر دیا ہے کہ ان پڑھ  
شیعہ ہر وقت ولایتِ علیؑ کا ذکر کرتے ہیں کیا دین میں ولایتِ علیؑ کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے اگر یہ اتنی اہم  
بات ہوتی تو اللہ مولا علیؑ کا نام قرآن میں درج کر دیتا (نعوذ باللہ)۔ اس سے بڑی جہالت کی انتہا کیا ہو  
سکتی ہے۔ قرآن مجید میں ذکرِ علیؑ کے بارے میں ثبوت میں کتابیں بھری پڑی ہیں اور دراصل مولا علیؑ  
قرآن کے محتاج نہیں ہیں۔

بہر حال سید احمد مستنبط کی کتاب القطرہ جلد 2، صفحہ 161 پر ایک حدیث میں مولا علیؑ کے ایک

سو آسمائے گرامی کا ذکر موجود ہے جو قرآن میں ہیں اور اس روایت کے آخر میں صفحہ 186 پر علامہ مجلسیٰ کا حوالہ ہے کہ مولا کے تین سوناموں کا ذکر قرآن میں موجود ہے۔ سید ہاشم بحرانی نے اپنی کتاب اللوامع النورانیہ میں مولا علیؑ کا ذکر قرآن مجید میں ایک ہزار ایک سو چون جگہ ثابت کیا ہے اقوال معصومینؑ کے مطابق۔

سورۃ زخرف میں اللہ تعالیٰ نے صاف طور پر مولاؑ کا نجات کا اسم گرامی علیؑ حکیمؑ کا ذکر کیا ہے جس کی تصدیق امام جعفر صادقؑ نے فرمائی ہے اور یہ حدیث تاویل الایات میں موجود ہے اور القطرۃ ج: 2، ص: 167، پر بھی موجود ہے۔

10.13 امام حسین صلوٰۃ اللہ علیہ نے فرمایا ”ہمارے شیعوں میں سے کوئی ایسا نہیں کہ وہ صدیق شہید نہ ہو“ زید نے عرض کی ”اگر وہ اپنے بستر پر انتقال کریں تب بھی ایسا ہی ہے؟“ آپؑ نے فرمایا ”کیا تو کتاب اللہ کی تلاوت نہیں کرتا: اور جو لوگ اللہ پر ایمان لائے اور اس کے رسولؐ پر وہی لوگ اپنے رب کے نزدیک صدیق اور شہید ہیں“ (المحید: 19)۔ پھر فرمایا ”اگر شہادت نہ ہوتی سوائے اس کے کہ کوئی تلوار سے قتل ہو تو اللہ کبھی شہید نہ کہتا“ (القطرۃ۔ ج: 2، ص: 309)

جو شیعہ بارگاہ الہی میں علیؑ ولی اللہ کی سچی گواہی پیش کرے وہ صدیق بھی ہوا اور شہید بھی۔ اور جو لوگوں کے سامنے تو کہے کہ ہم بھی علیؑ ولی اللہ کے قائل ہیں مگر جب بارگاہ الہی میں کھڑا ہو تو چپ ہو جائے تو ایسا شخص صدیق و شہید ہو گا یا منافق و منکر؟ اگر اللہ کے نزدیک صدیق اور شہید بننا چاہتے ہو تو اللہ کے سامنے سچی گواہی پیش کرو۔

10.14 امام محمد باقر صلوٰۃ اللہ علیہ نے فرمایا ”صرف اور صرف ہم اہلبیتؑ کی محبت وہ شئی

ہے جس کو اللہ نے لکھ دیا ہے کسی ایک کی بھی طاقت نہیں کہ اسے مٹا سکے۔ کیا تم نے اللہ سبحانہ کا قول نہیں سنا: ”یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان لکھ (ثبت کرنا) دیا ہے اور اپنی طرف سے ایک روح کے ساتھ ان کی مدد کی ہے.....“  
(القطرۃ۔ ج: 2، ص: 365)

اب جس بدقسمت کے دل میں اللہ نے ایمان ثبت ہی نہیں کیا یعنی جس کے دل میں اہلبیتؑ کی مودت موجود ہی نہیں اس کی زبان پر اقرارِ ولایت آ ہی نہیں سکتا۔  
اور جن کے پاس ولایت مولیٰ علیؑ ہے انکو دنیا کی دولت بھی پیش کی جاتی ہے مگر وہ اس کو ٹھکرا کر تبلیغِ ولایت سے باز نہیں رہتے۔

❖.....❖.....❖

## کفر و منافقت کی موت

11.1 ”آج کے دن وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا تمہارے دین سے مایوس ہو گئے ہیں پس ان سے نہ ڈرو مجھ سے ڈرو۔ آج کے دن میں نے تمہارے لیے تمہارے دین کو کامل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر تمام کر دی ہے اور میں نے تمہارے لئے اسلام کو دین پسند کر لیا ہے۔“  
(المائدہ:3)

غدرِ خیم کے مقام پر تو کوئی کافر موجود نہ تھا کہ اعلانِ ولایتِ مولا علیؑ سے مایوس ہو کر مر جاتا۔ اللہ تعالیٰ صاف صاف ولایتِ علیؑ کے منکر کو کافر کہہ کر پکارتا ہے کہ ایسا منافق جب ولایتِ علیؑ کا نعرہ سنتا ہے تو اس پر موت واقع ہو جاتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کو ایسا اسلام پسند ہے جس میں پاک صاف لوگوں کا لاکھوں کا مجمع ہو اور اس میں ولایتِ علیؑ کے نعرے لگ رہے ہوں یعنی غدرِ خیم کا منظر بپا کرنے سے اللہ بہت راضی ہوتا ہے۔

11.2 امام جعفر صادق صلوٰۃ اللہ علیہ نے فرمایا ”جو ہماری محبت کی ٹھنڈک اپنے دل پر محسوس کرے تو وہ اپنی ماں کیلئے کثرت سے دعا کرے کیونکہ اس نے اس کے باپ سے



## خیانت نہیں کی۔

(بشارۃ المصطفیٰ ص: 29)

ولایت علیؑ سے منافقت کرنے والا دراصل منکر اور کافر ہوتا ہے نعرۂ حیدری سے اس کے منہ پر موت چھا جاتی ہے کیونکہ اس کی خلقت میں شیطان کی شمولیت ہوتی ہے اس لیے وہ حرامی ہوتا ہے۔ مودتِ اہلبیت کفر و منافقت کی موت ہے۔ جس کی ولایت میں نجاست ہو وہ اقرار ولایت کر ہی نہیں سکتا۔

11.3 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مولا علی صلوٰۃ اللہ علیہ کو ایک سریہ پر بھیج رہے تھے اور علم ہاتھ میں بلند تھا اور فرما رہے تھے ”اے اللہ میں اس دنیا سے پردہ نہ کروں جب تک علیؑ کو نہ دیکھ لوں۔“

(بشارۃ المصطفیٰ ص: 414)

”پس تم نہ مرنا مگر (اس حال میں) کہ تم مسلم ہو“ (البقرہ۔ 132) اس آیت کا بھی یہی مطلب ہے کہ اللہ سے دعا کرو کہ جب اس دنیا سے جاؤ تو اس حال میں کہ ولایت علیؑ پر قائم ہوں اور ولایت سے انکار اور بغض دل میں نہ ہو۔ یہی تبلیغ رسالت ہے کہ علیؑ کی تصویر آنکھوں میں ہو، زبان علیؑ کے نعروں اور تبلیغ میں مصروف ہو۔ دل میں علیؑ کی مودت ہو اور اعضاء جوارح سے اس کا اظہار ہو اور ہر وقت علیؑ کی زیارت کے منتظر ہو تو پھر کفر و منافقت نزدیک نہیں پھٹک سکتے۔

11.4 ایک شخص نے مجلس میں عرض کی: میں اللہ سے جنت کا سوال کرتا ہوں۔ امام جعفر

صادق صلوٰۃ اللہ علیہ نے فرمایا ”تم جنت میں تو ہو پس اللہ سے سوال کرو کہ تمہیں اس سے نہ نکالے۔“ اس نے عرض کی: ہم آپ پر قربان، جبکہ ہم ابھی دنیا میں ہیں؟ آپ نے فرمایا ”کیا تم ہماری امامت کا اقرار نہیں کرتے؟“ اس نے عرض کی: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا ”یہی جنت کی معنی ہیں جس نے اس (ولایت) کا اقرار کیا وہ جنت میں ہے پس اللہ سے سوال کرو کہ تم سے سلب نہ کرے۔“

(القطرۃ۔ ج:1، ص:537)

شیطان مقصر ملاں کے روپ میں جو ظاہری طور پر شیعہ کہلاتا ہے مگر دراصل کافر و منافق ہے یہی چاہتا ہے کہ کسی طریقے سے مومنین اقرار ولایت سے رک جائیں تاکہ اللہ ان کو جنت سے نکال دے۔ اقرار ولایت علی کرنے والوں کیلئے یہ دنیا بھی جنت ہے اور آخرت بھی۔ اقرار ولایت کا کفر کرنے والے منافق لوگ جب قرآن وحدیث پڑھتے ہیں تو ان کے منہ پر موت کی پرچھائیاں چھا جاتی ہیں اسی لیے وہ قرآن وسنت سے جان چھڑا کر من گھڑت فتوؤں کو سینے سے لگائے ہوئے ہیں۔

11.5 مولاعلی صلوٰۃ اللہ علیہ نے فرمایا ”میں مومنین کا حکمران ہوں اور مال ظالموں کا سرغنہ ہے اور اللہ کی قسم مومن کے علاوہ کوئی مجھ سے محبت نہیں کر سکتا اور منافق کے علاوہ کوئی مجھ سے بغض نہیں کھتا۔“

(القطرۃ۔ ج:1، ص:536)

رسول اللہ صلی اللہ وآلہ وسلم نے بھی یہی فرمایا ہے جو اسی کتاب کے صفحہ 535 پر درج ہے۔ منافق جب ”علی ولی اللہ“ کے اقرار کی بات سنتا ہے تو اسے موت آ جاتی ہے وہ تو صرف بھیس بدل کر شیعوں سے مال بٹورنے میں لگا ہوا ہے۔ جو بھی یہ کہے کہ ”علی ولی اللہ“ نہ پڑھو اور اپنا شمس ہمیں دو تو سمجھ

لو کہ وہ بھیڑ کی کھال میں بھیڑ یا کافر منافق اور ظالم ہے۔



jabir.abbas@yahoo.com

## یک جہتی کا واحد حل

12.1 ”اور اللہ کی سی کو سب مل کر مضبوطی سے تھام لو اور تفرقہ نہ کرو۔ اللہ کی نعمت کا ذکر کرو جو اس نے تمہیں دی ہے کہ تم ایک دوسرے کے دشمن تھے تو اس نے تمہارے دلوں کو جوڑ دیا پس تم اس نعمت کے صدقے بھائی بھائی بن گئے اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے پر تھے پس اللہ نے تمہیں اس سے بچا لیا اسی طرح اللہ تمہارے لیے اپنی آیات بیان کرتا ہے تاکہ تم ہدایت پا جاؤ“

(آل عمران - 103)

اس حقیقت کو سب جانتے ہیں کہ اللہ کی رسی (جبل اللہ) سے مراد مولا علیؑ ہیں اور اللہ کی نعمت بھی مولا علیؑ ہیں جس کے ذکر کا حکم اللہ دے رہا ہے اور قیامت کے دن اسی نعمت کے بارے میں سوال بھی کرے گا اور اسی نعمت کے صدقے اتحاد اور اخوت قائم ہو سکتی ہے ورنہ سوائے کفر و نفاق کے کچھ نہیں۔ اسی نعمتِ ولایت کے صدقے گردنیں جہنم کی آگ سے آزاد ہوتی ہیں۔ جس کا ذکر باب نمبر 10.10 میں ہو چکا ہے۔ اتحاد و یکجہتی کا واحد حل یہی ہے کہ ولایتِ مولا علیؑ پر قائم ہو جاؤ۔

12.2 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”جو یہ چاہے کہ اس کی حیات میری

حیات جیسی ہو اور وصال میرے وصال جیسا ہو اور جنت میں داخل ہو جس کا وعدہ مجھ سے میرے رب نے کیا ہے تو پس علی ابن ابی طالب اور اس کی ذریت (صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین) کو اپنا ولی بنا لے کیونکہ وہ تمہیں باب ہدایت سے نکلنے نہیں دیں گے اور تم کبھی گمراہی کے دروازے میں داخل نہیں ہو سکو گے۔“

(بشارۃ المصطفیٰ ص: 94)

اگر تمام مسلمانوں سے پوچھا جائے کہ تمہاری حیات و ممات کیسی ہونی چاہیے تو سب کامل کر واحد جواب ہوگا سنت نبویؐ پر۔ اور رسول اللہؐ نے اللہ کے حکم سے بتا دیا کہ مولا علیؑ اور انکی اولاد طاہرہ کی ولایت پر قائم ہو جائے تاکہ عذاب الہی سے بچ جاؤ۔ اسی لیے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: اگر تمام انسان ولایت علیؑ پر جمع ہو جائے تو میں آگ کو پیدا ہی نہ کرتا۔

جہنم کے ایندھن علمائے سؤ لوگوں کو مختلف بہانوں سے سنت رسولؐ سے روکتے ہیں۔ اور شیطان کے نقش قدم پر چلنے کی ترغیب دیتے ہیں۔  
مندرجہ بالا قول ذرا تفصیل کے ساتھ ایک اور موقع پر رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا جس کا متن بصائر الدرجات جلد اول صفحہ 113 پر درج ہے۔

12.3 امام محمد باقر صلوٰۃ اللہ علیہ نے اللہ عزوجل کے قول ”صرف آپؐ خبردار کرنے ولاے ہو اور ہر قوم کے لیے ایک ہادی ہے“ (الرعد-7) کے بارے میں فرمایا کہ رسول اللہؐ منذر (خبردار کرنے والے) ہیں اور ہر زمانے میں ہم میں سے ایک ہادی ہوتا ہے کہ جو کچھ نبی اللہؐ لے کر آئے اس کی طرف ان کی ہدایت کرتا ہے آپؐ کے بعد مولا علیؑ ہادی ہیں پھر ایک کے بعد ایک ان کے اوصیاء۔“

(بصائر الدرجات - ج: 1، ص: 78)

ہمارے زمانے کا ہادی امام (عجل اللہ) ہر جگہ ہر وقت ہماری ہدایت و راہنمائی اور نصرت کیلئے موجود ہیں۔ اس حقیقت کے باوجود اگر کوئی آدمی (کا لالعم) ولایتِ معصومین کو چھوڑ کر ولایت سے روکنے والے غیر معصوم مقصر ملاں جو ہزاروں میل دور رہتا ہو اور اسے زندگی بھر کبھی دیکھا تک نہ ہو، کی تقلید کا ناری پھندا اپنے گلے میں ڈال لے تو اس سے زیادہ بد بخت کون ہوگا۔

سلامتی و نجات کا واحد حل یہی ہے کہ ولایتِ مولا علیؑ پر اکٹھے ہو جاؤ اور رسول اللہ کی ظاہری حیات طیبہ اس کا ثبوت ہے جس کے بارے میں اللہ کا فرمان ہے کہ تحقیق تمہارے لیے رسول اللہ کا اسوہ حسنہ بہترین نمونہ ہے۔



## جزا و سزا کی کسوٹی

13.1 ”امام علی صلوٰۃ اللہ علیہ نے فرمایا ”بیشک امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی، بہتر فرقے جہنم میں اور ایک فرقہ جنت میں جائے گا۔ تہتر میں سے تیرہ فرقے ہم اہلیت کی محبت کا دعویٰ کریں گے ان میں سے ایک جنت میں جائے گا اور بارہ جہنم میں“  
(کتاب سلیم۔ ص: 169)

پھر مولائے نے ناجی فرقے کے کامیاب ہونے کی وجہ بھی بتادی کہ وہ ہمارے احکام کا مطیع ہوگا ہم سے محبت اور ہمارے دشمنوں سے برأت کرتا ہے ہمارے حق اور امامت کی معرت رکھتا ہے اور اللہ نے جو اپنی کتاب میں ہماری اطاعت لازم قرار دی ہے اور احادیث میں بھی وارد ہے کو جانتا ہے پھر وہ شک نہیں کرتا کیونکہ اللہ نے ان کے دل ہمارے حق اور فضائل کی معرفت سے منور دیئے ہیں۔

13.2 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”حوض کوثر پر ایک قوم وارد ہوگی جو میرے صحابی اور میرے مکان اور منزل میں ساتھ تھے۔ ان کو ان کے مقام پر روک دیا جائے گا اور میں دیکھوں گا کہ وہ مجھ سے دور ہٹا دیئے جائیں گے اور ان کو بائیں جانب

پکڑ لیا جائے گا تو میں کہوں گا کہ اے میرے رب میرے اصحابی میرے ساتھ رہنے والے پس ارشاد ہوگا: کیا آپ کو نہیں معلوم کہ آپ کے بعد انہوں نے کیا کیا؟ یہی لوگ آپ کے جانے کے بعد ہمیشہ کیلئے مرتد ہو کر اپنی پیٹھ پر پچھلے پاؤں پھر گئے تھے۔“  
(کتاب سلیم۔ ص: 270)

منکر ولایت کیلئے عبرت کا سبق ہے کہ اگر کوئی رسول اللہ کے ساتھ بھی رہتا ہو مگر ولایت علیؑ کی عملاً مخالفت کرے تو روز قیامت اگر خلق عظیم اخلاقاً مروت سے اس کا ساتھ رہنا یا دھبی کرائیں تو عدالت الہی اسے معاف نہیں کرے گی۔

13.3 امام جعفر صادق صلوٰۃ اللہ علیہ نے فرمایا ”جب قیامت کا دن ہوگا تو بطنِ عرش سے منادی اعلان کرے گا: زمین پر خلیفۃ اللہ کہاں ہیں؟ تو داؤد نبیؑ کھڑے ہوں گے تو اللہ عزوجل کی طرف سے آواز آئے گی: ہماری مراد آپ نہیں ہیں بیشک آپ اللہ کے خلیفہ ہیں۔ پھر دوسری دفعہ اعلان ہوگا: اللہ کی زمین پر خلیفۃ اللہ کہاں ہے؟ تو امیر المؤمنینؑ قیام فرمائیں گے تو اللہ عزوجل کی طرف سے آواز آئے گی: اے معشر الخلائق! یہ علی ابن ابی طالب (صلوٰۃ اللہ علیہما) ہیں زمین پر اللہ کے خلیفہ اور اس کے بندوں پر حجت، جس نے دار دنیا میں اسکی جبل سے تعلق رکھا پس وہ آج کے دن بھی اسکی جبل کو پکڑ لے، اس کے نور سے روشنی حاصل کرے اور اس کے پیچھے پیچھے جنتوں میں اعلیٰ درجات میں چلا جائے۔ تو لوگ اٹھیں گے جنہوں نے دار دنیا میں اسکی جبل سے تعلق رکھا تھا اور آپ کے پیچھے پیچھے جنت میں چلے جائیں گے۔ پھر اللہ جل جلالہ کی طرف سے آواز آئے گی: خبردار! جس نے جس امام کو دار دنیا میں پکڑا پس وہ اسی کے پیچھے چلا جائے جہاں بھی وہ جائے،“ اس وقت



وہ (پیشوا) جن کی پیروی کی گئی تھی ان لوگوں پر جنہوں نے انکی پیروی کی تھی تبرا کریں گے اور انہوں نے عذاب دیکھ لیا ہوگا اور ان کے سب سبب (تعلقات، امیدیں) ٹوٹ جائیں گے۔ اور وہ لوگ جنہوں نے ان کی پیروی کی تھی کہیں گے کاش ہمارے لیے ایک دفعہ دنیا میں واپس جانا ممکن ہو تو ہم بھی ان پر تبرا کریں جس طرح انہوں نے ہم پر تبرا کیا ہے۔ اسی طرح اللہ ان کے اعمال کو حسرتیں بنا کر دکھا دے گا اور وہ آگ سے نکل نہیں سکیں گے۔“  
(البقرة-166-167)

(بشارة المصطفى ص: 18)

جن لوگوں نے ولایت علی (جل اللہ) کو عملاً مضبوطی سے پکڑ لیا ہے وہ تو نجات پا گئے اور جنہوں نے منکر ولایت مقصر ملاں کو اپنے اعمال کا ذمہ دار بنا کر اپنا رہبر تسلیم کر لیا ہے قیامت کے دن وہی رہبر اپنے مقلدوں پر لعنت کرے گا اور مقلدین خواہش کریں گے کہ کاش دوبارہ دنیا میں جائیں اور دل کھول کر اس مقصر ملاں پر لعنت کریں اور وہ دیکھیں گے کہ ان کی جاگ جاگ کر کی ہوئی عبادتیں راکھ بن کر اڑ گئیں ہیں جو امام معصوم کے حکم کی بجائے ملاں کا فتویٰ سمجھ کر کی گئیں تھیں۔ مگر بہر حال مقلدین کو جانا مقصر ملاں کے ساتھ ہی پڑے گا جہاں بھی وہ جائے گا۔

13.4 امام علی زین العابدین صلوٰۃ اللہ علیہ نے فرمایا ”جس نے اللہ کیلئے ہم سے محبت کی تو ہماری محبت اس کو فائدہ دے گی اگر وہ دین کے پہاڑوں میں بھی رہتا ہو اور جس نے اس کے علاوہ ہم سے محبت کی تو اللہ جو چاہے گا اس سے کرے گا۔ بیشک ہم اہل بیت کی محبت بندوں سے گناہ اس طرح جھاڑ دیتی ہے جیسے ہوا درخت کے پتے گرا دیتی ہے۔“  
(بشارة المصطفى ص: 19)

جتنی جتنی معرفتِ ولایتِ علیؑ بڑھتی چلی جاتی ہے خطاؤں اور گناہوں کی رغبت اتنی کم ہوتی چلی جاتی ہے۔ عبادتِ تقویٰ اعمالِ صالح ہیں ہی علیؑ والوں کے لیے۔ اگر کوئی غیر مسلم بھی اہلبیتؑ سے محبت کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو بھی عذاب سے امان دے دیتا ہے۔

13.5 امام محمد باقر صلوٰۃ اللہ علیہ سے محمد ثقفی نے اللہ کے قول 'پس یہی وہ لوگ ہیں جن کی برائیاں اللہ نیکیوں میں بدل دے گا اور اللہ بہت غفور و رحیم ہے'۔ (الفرقان۔ 70) کے بارے میں پوچھا تو آپؑ نے فرمایا "قیامت کے دن مومن گناہ گار آئے گا اور حساب دینے کی جگہ پر کھڑا کیا جائے گا تو اللہ تعالیٰ اس کا حساب کتاب رکھنے والے سے کہے گا کہ لوگوں میں سے کسی ایک کو بھی اس کا حساب کتاب نہ بتانا اور وہ اپنے گناہ جانتا ہوگا اور جب اپنے گناہوں کا اقرار کرے گا تو اللہ عز و جل فرمائیگا: ان کو نیکیوں سے بدل دو اور لوگوں کو بتا دو۔ پس اس وقت لوگ کہیں گے: اس بندے کا تو ایک بھی گناہ نہیں ہے پھر اللہ اسے جنت جانے کا حکم دے گا پس اس آیت کی یہ تاویل ہے اور یہ صرف ہمارے شیعوں میں سے جو گناہ گار ہیں ان کیلئے ہے"

(بشارۃ المصطفیٰ ص: 26)

ولایتِ علیؑ پر قائم رہ کر جو امر معصومینؑ زندہ کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے گناہوں کی احسن طریقے سے پردہ پوشی کر کے معاف فرما دیتا ہے۔

13.6 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "میں قیامت کے دن چار (قسم کے لوگوں) کی شفاعت کروں گا وہ تمام دنیا والوں کے گناہ لے آئیں: جو میری اولاد کے واسطے تلوار سے لڑے اور ان کی حاجتیں پوری کرے اور کوئی ضرورت ان کو پریشان کرے تو

اس میں تگ و دو کرے اور اپنے دل اور زبان سے ان سے محبت کرے۔  
(بشارۃ المصطفیٰ ص: 40)

جزا و سزا کی کسوٹی صرف اہلبیت اطہار کی دل، زبان اور عمل سے محبت ہے۔

13.7 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”میری محبت اور میری اہلبیت کی محبت سات سخت ترین مقامات پر فائدہ مند ہے: وفات کے وقت اور قبر میں اور دوبارہ زندہ اٹھنے کے وقت اور کتاب کے وقت اور حساب کے وقت اور میزان کے وقت اور صراط پر۔“  
(بشارۃ المصطفیٰ ص: 41)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”یا علی کیا میں آپ کو بشارت دوں؟“  
آپ نے فرمایا ”جی ہاں یا رسول اللہ“۔ آپ نے فرمایا ”یہ میرا دوست جبرائیل مجھے اللہ عزوجل کی طرف سے خبر دے رہا ہے کہ تحقیق اس نے آپ کے محبوب اور شیعوں کو سات خصوصیات عطا فرمائیں ہیں: موت کے وقت رفاقت، وحشت کے وقت دوستی، ظلمت کے وقت نور اور خوف کے وقت امن اور حساب (میزان) کے وقت نرمی اور صراط پر گزرنے کا اجازت نامہ اور تمام امتوں کے انسانوں سے اسی سال قبل جنت میں داخل۔“  
(بشارۃ المصطفیٰ ص: 98)

13.8 امام جعفر صادق صلوٰۃ اللہ علیہ نے فرمایا ”جس نے ہم سے محبت کی اور ہمارے محبوبوں سے بھی محبت کی مگر اس دنیا کی غرض سے نہیں تو وہ اس کی حصہ بھی پائے گا اور جس نے

ہمارے دشمنوں سے دشمنی کی گرا آپس میں نفرت کی وجہ سے نہیں تو جب وہ قیامت کے دن آئے گا اور اگر اس پر ریت کے ذروں کے برابر اور سمندر کی جھاگ جتنے بھی گناہ ہونگے تو اللہ تعالیٰ اس کو معاف کر دے گا۔“

(بشارة المصطفىؐ - ص: 147)

جزاوسزا کا پیمانہ صرف اور صرف اہلبیتؑ کی محبت ہے۔

13.9

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ”مؤمن کے صحیفے کا عنوان ’حب علی ابن ابی طالب‘ ہے۔“

(بشارة المصطفىؐ - ص: 245)

ولایت علیؑ کے متوالوں کے نامہ اعمال کے سرورق پر جلی حروف سے یہ لکھا ہوگا ”حب علی ابن ابی طالب صلوٰۃ اللہ علیہما“۔

اب مقصرین جوہ اس چیز سے پرہیز کرتے ہیں جس میں ”علی ولی اللہ“ کا ذکر ہو وہ سوچ لیں کہ قیامت کے دن ایک تکلیف دہ کتاب چپکے سے کہیں ان کے بائیں ہاتھ میں نہ تھادی جائے۔ اس کا حل یہی ہے کہ ابھی سے مقصر ملاں کی ذاتی فتاویٰ کی کتب کو رد کر کے معصومین کے احکام و فضائل والی کتب کو اپنالیا جائے۔

13.10 اللہ سبحانہ کے میثاق لینے کی ایک طویل روایت کہ جس میں اللہ سبحانہ نے فرمایا ”اے بنی آدم! اگر کفار میں سے ایک شخص یا وہ تمام کے تمام آل محمدؐ اور ان کے بہترین

اصحاب میں سے کسی فرد سے محبت کریں تو اس کی جزا اللہ کی طرف سے یہ ہے کہ وہ ان کیلئے توبہ اور ایمان ثبت کر دے اور پھر اللہ ان کو جنت میں داخل کر دے۔ بیشک اللہ محمدؐ و آل محمدؐ اور ان کے اصحاب کے محبوبوں میں سے ہر ایک پر رحمت کی اتنی بارش کرتا ہے کہ اگر وہ اللہ کی روز اول سے آخر تک پیدا کی گئی مخلوق کی تعداد کے برابر چاہے وہ کفار ہوں پر بھی تقسیم کی جائے تو کافی ہوگی اور ان کو قابل تعریف آخرت کی طرف لے جائے یعنی اللہ پر ایمان حتیٰ کہ وہ جنت کے مستحق ہو جائیں۔ اور اگر ایک شخص آل محمدؐ اور ان کے بہترین اصحاب سے بغض رکھے یا ان میں سے کسی ایک کے ساتھ تو اللہ اس کو ضرور اتنا عذاب دے گا کہ اگر وہ اللہ نے جتنی مخلوق پیدا کی ہے کی تعداد کے برابر پر تقسیم کیا جائے تو اللہ ان سب کو ہلاک کر دے۔“

(القطرۃ - ج: 1، ص: 64)

خبردار اے مومنین! ایسے پیشوا سے بچو اور اس پر لعنت کرو جو در پردہ منکر ولایت ہو، دشمن عزاداری ہو کیونکہ اس کے حصے کا عذاب پوری قوم کو لپیٹ میں لے سکتا ہے۔ اللہ کو پروا نہیں کہ ظاہری طور پر تم شیعہ کہلو یا سنی کہلو یا کفار میں سے ہو، اسے تو بس آل محمدؐ سے حقیقی محبت چاہیے۔

13.11 حضرت جابر بن عبد اللہ نے روایت کی ہے کہ امیر المومنینؑ کا ایک چاہنے والا یہودی تھا اور وہ آپؐ سے بے حد محبت کرتا تھا اگر آپؐ کو کوئی ضرورت پڑتی تو وہ اس میں مدد کرتا تھا پس وہ یہودی مر گیا تو آپؐ اس کے لیے غمزدہ ہوئے اور اس کیلئے بہت پریشان ہوئے تو نبی اکرمؐ آپؐ کے پاس آئے اور مسکرا کر فرمایا: اے ابوالحسن تمہارے یہودی دوست کو کیا ہوا؟ آپؐ نے فرمایا کہ مر گیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا: تو اس کیلئے غمزدہ ہو اور بہت

پریشان ہو۔ فرمایا: جی ہاں یا رسول اللہؐ تو آپؐ نے فرمایا: تو کیا آپؐ اسے دیکھنا چاہتے ہو۔  
 فرمایا: جی ہاں میرے والدینؑ آپؐ پر قربان۔ فرمایا: اپنا سر بلند کرو تو آپؐ نے چوتھے  
 آسمان پر دیکھا کہ وہ ایک سبز زبرجد کے گنبد میں ہے جو قدرتِ الہی سے معلق ہے۔ تو آپؐ  
 سے فرمایا ”اے ابوالحسنؑ یہ ان کے لیے ہے جو ذمیوں اور یہودیوں اور نصرانیوں اور  
 مجوسیوں میں سے آپؐ سے محبت کرتے ہیں اور آپؐ کے شیعہ مومن کل کو جنت میں میرے  
 اور تمہارے ساتھ ہوں گے۔“

(القطرۃ - ج: 1، ص: 199)

اللہ الصمد کو مذہب و ملت سے زیادہ ولایتِ علیؑ کی چاہت ہے۔ بس مشیتِ الہی اور جزا و  
 سزا کا معیار مولا علیؑ کی محبت ہے۔

13.12 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”اگر اللہ کے بندوں اور کنیزوں میں  
 سے کوئی مرجائے اور اس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی مولا علیؑ کی محبت ہو تو اللہ  
 عز و جل اسے جنت میں داخل کرے گا۔“

(القطرۃ - ج: 1، ص: 206)

مولا علیؑ سے ذرا سی محبت کرنے کا ادنیٰ ترین انعام اللہ کے پاس جنت ہے۔

13.13 امام محمد باقر صلوٰۃ اللہ علیہ نے فرمایا ”اللہ کی قسم اگر پتھر بھی ہم سے محبت کرے گا تو  
 اللہ اسے ہمارے ساتھ محشور کرے گا اور کیا دینِ محبت کے علاوہ کچھ ہے۔ بیشک اللہ نے فرمایا  
 ”(اے میرے حبیب) ان سے کہہ دو اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری اتباع کرو تو اللہ

تم سے محبت کرے گا“ (آل عمران-31) اور فرمایا ”یہ لوگ ان لوگوں سے محبت کرتے ہیں جو ان کی طرف ہجرت کر کے آئے ہیں“ (الحشر-9) تو کیا دین محبت کے علاوہ کچھ ہے۔“  
(القطرۃ-ج:1، ص:332)

امام برحق باقر العلومؑ نے ہمارے لیے تشریح فرمادی کہ دین صرف اور صرف مودتِ محمد و آل محمدؐ ہے۔ جزا و سزا کی میزان بھی یہی ہے۔  
جواز لی بدقسمت فرمانِ معصومؑ پر مقصر ملاں کے فتوے کو ترجیح دے وہ اسی مقصر ملاں کے ساتھ محشور ہوگا۔

13.14 امام محمد باقر صلوٰۃ اللہ علیہ نے فرمایا ”سید فاطمہ صلوٰۃ اللہ علیہا جہنم کے دروازے پر ٹھہر جائیں گی جب قیامت کا دن ہوگا ہر شخص کی آنکھوں کے درمیان مؤمن یا کافر لکھا ہوگا پس محبت جس کے کثرت سے گناہ ہوں گے کو آگ کی طرف جانے کا حکم ہوگا تو سیدہ فاطمہ صلوٰۃ اللہ علیہا اس کی آنکھوں کے درمیان محبت لکھا ہوا پڑھیں گی اور فرمائیں گی: الہی وسیدی! تو نے میرا نام فاطمہ رکھا تھا تا کہ جو مجھ سے اور میری ذریت سے محبت کرتے ہیں میری وجہ سے آگ سے نجات دے اور تیرا وعدہ سچا ہے اور تو اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔ تو اللہ عزوجل فرمائے گا اے فاطمہ آپؑ نے سچ فرمایا بیشک میں نے ہی آپؑ کا نام فاطمہ رکھا تھا اور آپؑ کی وجہ سے نجات دوں گا آگ سے ان کو جو آپؑ سے محبت کرتے ہیں اور آپؑ کی ولایت مانتے ہیں اور آپؑ کی ذریت سے محبت کرتے ہیں اور ان کی ولایت کا اقرار کرتے ہیں اور میرا وعدہ سچا ہے اور میں اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا اور میں نے اپنے اس بندے کو صرف اور صرف اس لیے آگ میں جانے کا حکم دیا تھا تا کہ آپؑ اس کی شفاعت کریں اور میں آپؑ کی شفاعت قبول کروں تا کہ میرے ملائکہ اور

میرے انبیاء اور میرے رسولوں اور اہل محشر پر واضح ہو جائے کہ آپ کا میرے نزدیک  
مقام اور میرے نزدیک منزلت کیا ہے۔ پس جس کی آنکھوں کے درمیان مومن لکھا ہوا  
دیکھو اس کا ہاتھ پکڑو اور جنت میں داخل کر دو۔“

(القطرۃ۔ ج: 2، ص: 110)

کاش اب بھی مقصرین کو سمجھ آ جائے کہ ولایت معصومین کے بغیر سنتِ اہلبیت پر کی ہوئی  
لاکھوں سالوں کی عبادات بھی کام نہیں آ سکتیں۔





## وجه تخلیقِ جنت و جہنم

14.1 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”اگر تمام انسان حب علی ابن ابی طالب (صلوٰۃ اللہ علیہما) پر جمع ہو جاتے تو اللہ جہنم کو پیدا ہی نہ کرتا۔“  
(بشارۃ المصطفیٰ ص: 127)

اللہ جل جلالہ نے فرمایا ”اگر تمام انسان ولایت علی (صلوٰۃ اللہ علیہ) پر جمع ہو جاتے تو میں جہنم پیدا ہی نہ کرتا۔“  
(القطرۃ - ج: 1، ص: 232)

دین میں زبردستی نہیں اب کوئی چاہے تو ولایت علیؑ والوں کے ساتھ ہو جائے یا مجوسی گروپ کی پیروی کرتے ہوئے وہاں چلا جائے جہاں زبان بھی مجوسی بولی جائے گی۔

14.2 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”جو خوش ہوتا چاہے کہ اس کے پاس صراط سے تیز ہوا کی طرح گزرنے کا جواز ہو اور بغیر حساب کے جنت میں ہمیشہ کیلئے داخل

ہو جائے تو وہ میرے ولی اور میرے وصی اور میرے ساتھی اور میرے اہل اور امت کے خلیفہ علی بن ابی طالب (صلوٰۃ اللہ علیہما) سے محبت کرے (ولی مانے) اور جو اس سے خوش ہونا چاہے کہ آگ میں جائے تو وہ اس کے غیر سے محبت کرے (اس کی ولایت ترک کر دے) پس مجھے قسم ہے اپنے رب کی عزت و جلالت کی کہ بس یہی (علیؑ) اللہ کا دروازہ ہے اس کے بغیر اللہ کی طرف کوئی نہیں آ سکتا اور یہی صراط مستقیم ہے اور اسی کی ولایت کے بارے میں اللہ عز و جل قیامت کے دن پوچھے گا۔“

(بشارۃ المصطفیٰ - ص: 64)

باب اللہ کو چھوڑ کر مجوسستان کے بنے ہوئے آتش دروازے استعمال نہ کرو کیونکہ یہ وادی برہوت کی طرف کھلتے ہیں۔

14.3 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ابن عباسؓ نے عرض کی: یا رسول اللہ مجھے وصیت کریں۔ آپؐ نے فرمایا ”تم پر علی ابن ابی طالب (صلوٰۃ اللہ علیہما) کی محبت فرض ہے۔ تم پر علی ابن ابی طالب (صلوٰۃ اللہ علیہما) کی مودت لازم ہے۔ قسم ہے اس کی جس نے مجھے حق کے ساتھ نبی مبعوث فرمایا اللہ کسی بندے سے نیکی قبول ہی نہیں کرتا جب تک اس سے علیؑ ابن ابی طالب کی محبت کے متعلق نہ پوچھ لے اور اللہ تعالیٰ تو سب جانتا ہے اگر وہ ولایت کے ساتھ آئے تو جو کچھ بھی عمل لائے قبول کر لیتا ہے اور ارولایت ساتھ نہ لائے تو اسے کچھ نہیں پوچھتا اور دوزخ جانے کا حکم دیتا ہے۔ اے ابن عباس اس کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ نبی مبعوث فرمایا بیشک آگ بغض علیؑ رکھنے والے پر زیادہ شدت سے غضبناک ہے نسبت اس کے جو اللہ کا بیٹا ہونے کا خیال رکھتا ہو۔ اے ابن عباس اگر ملائکہ

مقربین اور انبیاء مرسلین بھی آپ کے بغض پر جمع ہو جائیں مگر کریں کچھ بھی نہیں تو اللہ تعالیٰ ضرور ان کو آگ کا عذاب دے۔“

(بشارة المصطفیٰ ص: 78)

مقصر مجوسی ملاں اور ان کے خالصی چیلے کس باغ کی مولیٰ ہیں اللہ جل جلالہ تو ملائکہ مقربین اور انبیاء مرسلین کی پروا نہیں کرتا اگر وہ دل میں مولانا علیؑ کا بغض کریں۔ مولانا علیؑ کے القابات استعمال کرنے والو! تمہارا بغض نہیں چھپ سکتا۔ ولایت کے بغیر اعمال منہ پر مارے جائیں گے پھر جہنم میں سانپ اور بچھو بن کر کاٹیں گے۔

14.4 ”ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ جبرائیل اور حضرت محمدؐ کو صراط پر تشریف رکھنے کا فرمائے گا کسی کو بھی اس کو عبور کرنے کی اجازت نہیں ہوگی مگر جس کے پاس علیؑ ابن ابی طالبؑ کا پروانہ ہوگا۔“

(بشارة المصطفیٰ ص: 195)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”جب قیامت کا دن ہوگا اور صراط کو جہنم پر نصب کیا جائے گا کسی کو اسپر گزرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی سوائے اس کے جس کے پاس ولایت علیؑ ابن ابی طالبؑ کا جواز (پاسپورٹ) ہوگا او یہی اللہ تعالیٰ کا قول ہے ”روک لو ان کو ابھی ان سے سوال کرنا ہے“ (الطہ 24) یعنی ولایت امیر المؤمنین علیؑ ابن ابی طالبؑ کا سوال“

(بشارة المصطفیٰ ص: 227)

صدائی، نجدی اور مجوسی یونین کے جاری کردہ خالصی پاسپورٹوں والے چپکے سے صراط کے نیچے سے گزرنے کی کوشش کریں گے جہاں حارثی ایجنٹ پہلے سے ان کے انتظار میں بھڑک رہے ہوں گے۔

14.5 امام جعفر صادق صلوٰۃ اللہ علیہ نے فرمایا ”جس نے ہماری شان میں ایک شعر کہا اللہ اس کیلئے جنت میں ایک گھر بنا دیتا ہے“

(بشارۃ المصطفیٰ ص: 324)

معصومین کی شان میں قصیدے لکھنے اور پڑھنے اور سننے والوں کو مبارک ہو۔ نوے لکھنے، پڑھنے اور ماتم کرنے والوں کا مقدر اس سے بڑھ کر ہے کہ سیدۃ النساء العالمین خود ان کی نجات کی ضامن ہیں۔

14.6 امام جعفر صادق صلوٰۃ اللہ علیہ نے فرمایا ”جب قیامت کا دن ہوگا ایک منبر بنایا جائے گا جو تمام مخلوقات کو نظر آئے گا اس پر ایک مرد چڑھے گا۔ ایک فرشتہ اس کے دائیں اور ایک فرشتہ اس کے بائیں کھڑا ہوگا۔ جو دائیں ہوگا اعلان کرے گا: یا معشر الخلاق! یہ علیٰ ابن ابی طالب ہیں جس کو چاہیں جنت میں داخل کریں۔ اور بائیں جانب والا اعلان کرے گا: یا معشر الخلاق! یہ علیٰ ابن ابی طالب ہیں دوزخ کے مالک جس کو چاہیں اس میں داخل کریں۔“

(بصائر الدرجات - ج: 2، ص: 298)

دنیا امتحان گاہ ہے یہاں مقصر ملاں کے کہنے پر ذکر علیٰ سے پرہیز کرنے والو! روز قیامت

اللہ جل جلالہ تم سے پرہیز کرے گا۔

14.7 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”جب قیامت کا دن ہوگا جنت والے جنت میں سکونت اختیار کر لیں گے اور دوزخ والے دوزخ میں۔ ایک بندہ ستر خزاں آگ میں پڑا رہے گا اور خزاں ستر سال کا ہوگا پھر وہ اللہ عزوجل سے سوال کرے گا اور پکار کر کہے گا: اے میرے رب میں تجھے محمدؐ اور اس کی اہلیت کے حق کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں کہ مجھ پر رحم کر۔“ اللہ جل جلالہ جبرائیلؑ کو وحی کرے گا: میرے بندے کے پاس جاؤ اور اسے نکال لاؤ۔ تو جبرائیلؑ عرض کریں گے: میں آگ میں نیچے کیسے اتروں؟ اللہ تبارک و تعالیٰ فرمائے گا: یقیناً میں نے اسے حکم دیا ہے کہ تم پر ٹھنڈی اور سلامتی والی ہو جائے۔ پھر وہ عرض کرے گا: اے میرے رب میں نہیں جانتا وہ کہاں ہے۔ اللہ فرمائے گا: وہ سجین کے کنوے میں ہے۔ پس جبرائیلؑ آگ کی طرف اتریں گے اور اس کے چہرے کو معقول پائیں گے اور اس کو نکال کر اللہ عزوجل کے سامنے پیش کریں گے۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے میرے بندے کتنا عرصہ آگ میں قید رہے؟ وہ عرض کرے گا: اے میرے رب مجھے نہیں اندازہ اللہ عزوجل اس سے فرمائے گا: مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم اگر تم مجھے ان کے حق کا واسطہ دے کر سوال نہ کرتے تو مجھے پتہ ہی نہ چلتا کہ تو آگ میں ہے۔ ہاں مگر میں نے اپنی ذات پر واجب کر لیا ہے کہ اگر کوئی بندہ مجھے محمدؐ اور اس کی اہلیت کے حق کا واسطہ دے کر سوال کرے تو جو کچھ بھی میرے اور اس کے درمیان ہے میں معاف کر دوں گا اور یقیناً میں نے آج تمہیں معاف کر دیا۔ پھر اسے جنت جانے کا حکم دیا۔“

(القطرۃ۔ ج: 1، ص: 77)

اگر کوئی محمدؐ و آل محمدؐ کا نام نہ لے اور 4900 دوزخی سال آگ میں جلتا رہے تو اللہ کو پتہ نہیں چلتا (پروا نہیں کرتا) تو مقصرین کی عبادات جن میں عہد اذکر علیٰ حذف کیا جاتا ہے کیا اللہ جل جلالہ ایسی عبادتوں کی پروا کرتا ہے۔

14.8 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”جس نے میری اولاد کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھایا اللہ نے اس کے جسم پر آگ حرام کر دی۔“  
(القطرۃ۔ ج:2، ص:114)

اب جو مسجد اور عبادتوں میں ذکر اللہ سے روکتے ہیں یقیناً آگ ان کے انتظار میں ہے۔

14.9 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”جب میں مقام محمود پر کھڑا ہوں گا تو اپنی امت کے گناہ کبیرہ والوں کی شفاعت کروں گا تو اللہ ان کے بارے میری شفاعت قبول فرمائے گا اور اللہ کی قسم جس نے میری ذریت کو تکلیف دی اس کی شفاعت نہیں کروں گا۔“

(القطرۃ۔ ج:2، ص:115)

رسول اللہ کی شہادت کے بعد شقی القلب لوگ مولا علیؑ کے سلام کا جواب نہیں دیتے تھے اور رسول اللہؐ کو اذیت پہنچاتے تھے۔ انہی لوگوں کی اولاد آج کل ذکر مولا علیؑ سے روک رہی ہے۔ ان کے بڑے اسی لیے مسلمان ہوئے تھے کہ اندر گھس کر معصومین سے پیغام ہدایت کا بدلہ لیں اور انکی اولاد اس دور میں شیعہ اسی لیے ہوئی کہ اندر گھس کر فضائل معصومین کا بدلہ لیں۔



## مودتِ معصومین<sup>ص</sup>

15.1 امام جعفر صادق صلوٰۃ اللہ علیہ نے فرمایا ”ہم پر کیئے گئے ظلم پر آہ بھرنا تسبیح ہے اور ہمارے لیے غمزہ ہونا عبادت ہے اور ہمارے اسرار کو چھپانا جہاد فی سبیل اللہ ہے“ پھر فرمایا ”واجب ہے کہ اس حدیث کو سونے سے لکھا جائے“

(بشارۃ المصطفیٰ ص: 168)

مصائب آل محمدؐ پر غم سے لمبا سانس کھینچنا تسبیح ان کے غم میں مجالس و ماتم و زنجیر زنی اور شعائرِ حسینی کے ساتھ جلوس عبادت اور نا اہلوں سے اسرارِ معصومین چھپانا جہاد ہے۔

15.2 کتاب سلیم صفحہ 146 پر درج ہے کہ رسول اللہ کی شہادت کے بعد مولا علیؑ رات کے وقت سیدۃ النساء العالمینؑ کی سواری کے ساتھ امام حسنؑ اور امام حسینؑ کا ہاتھ پکڑے ہوئے تمام بدری صحابیوں (مہاجرین و انصار) کے دروازے پر خود تشریف لے گئے اور اپنا حق یاد دلا کر نصرت کی دعوت دی کسی نے قبول نہ کیا سوائے چوالیس آدمیوں کے تو آپؐ نے ان کو حکم دیا کہ صبح سرمنڈوا کر اسلحہ ساتھ لے کر جان کی قربانی دینے کیلئے بیعت کرنے

آجانا۔ جب صبح ہوئی تو سوائے چار آدمیوں کے کوئی بھی نہ آیا جو سلمان، ابو ذر، مقداد اور زبیر تھے۔ تین راتیں انتظار کیا گیا مگر ان کے سوا کوئی نہ آیا۔

(کتاب سلیم۔ ص: 146)

سنتِ سیدۃ النساء العالمین پر عمل کرتے ہوئے مومنہ خواتین کو چاہیے کہ تبلیغ ولایت کریں اور بچوں کو اس کی ترغیب دیں۔

تاریخ اپنے آپ کو دہرا رہی ہے آج بھی اذان میں ولایتِ علیؑ کی طرف بلایا جاتا ہے اور جب شیعہ (نام نہاد) مسجدوں میں بلاوے پر آتو جاتے ہیں مگر جب اقامت کے بعد ولایت قائم کرنے کا وقت آتا ہے تو رک جاتے ہیں چپ سادھ لیتے ہیں حالانکہ جان کا بھی خطرہ نہیں صرف زبانی ولایت کا اقرار کرنا ہے۔

15.3 کتاب سلیم میں تفصیلاً درج ہے جس کا خلاصہ ہے کہ رسول اللہؐ کی شہادت کے بعد مولا علیؑ نے قرآن پاک کی تفسیر و تاویل اپنے مبارک ہاتھوں سے لکھ کر مکمل قرآن ایک کپڑے مسجد نبوی میں تمام مسلمانوں کے سامنے پیش کر کے فرمایا کہ یہ مکمل اللہ تعالیٰ کا نازل کردہ قرآن ہے تاکہ کل کو تم یہ نہ کہو کہ ہمیں پتہ نہ چلا اور قیامت کے دن کہو کہ آپؐ نے ہمیں اپنی نصرت کیلئے بلایا ہی نہیں تھا اور اپنا حق یاد نہ دلایا اور نہ ہی کتاب اللہ فاتحہ سے خاتمہ تک کی دعوت دی۔ یہ سن کر مقصرِ اعظم مجتہد کہنے لگا: جو قرآن میں سے ہمارے پاس ہے ہمیں وہی کافی ہے اس کی بجائے جس کی طرف آپؐ دعوت دے رہے ہیں۔ اس پر مولا علیؑ بیت الشرف تشریف لے گئے۔

(کتاب سلیم۔ ص: 147)



آجکل کا مقصر ملاں اپنے باپ سے بھی دو ہاتھ آگے بڑھ چکا ہے۔ اس کو موجودہ قرآن کی بھی ضرورت نہیں اس میں سے صرف پانچ سو آیات مقصر کو کافی ہیں باقی 6166 آیات کی ضرورت نہیں۔ یہ پانچ سو آیات بھی شاید اس لیے مانتا ہے کہ لوگ دائرۃ اسلام سے خارج نہ کر دیں۔ ویسے تو درس خارج کے بعد کوئی اور خروج باقی نہیں رہتا۔

15.4 مولانا علی صلوٰۃ اللہ علیہ نے سلیم سے فرمایا: کیا میں تمہیں وہ چیز تعلیم کروں جس کو میں نے رسول اللہؐ سے سنا جو انہوں نے سلمان اور ابوذر را اور مقداد کو تعلیم فرمائی؟“ سلیم نے عرض کی: جی ہاں یا امیر المؤمنین۔ آپؐ نے فرمایا: ہر صبح اور شام کے وقت دس مرتبہ کہو: ”یا اللہ مجھے ایمان باللہ پراٹھانا اور اس تصدیق کے ساتھ کہ محمدؐ میرے رسول ہیں اور ولایت علیؑ بن ابی طالب اور آل محمدؐ کے آئمہ کی ولایت پر کیونکہ اے میرے رب میں یقیناً اس پر راضی ہوں“

(کتاب سلیم۔ ص: 174)

مقصر ملاں کیلئے یہ حدیث ہلاکت کی خوشخبری ہے کہ صبح شام دس دس مرتبہ ایک کی نہیں بارہ آئمہ کی ولایت کی گواہی دو۔

15.5 اس کتاب کے باب 10.3 میں مولانا علیؒ کی صفین سے واپسی پر ایک عیسائی پادری سے ملاقات کا ذکر گزر چکا ہے اس پادری نے کتاب عیسیٰؑ پیش کرنے کے بعد عرض کی: ”یا امیر المؤمنین! اپنا ہاتھ پھیلائیں تاکہ میں بیعت کروں بیشک میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ اس کے عبد اور رسول ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؐ رسول اللہ کی امت میں ان کے خلیفہ ہیں اور ان کے وصی ہیں اور مخلوقات

پر شاہد ہیں اور زمین پر اللہ کی حجت ہیں.....“

(کتاب سلیم - ص: 255)

کتنے افسوس کی بات ہے کہ عیسائی پادری کو تو صحیح کامل کلمہ پیتے تھے جو فوراً اس نے خود بخود پڑھا اور نام نہاد شیعہ مقصر ملاں کو آج تک کلمہ نصیب نہیں ہوا۔ کسی توضیح کو اٹھا کر دیکھ لو خود بین سے بھی کلمہ طیبہ کا نام نشان نہیں ملتا۔ ازل سے کلمہ طیبہ جو تمام آسمانی کتابوں کے ذریعے تعلیم فرمایا گیا اس میں توحید الہی، رسالت محمدؐ اور ولایت علیؑ کا ذکر ہے۔

15.6 امام محمد باقر صلوٰۃ اللہ علیہ نے فرمایا ”بیشک ہماری حدیثیں مشکل اور دشوار ہیں ان کا متحمل تین کے علاوہ کوئی نہیں ہو سکتا: نبی مرسل یا ملک مقرب یا عبد مؤمن جس کے دل کا امتحان اللہ نے ایمان سے لے لیا ہو..... کیا تم نے دیکھا کہ اللہ نے ہمارے امر کیلئے فرشتوں میں سے مقربین اور نبیوں میں سے مرسلین اور مؤمنوں میں سے امتحان شدہ کو چنا“  
(بصائر الدرجات - ج: 1، ص: 70)

امام جعفر صادق صلوٰۃ اللہ علیہ نے فرمایا ”ہمارے حدیثیں مشکل اور دشوار ہیں شریف کریم فہم و فراست والی دقیق ہیں جن کا متحمل نہ ملک مقرب اور نہ ہی نبی مرسل اور نہ ہی مؤمن ممتحن ہو سکتا ہے۔“ عرض کیا گیا ”پھر کون متحمل ہو سکتا ہے میں آپ پر قربان؟“  
آپؑ نے فرمایا ”جس کو ہم چاہیں اے ابوصامت“

(بصائر الدرجات - ج: 1، ص: 66)

بشارۃ المصطفیٰ صفحہ 236 پر اس حدیث کے متعلق مزید تفصیل موجود ہے جب مولا علیؑ سے

اس حدیث کے بارے میں پوچھا گیا تو مسکرا کر تشریح فرمائی کہ کوئی مکمل علم کا متحمل نہیں ہو سکتا فرشتوں نے آدم کے خلیفہ بنانے پر اعراض کیا کیونکہ علم نہیں رکھتے تھے۔ پھر جب موسیٰ کو توریت عطا کی تو انہوں نے اپنے آپ کو علم سمجھا تو اللہ نے ایک عالم کے پاس بھیجا تو وہاں کشتی میں سوراخ کرنے، بڑے کے قتل کرنے اور دیوار بنانے کے راز کو نہ پاسکے اور جب رسول اللہؐ نے غدیر خم میں اعلان ولایت کیا تو جن کو اللہ نے متقی بنایا ہے صرف وہی متحمل ولایت ہوئے۔

اس طرح مولا علیؑ نے فرشتوں انبیاء اور مؤمنین کی اس حدیث میں تشریح فرمائی۔ یعنی یہ معصومینؑ کی خاص عطا ہے کہ جس کو چاہیں اپنی معرفت عطا کریں پس جس کے پاس ولایت علیؑ ہو اسکو اللہ تعالیٰ کے فضل کبیر اور نعمت عظمیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے۔

15.7 امیر المؤمنین مولا علیؑ نے فرمایا ”بیشک حسنؑ اور حسینؑ اس امت کے درمیان رسول اللہؐ کی اولاد ہیں (سبطین) اور ان دونوں کی منزلت حضرت محمدؐ سے ایسے ہے جیسے سر میں دو آنکھیں اور میں ان کے بدن میں ان کے دو ہاتھوں کے مقام پر ہوں اور فاطمہؑ طاہرہ ان کے جسم میں دل کے مقام پر ہے۔ ہماری مثال سفینہ نوح کی طرح ہے جو اس پر سوار ہو یا نجات پا گیا اور جس نے کنارہ کشی کی غرق ہو گیا۔

(کتاب سلیم۔ ص: 358)

رسالت کی آنکھیں حسنینؑ، ہاتھ مولا علیؑ، دل سیدۃ النساء العالمینؑ ہیں اور یہ سب کے سب معصومینؑ عین اللہ، ید اللہ، قلب اللہ ہیں اور مشیت اللہ ہیں۔

15.8 عباہ نے ابن عباسؓ سے پوچھا: رسول اللہؐ نے مولا علیؑ کو ابو ترابؓ کی کنیت کیوں دی؟ اس نے کہا: کیونکہ آپؐ زمین کے مالک ہیں اور اہل ارض پر آپؐ کے بعد اللہ کی

حجت ہیں اور آپ کی وجہ سے زمین باقی ہے اور آپ کی وجہ سے سکون و توازن میں ہے اور تحقیق میں نے رسول اللہؐ سے سنا، کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو کافر (منکر ولایت) دیکھے گا کہ اللہ تعالیٰ نے مولا علیؑ کے شیعہ کیلئے کیا کیا ثواب اور مراتب اور کرامات جمع کر رکھی ہیں تو کہے گا: کاش میں تراب ہوتا یعنی کاش مولا علیؑ کے شیعوں میں سے ہوتا اور یہی اللہ عزوجل کا قول ہے: اور کافر کہے گا کاش میں تراب ہوتا (النبا۔ 40)“  
(بشارة المصطفیٰ۔ 28)

مولا علیؑ کی زمین پر رہتے ہوئے ان کی جوتیوں کا صدقہ رزق کھاتے ہوئے جو ذکر ولایت سے منہ موڑے وہ غاصب ہے اور اس کی کوئی عبادت قبول نہیں ہو سکتی کیونکہ مالک کی زمین پر رہتے ہوئے حق ملکیت ادا نہیں کرتا اور کھاتا بھی اسی کا صدقہ ہے اور پھر بھونکتا بھی ہے۔ کاش بد بخت کو یاد آ جائے روز قیامت حساب کتاب بھی مولا علیؑ نے لینا ہے اور جزا سزا بھی انہیں کے ہاتھوں میں ہے۔

15.9 امام محمد باقر صلوٰۃ اللہ علیہ نے فرمایا ”بیشک اللہ تبارک و تعالیٰ ہمارے شیعوں کو قیامت کے دن قبروں سے اس طرح دوبارہ اٹھائے گا کہ ان پر کوئی گناہ اور عیب نہ ہوگا اور ان کے چہرے چودھویں کے چاند کی مانند ہوں گے ان کے دل سکون میں ہوں گے ان کی شرمگاہیں باپردہ ہوں گی تحقیق ان کو امن و امان عطا کیا جائے گا لوگ خوف کے عالم میں ہونگے اور وہ خوف میں نہیں ہوں گے اور لوگ غمزدہ ہونگے اور وہ غمزدہ نہیں ہونگے ان کو ناقہ پر محشور کیا جائے گا جس کے پہلو سونے کے ہونگے جو بغیر سدھائے بڑی نرمی سے چلے گا جس کی گردن سرخ یا قوت کی ہوگی دم حریر کی ہوگی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کی عزت کی خاطر“

(بشارة المصطفیٰ۔ ص: 85)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم سے جبرائیلؑ نے عرض کی: ”قیامت کے دن تمام انسان پیدل ننگے محشور ہوں گے سوائے مولیٰ علیؑ کے شیعوں کے اور لوگوں کو ان کی ماؤں کے نام سے پکارا جائے گا سوائے مولیٰ علیؑ کے شیعوں کے ان کو ان کے باپ کے نام سے پکارا جائے گا کیونکہ وہ علیؑ سے محبت کرتے ہیں اس لیے ان کی ولادت پاک ہے۔“

(القطرۃ - ج: 1، ص: 220)

شیعہ ان مولیٰ علیؑ باعزت طریقے سے باپردہ اور سوار محشور ہوں گے اور ولایت علیؑ کے منکرین جانوروں کی طرح ننگے پیدل محشور ہوں گے۔ ”اور جب جنگی جانور محشور کیئے جائیں گے“ (التویر - 5)۔ اقرار ولایت کے منکر جنگلی ظالم گدھے ہیں جن کا ذکر سورۃ مدثر کی آیات 49-51 میں آیا ہے جو ذکر علیؑ سے بھاگتے ہیں۔

15.10 رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نے فرمایا ”علیؑ ابن ابی طالبؑ اور ان کے عترتؑ کے فقراء شیعہ کو حقیر نہ سمجھنا کیونکہ ان میں سے ایک آدمی ربیعہ اور مضر قبیلوں کی تعداد کے برابر کی شفاعت کرے گا۔“

(بشارة المصطفیٰ - ص: 96)

مولیٰ علیؑ کے ملنگوں کو ہلکا اور حقیر سمجھنے والے مقصروں! ہوش میں آؤ تمہاری دولت و حکومت چار دن کی چاندنی ہے پھر تمہارے لیے اندھیری رات ہے جو نہ ختم ہونے والی ہے۔

15.11 امام جعفر صادق صواۃ اللہ علیہ سے حرث نے عرض کی: میں بہت سی تکالیف اور بیماریوں میں مبتلا شخص ہوں میں نے کوئی دوا نہیں چھوڑی کہ اس سے علاج نہ کیا ہو مگر کوئی

فائدہ نہیں ہوا۔ امامؑ نے اس سے فرمایا ”تمہارے پاس روضہ حسین ابن علی (صلوٰۃ اللہ علیہما) کی خاک کہاں ہے بیشک اس میں ہر بیماری کی شفا ہے اور ہر قسم کے خوف سے امن ہے.....“

(بشارۃ المصطفیٰ ص: 332)

اس کے بعد مولا صادقؑ نے اسے ساتھ پڑھنے کیلئے دعائیں بھی تعلیم فرمائیں جو اس کتاب میں موجود ہیں۔ یا اللہ ہمیں خاک شفا کے صدقے ولایت اور عزاداری کے دشمنوں سے دور رکھ جیسے ان کو حوض کوثر سے خارش زدہ اونٹوں کی طرح ہٹایا اور بھگایا جائے گا۔

15.12 اللہ کے قول ”اللہ تعالیٰ مومنوں کو ثابت قول کی وجہ سے دنیا کی زندگی اور آخرت میں ثبات عطا فرماتا ہے اور ظالموں کو اللہ بھٹکا دیتا ہے اور اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے“ (ابراہیم - 27) کے بارے میں ابن عباسؓ نے روایت کی کہ اس کا مطلب ولایت علیؑ ابن ابی طالب ہے۔

(بشارۃ المصطفیٰ ص: 371)

قول ثابت کا معنی ہے مکمل دلائل حق سے ثابت شدہ کلمہ یعنی توحید و رسالت و ولایت پر مبنی کلمہ۔ مؤمنین نے اس اللہ کے ثابت کلمے کو ثابت رہنے دیا وہ اللہ کی رحمت میں ہمیشہ ثابت رہیں گے۔ جن مقصرین نے اس ثابت کلمے کو اجزاء میں تقسیم کر دیا ہے تو کیا دوزخ کے فرشتے اس کے ”ٹوٹے ٹوٹے“ نہیں کریں گے۔

15.13 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک حرم نے عرض کی ”یا رسول اللہ جب آپؐ

بیت الخلاء میں جا کر واپس تشریف لاتے ہیں تو اس کے فوراً بعد میں ہوں مگر مجھے کوئی چیز نظر نہیں آتی سوائے اس کے کہ مشک کی خوشبو پاتی ہوں“ آپؐ نے فرمایا، ”ہم گروہ انبیاءؑ کے اجسام اہل جنت کی ارواح کی طرح ہوتے ہیں ہم سے کوئی شئی خارج نہیں ہوتی“  
(القطرة - ج: 2، ص: 71)

امام جعفر صادق صلوٰۃ علیہ نے فرمایا ”نبی اکرمؐ ایک مقام پر تھے اور ان کے ساتھ ایک شخص صحابہ میں سے تھا اور آپؐ نے قضائے حاجت کا ارادہ کیا۔ اس سے فرمایا ”دو لکڑیاں یعنی درخت کی لاؤ۔ ان کو حکم دیا“ دونوں مل جاؤ رسول اللہؐ کے حکم سے تو وہ دونوں مل گئیں اور نبی اکرمؐ کیلئے پردہ بن گیا۔ جب آپؐ باہر تشریف لائے تو اس شخص نے جا کر دیکھا تو کچھ نظر نہ آیا۔

(بصائر الدرجات - ج: 1، ص: 498)

معصومینؑ کو کوئی حاجت نہیں ہوتی وہ صرف یہ عمل ہماری تعلیم کی خاطر کرتے تھے تاکہ جاہل ہمیں اپنے جیسا نہ سمجھ لیں۔ معصومینؑ پر کسی انسانی یا بشری خصلت کا گمان نہیں کیا جاسکتا۔ ان دلائل و حقائق کے باوجود بد بخت مقصر ملاں معصومینؑ کو اپنے جیسا بشر خیال کرتا ہے اور قادر مطلق کی مشیت کی شان میں گستاخی کرتا ہے۔

15.14 القطرة میں بیان ایک طویل حدیث کا خلاصہ پیش خدمت ہے:

امام محمد باقر صلوٰۃ اللہ علیہ سے جابر جعفی نے عرض کی: اللہ کا شکر ہے جس نے ہمیں آپؐ کی معرفت کی نعمت اور آپؐ کے فضائل کی سمجھ اور آپؐ کی اطاعت کی توفیق اور آپؐ کے موالیان سے محبت اور آپؐ کے دشمنوں سے عداوت عطا فرمائی۔

آپؐ نے فرمایا ”اے جابر کیا تو جانتا ہے معرفت کیا ہے؟ اول معرفت اثبات توحید ہے دوسرا معرفت المعانی پھر تیسرا معرفت الابواب پھر چوتھا معرفت الامام پھر پانچواں معرفت الارکان پھر چھٹا معرفت النقباء پھر ساتواں اللہ کا قول ہے: اے حبیبؐ کہو کہ اگر سمندر میرے رب کے کلمات کیلئے سیاہی بن جائیں تو میرے رب کے کلمات ختم ہونے سے پہلے سمندر ختم ہو جائیں اگر ہم اتنی ہی مزید سیاہی لے آئیں (الکھف -109) اور اگر زمین پر تمام درخت قلمیں بن جائیں اور سمندر سیاہی اور اس کے بعد سات مزید سمندروں (سیاہی) کا اضافہ ہو تب بھی اللہ کے کلمات ختم نہ ہو بیشک اللہ عزیز و حکیم ہے (لقمان -27)۔ اے جابر اثبات توحید کا مطلب اللہ کی معرفت ہے کہ وہ قدیم و غائب ہے نظر و بصیرت اس کا ادراک نہیں کر سکتی اور وہ نظر و بصیرت کو جانتا ہے اور لطیف و خبیر ہے اس کا باطن غیب ہے جیسے اس نے اپنی ذات کی تعریف کی ہے۔ اور معرفت المعانی کا مطلب ہے کہ ہم ہی تمہارے درمیان اس کی قدرت کے معانی و مظاہر ہیں۔ اس نے ہمیں اپنے نور ذات سے احتراع کیا اور ہمیں بندوں کے امور سونپ دیئے پس ہم اس کے اذن سے جو چاہیں کریں اور جو ہم چاہتے ہیں اللہ وہی چاہتا ہے اور جو ہمارا ارادہ ہوتا ہے وہی اللہ کا ارادہ ہوتا ہے اور اللہ عزوجل نے ہمیں اس زمین پر نازل کیا اور ہمیں اپنے بندوں میں مصطفیٰ بنایا اور اپنے شہروں پر حجت قرار دیا۔ پس جس نے کسی شئی کا انکار کیا اور رد کیا تحقیق اس نے اللہ سے منہ موڑا اور اس کے اسم سے نفرت کی اور اس کی آیات کا انکار کیا اور اس کے انبیاء اور رسولوں کا..... جابر نے کہا کہ ہمارے ساتھی (شیعہ) بہت تھوڑے ہیں۔ یا بن رسول اللہؐ میرا خیال ہے کہ سارے شہر میں سو یا دو سو ہونگے اور ساری زمین پر ہزار یا دو ہزار کے درمیان ہوں گے بلکہ زیادہ اندازہ ہے کہ سب دنیا کے گرد و نواح میں ایک لاکھ ہوں گے۔



امام باقرؑ نے فرمایا ”اے جابر تیرا اندازہ غلط ہے اور تیری رائے ناقص ہے وہ لوگ مقصرین ہیں اور تمہارے (شیعہ بھائی) نہیں ہیں۔“ جابر نے عرض کی: یا بن رسول اللہ مقصر کون ہیں؟ امامؑ نے فرمایا ”وہ لوگ جو معرفت آئمہ میں کوتاہی کرتے ہیں اور امر و روح کی معرفت میں جو اللہ نے ان پر فرض کی ہے“..... جابر نے کہا ”یا سیدی صلی اللہ علیک پھر تو اکثر شیعہ مقصرین ہیں۔ میں جن ساتھیوں کو جانتا ہوں وہ تو ایسے نہیں لگتے۔“ مولاً نے فرمایا ”میں بہتر جانتا ہوں کل ان کو بلا لانا۔“ وہ حاضر ہوئے تو امامؑ نے پوچھا کہ آیا وہ اقرار کرتے ہیں اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے اور جو چاہتا ہے حکم دیتا ہے اور اس کے حکم کو کوئی روکنے والا نہیں اور اس کے فیصلے کو کوئی رد کرنے والا نہیں اور اس کو کوئی پوچھنے والا نہیں کہ کیا کرتا ہے اور مخلوقات اس کے سامنے جوابدہ ہیں۔ تو ان سب لوگوں نے اقرار کیا کہ ٹھیک ہے۔ جابر کہنے لگا الحمد للہ یہ تو بصیرت و معرفت و عقل والے ہیں۔ امامؑ نے فرمایا: جلدی نہ کرو تم نہیں جانتے۔ ان سے پوچھو کہ کیا ہم قدرت رکھتے ہیں کہ علیؑ بن حسینؑ اپنے بیٹے محمد باقرؑ کی صورت ہو جائے اور محمد باقرؑ ان کی صورت ہو جائے۔ وہ سب لوگ جامد اور چپ چاپ ہو گئے۔ جابر نے ان لوگوں سے کہا کہ کیا تم اپنے امامؑ سے محبت نہیں کرتے تو وہ چپ چاپ شک کی نظروں سے دیکھنے لگے۔ امامؑ نے فرمایا: اے جابر میں نے تمہیں بتایا نہیں تھا کہ انکو ان کے حال پر رہنے دو۔ پھر امامؑ نے پوچھا ”تمہیں کیا ہو گیا ہے بولتے کیوں نہیں؟“ وہ ایک دوسرے کا منہ تنکنے لگے پھر عرض کی: یا بن رسول اللہ ہمیں علم نہیں آپ ہمیں تعلیم دیں۔“

امام زین العابدینؑ نے امام باقرؑ کی طرف دیکھ کر ان لوگوں سے پوچھا کہ وہ کون ہیں۔ انہوں نے جواب دیا کہ آپؑ کے بیٹے۔ پھر پوچھا میں کون ہوں تو انہوں نے جواب دیا کہ علیؑ بن الحسینؑ۔ آپؑ نے ایک کلمے سے کلام کیا تو محمدؑ اپنے والد علیؑ بن گئے اور علیؑ اپنے

بیٹے محمدؐ کی صورت میں تبدیل ہو گئے۔ امام زین العابدینؑ نے فرمایا ”اللہ کی قدرت پر حیرت زدہ کیوں ہوتے ہو۔ میں محمدؐ ہوں اور محمدؐ میں ہوں۔“ اور امام باقرؑ فرمانے لگے ”اے لوگو! اللہ کے امر پر حیرت زدہ کیوں ہوتے ہو۔ میں علیؑ ہوں اور علیؑ میں ہوں۔ ہم سب ایک ہیں اور ایک نور سے ہیں اور ہماری روحیں اللہ کے امر سے ہیں ہمارا اول بھی محمدؐ اور ہمارا اوسط بھی محمدؐ اور ہمارا آخری بھی محمدؐ اور ہم سب محمدؐ ہیں۔ جب ان لوگوں نے یہ سنا تو سب نے اپنا سر سجدے میں رکھ دیا اور عرض کی: ہم آپؐ کی ولایت پر دل سے اور اعلانیہ ایمان لائے اور آپؐ نے فضائل و اوصاف کا اقرار کرتے ہیں۔ امام زین العابدینؑ فرمانے لگے ”اے لوگو! اپنے سروں کو اٹھاؤ اب تم عارف کا میاب بصیرت والے کامل پہنچے ہوئے ہو گئے ہو۔ اب کسی ایک کمزور ایمان والے مقصر کو بھی نہ بتانا جو تم نے مجھ سے اور محمدؐ باقرؑ سے دیکھا کیونکہ پھر وہ تم کو برا بھلا کہیں گے اور جھٹلائیں گے۔ انہوں نے وعدہ کیا اور مکمل ہدایت یافتہ بن کر چلے گئے۔“

(القطرۃ۔ ج: 1، ص: 328)

15.15 روایت ہے کہ حضرت ہارونؑ اپنے بھائی موسیٰؑ سے ملے اور دونوں فرعون کی طرف گئے اور دل میں خوف محسوس کیا تو ایک گھوڑا سوار ان دونوں کے آگے چلا جس کا لباس سونے کا تھا اور اس کے ہاتھ میں سونے کی تلوار تھی اور فرعون کو سونے سے بڑی محبت تھی۔ اس سوار نے فرعون سے کہا کہ ان دونوں مردوں کی بات سنو ورنہ میں تمہیں قتل کر دوں گا تو فرعون بوکھلا گیا۔ جب وہ چلے گئے تو دربانوں کو بلا کر پوچھ گچھ کی کہ اس گھوڑا سوار کو بغیر اجازت کے اندر کیوں آنے دیا؟ تو انہوں نے فرعون کی عزت کی قسم کھا کر کہا کہ ہم نے تو سوائے ان دو مردوں کے کسی کو اندر نہیں آنے دیا۔ اور وہ گھوڑا سوار مولا علیؑ تھے

جن کے ذریعے اللہ نبیوں کی چھپ کر مدد کرتا رہا اور حضرت محمدؐ کی اعلانیہ مدد کی مولاً کے ذریعے۔ خبردار آپؐ ہی کلمۃ اللہ الکبریٰ ہیں جس کے ذریعے اللہ نے اپنے اولیاء کی مدد کی جس صورت میں چاہا اس کے ذریعے مدد کی اور اسی کلمہ سے اللہ کو پکارا جائے تو قبول کرتا ہے اور نجات دیتا ہے اور اسی کی طرف اس کے قول میں اشارہ ہے اور تم دونوں کیلئے ایسا سلطان قرار دیں گے کہ وہ تم تک نہ پہنچ سکیں گے ہماری آیات کی وجہ سے“ (القصص - 35)۔ ابن عباسؓ نے روایت کی کہ وہ گھوڑا سوار ان دونوں کیلئے آیت الکبریٰ تھا۔

(القطرۃ - ج: 1، ص: 121)

یا علیؑ مدد کے منکر اللہ کے سلطان نصیر کو چھوڑ کر اپنے والدین کے شریک کار شیطان کو اپنا ولی بناتے ہیں۔ اس طرح شیطان کا حق ولدیت ثابت کرتے ہیں۔

15.16 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک دن تشریف فرما تھے اور ایک جن آپؐ سے ایک مشکل جھگڑے کے بارے میں پوچھ رہا تھا کہ امیر المؤمنینؑ تشریف لائے۔ جن ایک دم چھوٹا ہو کر چڑیا بن گیا اور درخواست کی ”یا رسول اللہؐ مجھے بچالیں۔ آپؐ نے پوچھا: کس سے؟ عرض کی: اس آنے والے نوجوان سے۔ آپؐ نے پوچھا: کیا ہوا۔ جن نے عرض کی طوفان کے دن میں کشتی نوح کو غرق کرنے بڑھا جب اس کو پکڑا تو اس نوجوان نے ضرب مار کر میرا ہاتھ کاٹ دیا پھر وہ کٹا ہوا ہاتھ نکالا اور نبی اکرمؐ سے عرض کی یہ وہ (کٹا ہوا ہاتھ) ہے۔

(القطرۃ - ج: 1، ص: 122)

مولا علیؑ کے انبیاء کی نصرت کے واقعات سے کتب بھری پڑی ہیں۔ ازل سے ابد تک سب کا سلطان نصیر اللہ نے صرف مولا علیؑ کو قرار دیا ہے۔

15.17 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مولا علیؑ سے فرمایا ”جس نے آپؐ سے محبت کی وہ روز قیامت نبیوں کے درجے میں ہوگا اور جو اس حال میں مرا کہ آپؐ کا بغض رکھتا ہو مجھے پروا نہیں وہ یہودی اور نصرانی ہو کر مرا“۔

(القطرۃ۔ ج:1، ص:124)

مغضوب اور ضالین یہی یہودی و نصرانی ہیں جو ولایت علیؑ کا انکار کرتے ہیں۔

15.18 ایک طویل حدیث میں رسول اللہؐ نے مولا علیؑ کے محبوبوں کے بارے میں فرمایا جس کا خلاصہ یہاں پیش کیا جا رہا ہے:

آپؐ نے فرمایا کہ جس نے علیؑ سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور اللہ اس سے راضی ہوا۔ اس کا انعام جنت ہے۔ ملائکہ اس کے لیے توبہ کرتے ہیں۔ اس کے لیے جنت کے دروازے کھول دیں گے کہ جس دروازے سے چاہو بغیر حساب کے داخل ہو جاؤ۔ اس کے دائیں ہاتھ میں کتاب دی جائے گی اور انبیاء کی طرح حساب لیا جائے گا۔ وہ دنیا سے جانے سے پہلے کوثر کا جام پئے گا اور شجر طوبیٰ سے پھل کھائے گا اور اپنا جنت میں مکان دیکھ لے گا۔ سکرات موت اللہ اس پر آسان کر دے گا اس کی قبر کو جنت کے باغوں میں سے ایک باغ بنا دے گا۔ اس کے بدن کے مساموں کے برابر حویریں عطا ہوں گی۔ اسی (80) گھر والوں کی شفاعت کر سکے گا۔ جسم پر بالوں کے برابر باغات ملیں گے۔ ملک الموت اس کے پاس ایسے آتا ہے جیسے انبیاء کے پاس۔ منکر نکیر کی سختی اس سے

ہٹالی جاتی ہے اس کی قبر روشن ہو جاتی ہے اور ستر سال کی مسافت کے برابر کھلی ہو جاتی ہے اور قیامت کے دن اس کا چہرہ سفید ہوگا۔ صدیقین شہداء صالحین کے ساتھ اسپر عرش کا سایہ ہوگا اور سب سے بڑی پریشانی اور قیامت کی ہولناکی سے امان ملے گا۔ اس سے اللہ نیکیاں قبول کرتا ہے اور گناہوں سے درگزر کرتا ہے اور جنت میں اس کا ساتھی حضرت حمزہؓ سید الشہداء ہوں گے اور اللہ نے اس کے دل میں حکمت پکی کر دی ہے اور اس کی زبان سے اچھی باتیں نکلتی ہیں اس کیلئے رحمت کے دروازے کھلے ہیں۔ وہ دنیا میں اللہ کا اسیر ہے اور اللہ اس پر ملائکہ و حاملان عرش کے درمیان فخر کرتا ہے اس کے تمام گناہوں کو معاف کرتا ہے اس کا چہرہ روز قیامت چودھویں کے چاند کی مانند ہوگا اس کے سر پر تاج کرامت ہوگا اور عزت کا لباس ہوگا۔ صراط سے تیز بجلی کی طرح گزر جائے گا اور گزرنے میں تکلیف محسوس نہیں کرے گا اللہ نے آگ اور نفاق سے نجات نامہ اس کیلئے لکھ دیا ہے اور صراط کا جواز (پاسپورٹ) اور عذاب سے امان نامہ۔ اس کا نامہ اعمال کھولا ہی نہیں جائے گا اور نہ میزان لگایا جائے گا اور حساب کے بغیر جنت جائے گا۔ وہ حساب میزان اور صراط پر امان پائے گا۔ ملائکہ اس سے مصافحہ کریں گے اور انبیاء کی روچیں ملنے آئیں گی اس کی تمام ضرورتیں پوری کرے گا۔ اور جو بغض علیؑ کے ساتھ مراوہ کا فرما۔ اور جو حب علیؑ کے ساتھ دنیا سے گیا ایمان کے ساتھ گیا اور جنت میں اس کا کفیل ہوں گا۔“

(القطرۃ۔ ج: 1، ص: 125)

15.19 رسول اللہؐ نے فرمایا ”قسم اس کی جس نے محمد کو ختم الرسل بنایا اگر دنیا کے تمام نباتات اور درخت قلمیں بن جائیں اور اس پر رہنے والے (تمام مخلوقات) کاتب بن جائیں اور مولا علیؑ کے مناقب و فضائل لکھنا شروع کر دیں جس دن سے اللہ نے دنیا خلق کی

ہے سے اس کے فنا ہونے تک مگر جو اللہ نے اس کو فضل عطا کیا ہے اس کا دسواں حصہ بھی نہ لکھ سکیں گے۔

(القطرۃ - ج: 1، ص: 153)

حق یہی ہے کہ مولا علیؑ کو سوائے اللہ اور اس کے رسولؐ کے کوئی نہیں جان سکتا جس پر مولانا راضی ہوں اسے اپنی معرفت میں سے کچھ عطا کر دیتے ہیں۔

15.20 رسول اللہؐ نے فرمایا ”..... بیشک علیؑ میرے جسم میں روح کی منزلت پر ہے اور بیشک علیؑ میرے جان سے جان کی منزلت پر ہے اور بیشک علیؑ میرے نور سے نور کی منزلت پر ہے اور بیشک علیؑ میرے جسم میں سر کی منزلت پر ہے.....“

(القطرۃ - ج: 1، ص: 154)

ذکر علیؑ کا انکار کرنا رسول اللہؐ کے جسم اطہر سے سر اور روح کو جدا کرنے کے مترادف ہے۔

15.21 کوفہ کے بزرگ شیعوں میں سے کچھ نے امیر المؤمنینؑ سے عرض کی کہ ان کو اللہ کے اسرار دکھادیں۔ آپؐ نے فرمایا: تم ان میں سے ایک کو دیکھنے کی بھی ہرگز طاقت نہیں رکھتے تم کفر کر جاؤ گے۔ انہوں نے عرض کی: ہم تو آپؐ میں شک ہی نہیں کرتے آپؐ تو صاحب اسرار ہیں۔ تو آپؐ نے ان میں سے ستر مردوں کو لیا اور کوفہ سے باہر تشریف لائے۔ دو رکعت نماز پڑھی اور کچھ کلمات سے کلام کیا اور فرمایا: دیکھو۔ انہوں نے دیکھا درخت اور پھل حتیٰ کہ ان کو معلوم ہو گیا کہ وہ جنت ہے اور دوزخ کو بھی دیکھا۔ کہنے لگے یہ تو کھلا جادو ہے اور سب کفار ہو گئے سوائے دو آدمیوں کے۔ آپؐ نے ان میں سے ایک سے

فرمایا ”تمہارے ساتھی کیا کہتے ہیں کہ قسم بخدا یہ جادو ہے۔ میں ہرگز جادوگر نہیں بلکہ یہ تو اللہ اور اس کے رسول کا علم ہے پس اگر تم مجھے رد کرتے ہو تو تحقیق تم نے رسول اللہ کو رد کیا“ پھر آپ مسجد تشریف لائے اور ان کے لیے استغفار کی جب دعا کر رہے تھے تو مسجد کے کنکر درو یا قوت بن گئے اور ان دو میں سے ایک آدمی کافر ہو گیا اور دوسرا ثابت قدم رہا۔

(القطرۃ۔ ج:1، ص:172)

آج کل کے بڑھے مقصر ملاں بھی اسی طرح کے کوئی ہیں کہ زبان سے کہتے ہیں کہ مولاعلیٰ کی ولایت کو مانتے ہیں اور ان کو معجزات کا مالک بھی مانتے ہیں۔ مگر جب مدد کی بات آئے یا چالیں گھروں میں بیک وقت کھانے کی بات ہو تو کہتے ہیں یہ بشر کی طاقت نہیں اور کفر کر جاتے ہیں۔ مولاعلیٰ کے فضائل کی برداشت وہی خوش قسمت کر سکتے ہیں جن کو مولاً چاہیں۔ مولاً نے دو رکعت نماز بھی توحید پجانے کے لیے پڑھی۔ لسان اللہ کے کن کہنے سے نئی کائنات وجود میں آ جاتی ہے۔

15.22 امام محمد تقی صلوٰۃ اللہ علیہ نے فرمایا ”امیر المؤمنین اور ان کے ساتھ ان کے فرزند امام حسن اور سلمان مسجد میں داخل ہوئے اور تشریف رکھی تو لوگ جمع ہو گئے اور ایک خوبصورت و خوش لباس مرد آیا۔ (اس نے سلام کے بعد مولاعلیٰ سے مسائل پوچھے آپ نے اس کے جوابات دیئے جن کو یہاں درج نہیں کیا جا رہا طوالت کے باعث) جوابات حاصل کرنے کے بعد اس نے کہا ”اشہد ان لا الہ الا اللہ، ولم ازل اشہد بہا و اشہد ان محمد رسولہ، ولم ازل اشہد بہا، و اشہد انک وصی رسولہ القائم بحجتہ (واشار الی امیر المؤمنین) ولم ازل اشہد بہا و اشہد انک وصیہ، القائم بحجتہ (واشار الی الحسن) و اشہد ان الحسن بن علی ابنک، القائم بحجتہ بعد اخیه، و اشہد ان علی بن الحسن القائم

بامرالحسین، و ان محمد بن علی القائم بامر علی بن الحسین، و اشہدان  
جعفر بن محمد القائم بامر محمد بن علی، و اشہد ان موسیٰ بن جعفر  
القائم بامر جعفر بن محمد، و اشہد ان علی بن موسیٰ القائم بامر موسیٰ  
بن جعفر، و اشہد ان محمد بن علی القائم بامر علی بن موسیٰ، و اشہد  
ان علی بن محمد القائم بامر محمد بن علی، و اشہد ان الحسن بن علی  
القائم بامر علی بن محمد و اشہد ان رجلاً من ولد الحسن بن علی لا  
یسمی ولا یکنی حتی یشہر امرہ فیملأھا قسطاً و عدلاً کما ملئت جوراً،  
و السلام علیک یا امیر المؤمنین و رحمة الله و برکاته“ اور وہ اٹھا اور چلا گیا  
مسجد سے باہر نکل کر پھر نظر نہ آیا۔ وہ حضرت خضرؑ تھے۔

(القطرۃ۔ ج: 1، ص: 286)

صرف اللہ کے خاص بندے جن کو اللہ نے علم و معرفت عطا فرمایا ہے وہ تمام آزمائشوں کی ولایت  
کی شہادت دیتے ہیں۔ مہد سے لحد تک نجاتوں میں مبتلا شخص کی زبان پر کلمہ طیبہ جاری ہی نہیں ہو سکتا۔

15.23 ابن عباسؓ کہتے ہیں میں نبی اکرمؐ کے پاس تھا اور بائیں زانو پر آپؐ کا بیٹا ابراہیمؑ  
تھا اور دائیں زانو پر حسینؑ بن علیؑ تھے کبھی اس کو چومتے اور کبھی اُس کو چومتے کہ جبرائیلؑ  
رب العالمین کی وحی لے کر اترے۔ جب وہ آپؐ کے پاس سے چلے گئے تو فرمایا ”میرے  
رب کی طرف سے جبرائیلؑ آئے تھے اور مجھے پیغام دیا“ اے محمدؐ آپؐ کا رب آپؐ پر سلام  
بھیجتا ہے اور آپؐ سے کہتا ہے: آپؐ ان دونوں کو اکٹھا نہیں رکھ سکتے۔ ان میں سے ایک کو  
دوسرے پر قربان کر دیں۔ پس نبی اکرمؐ ابراہیمؑ کی طرف دیکھتے اور روتے اور حسینؑ کی



طرف دیکھتے اور روتے۔ پھر فرمایا ابراہیمؑ کی ماں کنیز ہے اور اس کے پچھڑنے پر اس کے علاوہ کون روئے گا اور حسینؑ کی والدہ تو فاطمہؑ ہے اور اس کا بابا علیؑ میرے چچا کا بیٹا جس کا گوشت اور خون میرا ہے اور اس کے پچھڑنے پر میری بیٹی روئے گی اور میرے چچا کا بیٹا روئے گا اور میں اس پر روؤں گا اور میں غم میں ان دونوں سے زیادہ گریہ کروں گا اے جبرائیلؑ ابراہیمؑ کو لے جا میں نے ابراہیمؑ کو فدیہ کیا۔“

پس تین دن بعد اللہ نے ابراہیمؑ کو واپس لے لیا۔ پس جب بھی نبی اکرمؐ حسینؑ کو دیکھتے اٹھا لیتے اور سینے سے لگاتے اور آپؐ کا منہ چومتے رہتے اور فرماتے: ”میں نے تمہاری خاطر اپنے بیٹے ابراہیمؑ کو فدیہ دے دیا۔“

(القطرۃ۔ ج: 1، ص: 305)

مولا حسینؑ کو نبی اکرمؐ نے اپنی زبان چسا چسا کر پالا (القطرۃ۔ ج: 1، ص: ۲۹۹) اور سید الانبیاءؑ نے اپنا بیٹا مولا حسینؑ پر قربان کر دیا۔ شفی القلب لغنی مقصر ملاں پسر یزید کہتا ہے کہ مولا حسینؑ کے غم میں خون بہانا حرام ہے۔ انبیاء کرامؑ نے کربلا کا واقعہ ہونے سے پہلے غم حسینؑ میں خون بہایا اللہ کے حکم سے، کائنات خون روئی غم حسینؑ میں اور آئمہ اطہارؑ خون روتے ہیں۔

15.24 امام علی نقیؑ صلوٰۃ اللہ علیہ سے عمار بن زید نے عرض کی: کیا آپؑ آسمانوں پر جا کر کوئی ایسی شئی لا سکتے ہیں جو زمین پر نہ ہو اور ہمیں اس کا علم نہ ہو۔ آپؑ ہوا میں بلند ہوئے اور نظروں سے غائب ہو گئے پھر ایک سونے کا پرندہ لیئے ہوئے واپس تشریف لائے اور اس کے کانوں میں سونے کی بالیاں تھیں اور چونچ میں موتی اور وہ بولتا تھا ”لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ“ آپؑ نے فرمایا ”یہ جنت کے پرندوں میں سے

ایک پرندہ ہے، پھر اسے آزاد کر دیا اور وہ واپس چلا گیا۔

(الفطرة - ج: 1، ص: 426)

بد بخت ملاں! پرندوں سے ہی سبق لے لو۔ اگر جنت جانے کا خواب ہے تو پورا جنتی کلمہ پڑھو۔ کلمے کو ذبح کر کے اجزا میں کیوں تقسیم کرتے ہو۔

15.25 علی بن عاصم (انکی بصارت ختم ہو چکی تھی) امام حسن عسکری کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے پوچھا ”کیا تو جانتا ہے تیرے قدموں تلے کیا ہے؟“ عرض کی اے میرے مولاً میرے قدموں تلے یہ چٹائی ہے جس کا مالک کرم اللہ وجہ ہے، آپ نے فرمایا اے ابن عاصم جان لے کہ تو اس چٹائی پر ہے جس پر نبیوں اور مرسلین میں سے اکثر بیٹھے۔ عرض کی اے میرے سردار کاش میں آپ سے جدا نہ ہوں جب تک آپ دنیا میں ظاہر ہیں۔ پھر اس نے دل میں سوچا کہ کاش میں یہ چٹائی دیکھ سکتا۔ امام نے جو اس کے ضمیر میں تھا جان لیا اور فرمایا ”میرے قریب آؤ جب قریب ہوا تو امام نے اپنا ہاتھ چہرے پر مس کیا تو اللہ کے حکم سے نظر واپس آ گئی۔ پھر آپ نے فرمایا ”یہ قدم ہمارے بابا آدم کا ہے اور یہ نشان قدم ہابیل کا اور یہ نشان قدم شیث کا اور یہ نشان ہود کا اور یہ نشان صالح کا اور یہ نشان لقمان کا اور یہ نشان ابراہیم کا اور یہ نشان شعیب کا اور اور یہ نشان موسیٰ کا اور یہ نشان داؤد کا اور یہ نشان سلیمان کا اور یہ نشان حضرت کا اور یہ نشان دانیال کا اور یہ نشان ذی القرنین کا اور یہ نشان عدنان اور یہ نشان قدم عبدالمطلب کا اور یہ نشان قدم عبد اللہ کا اور یہ نشان قدم عبد مناف کا اور یہ نشان قدم ہماری جد رسول اللہ کا اور یہ نشان قدم ہماری جد علی ابن ابی طالب کا“

علی بن عاصم کہتا ہے: میں ہر قدم پر جھکتا گیا اور بوسے دیتا گیا اور امام کے ہاتھوں کو بوسہ دیا۔

(القطرۃ - ج: 1، ص: 448)

تمام اجداد رسالت معصوم اور حجت الہی ہیں جن میں نور معصومینؑ منتقل ہوتا رہا۔

15.26 امام حسن عسکری صلوٰۃ اللہ علیہ سرمن رائے کے بازار میں چلتے تھے تو آپ کا سایہ نہیں ہوتا تھا۔

(القطرۃ - ج: 1، ص: 452)

تمام معصومین صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین کا سایہ نہیں۔ مشیت الہی اور نور اللہ کا سایہ کیونکر ہو سکتا ہے۔

15.27 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”جب کوئی قوم محمدؐ و آل محمدؐ کے فضائل بیان کرتی ہے تو ملائکہ آسمانوں سے اترتے ہیں ان کو خبر دیتے ہیں ان سے باتیں کرتے ہیں۔ جب وہ ملائکہ آسمانوں میں بلند ہو جاتے ہیں تو ان سے دوسرے ملائکہ کہتے ہیں: ہم تم سے ایسی خوشبو سونگتے ہیں کہ اس سے بہترین خوشبو ہم نے نہیں سونگھی۔ وہ جواب دیتے ہیں کہ ہم اس قوم کے پاس تھے جو محمدؐ و آل محمدؐ کے فضائل بیان کر رہے تھے ان کی خوشبو میں سے ہمیں بھی خوشبو لگ گئی ہے۔ ہمارے ساتھ تم بھی اس قوم کی طرف نازل ہو۔ تو وہ کہتے ہیں: وہ لوگ تو متفرق ہو چکے ہیں۔ تو وہ جواب دیتے ہیں: ہمارے ساتھ اس مکان (جس میں مجلس ہوئی) میں اترو اس میں بھی ہمارے لیے تبرک ہے“

## (القطرة - ج: 1، ص: 62)

اللہ کے قرب میں رہنے والے معصوم فرشتے مجلسِ حسین میں تبرک لینے آتے ہیں۔ خبردار جس مسجد میں ذکرِ علیؑ سے روکا جائے وہ مسجدِ ضرار سے کم نہیں ہے جو دوزخ کے کنارے پر ہے۔

15.28 عمار بن یاسر سے روایت ہے میں امیر المؤمنینؑ کے ساتھ کوفہ سے باہر نکلا جب ایک جگہ جس کو خلعہ کہتے ہیں پار کی جو کوفہ سے دو فرسخ پر ہے تو وہاں سے پچاس یہودی نکلے اور پوچھا: آپؑ امام علیؑ ابن ابی طالبؑ ہیں؟ آپؑ نے فرمایا ”میں وہی ہوں۔ انہوں نے عرض کی: ہماری کتابوں میں ایک چٹان کا ذکر ہے جس پر چھ انبیاءؑ کے نام ہیں اور ہمیں اس چٹان کی تلاش کر دیں۔ آپؑ نے فرمایا: میرے پیچھے آؤ۔ عمار نے بیان کیا کہ قوم یہود آپؑ کے پیچھے ایک صحرا کے درمیان پہنچی جہاں ایک بہت بڑا ریت کا پہاڑ تھا۔ تو مولاً نے فرمایا ”اے ہوا چٹان سے ریت کو اڑا دے“ اتک گھڑی بھی نہ گذری تھی کہ ہوانے چٹان سے ریت کو اڑا دیا اور چٹان ظاہر ہو گئی۔ آپؑ نے فرمایا: ”یہ رہی آپؑ کی چٹان“۔ انہوں نے عرض کیا ”اس پر چھ انبیاءؑ کے نام ہیں جو ہم نے سنا اور جو اپنی کتابوں میں پڑھا ہم تو اس پر نام نہیں دیکھتے۔“ آپؑ نے فرمایا ”نام اس کی اس جانب ہیں جو زمین کی طرف ہے“ ایک ہزار آدمی آگے بڑھے اور اس کو چمٹ گئے مگر اس کو نہ پلٹ سکے۔ آپؑ نے فرمایا ”اس سے پیچھے ہٹو“ اور اپنا ہاتھ بڑھایا اور اس کو اٹھا کر پلٹ دیا پس اس پر چھ صاحبِ شریعت انبیاءؑ کے نام پائے: آدمؑ اور نوحؑ اور ابراہیمؑ اور موسیٰؑ اور عیسیٰؑ اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، تو یہودیوں میں سے ایک گروہ نے کہا ”ہم گواہی دیتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد اللہ کے رسول ہیں اور آپؑ امیر المؤمنین اور سید الوصیین ہیں اور زمین پر اللہ کی حجت

ہیں جس نے آپ کی معرفت حاصل کی وہ خوش نصیب اور ناجی ہے اور جس نے آپ کی مخالفت کی وہ گمراہ و ہلاک ہوا اور دوزخ میں گرا، آپ کے مناقب حد سے زیادہ ہیں اور آپ کی نعمتوں کے آثار و ثبوت شمار سے باہر ہیں“

(القطرۃ۔ ج: 2، ص: 132)

یہودیوں کو اپنی کتابوں سے علم تھا کہ پورا صحیح مکمل کلمہ کس طرح پڑھتے ہیں اور اس کے ساتھ تولا اور تبر اور فضائل معصومین کا اجمالاً کیسے اقرار کرنا چاہیے۔ اگر جاہل ملاں فارسی چھوڑ کر عربی میں کتب حقہ کا مطالعہ کرے تو شاید ہدایت پا جائے۔ بشرطیکہ مولاً سے ہدایت کی درخواست کرے۔ مگر ملاں کے ذہن میں دو اور دو چار روٹیوں کے علاوہ کچھ نہیں سماتا۔

15.29 سیدۃ النساء العالمینؑ نے پوچھا ”میری جان آپ پر قربان یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، میرے لیے آپ کے پاس کیا چیز ہے؟“ آپ نے فرمایا ”یا فاطمہؑ آپ تمام مخلوقات میں خیر النساء ہیں اور آپ جنت کی خواتین کی اور اس میں رہنے والوں کی سردار ہیں۔“ جناب سیدہؑ پوچھنے لگیں ”یا رسول اللہؐ اور آپ کے چچا کے بیٹے علیؑ کیلئے؟“ آپ نے ان سے فرمایا ”اس کا قیاس اللہ کی مخلوقات میں سے کسی ایک پر بھی نہیں کیا جاسکتا۔“ جناب سیدہؑ نے پوچھا ”اور حسنؑ اور حسینؑ؟“ فرمایا: ”وہ دونوں میرے بیٹے ہیں اور سبطین ہیں اور میرے پھول ہیں میری ظاہری حیات میں اور اس کے بعد بھی.....“

(القطرۃ۔ ج: 2، ص: 214)

مولانا علیؒ کی مثال پوری مخلوقات میں سے کسی ایک پر بھی نہیں دی جاسکتی کیونکہ معصومینؑ مشیت الہی ہیں۔ حضرت آدمؑ سے لے کر آج تک کفار کی ایک ہی تکرار ہے کہ معصومؑ بشر ہے، ہم جیسا ہوتا ہے۔

رسول اللہ کے زمانے میں بھی جاہل یہی سمجھتے تھے اور پوچھتے بھی تھے اور خلق عظیم بڑے احسن طریقے سے بتاتے تھے کہ ہم انوارِ خمسہ اللہ کے نور سے ہیں اور ہمارے انوار کے صدقے اللہ نے تمام کائناتِ خلق کی اور فاطمہؑ کے نور سے کائناتِ روشن کی ورنہ ملائکہ اندھیرے میں گھبرائے بیٹھے تھے اور معصومین کائنات کی ہر شئی سے افضل ہیں۔ اس حدیث کا ذکر القطرۃ جلد 2، ص: 268 پر موجود ہے۔

15.30 امام زین العابدینؑ نے فرمایا ”اللہ نے ارض کر بلا کو امن والا مبارک حرم بنایا زمین کعبہ کو خلق کرنے اور حرم بنانے سے چوبیس ہزار سال پہلے اور یہ کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے زمین کو زلزلہ دیا اور اس مقام کو بلند (رفعت والا) کر دیا جو خالص تربتِ نورانی (خاک شفا) ہے۔ اور اسے جنت کے باغوں میں سب سے افضل بنا دیا اور جنت میں سب سے افضل رہنے کی جگہ کہ جہاں انبیاء میں سے اولوا العزم کے علاوہ کوئی نہ رہے گا اور جنت کے باغوں میں اس طرح چمکے گی جیسے دنیا والوں کیلئے ستاروں میں کوکبِ دری چمکتا ہے، تمام اہل جنت کی آنکھیں۔ اس کے نور سے چندھیا جائیں گی اور وہ (ارض کر بلا) پکار کر کہے گی: ”میں وہ اللہ کی زمین مقدس پاک اور مبارک ہوں جس میں سید الشہداء اور سید شباب اہل الجنتہ ضم ہوئے“

(القطرۃ۔ ج: 2، ص: 321)

ارض کر بلا سب سے اعلیٰ ترین جنت ہے جو مولا حسینؑ کی ملکیت ہے تمام جنتی اس بلند جنت کی طرف رشک سے دیکھیں گے کہ کاش وہاں جاسکیں۔ جس کو مولا حسینؑ چاہیں گے وہ وہاں جاسکے گا۔ اللہ تعالیٰ حایوں پر نظر کرم ڈالنے سے پہلے زائرین کر بلا پر نظر کرم فرماتا ہے۔ مولا حسینؑ کے زائر پر دوزخ کی آگ حرام ہے۔ خوش قسمت ہیں شیعہ جو جنت کی مٹی پر سجدہ کرتے ہیں۔

15.31 امامؑ نے فرمایا ”بیشک اللہ تعالیٰ امام حسینؑ کی روضہ کی زیارت کرنے والے کی پسینے سے ستر ہزار فرشتے خلق کرتا ہے جو اس کیلئے اور امام حسینؑ کے زواروں کیلئے قیامت تک اللہ کی تسبیح اور استغفار کرتے ہیں“

(القطرۃ۔ ج:2، ص:326)

15.32 عمار بن مروان سے روایت ہے کہ میں امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور دل میں سوچ رہا تھا۔ امامؑ نے مجھے دیکھا اور فرمایا ”تجھے کیا ہو گیا ہے دل میں سوچتا ہے؟ چاہتا ہے کہ امام باقرؑ کی زیارت کرے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں۔ آپؑ نے فرمایا ”اٹھو اور گھر کے اندر داخل ہو جاؤ“ پس میں داخل ہوا تو امام محمد باقرؑ کو موجود پایا۔ اور فرمایا ”کچھ شیعہ امیر المؤمنینؑ کی شہادت کے بعد امام حسنؑ کے پاس آئے اور سوال کیا تو آپؑ نے پوچھا ”اگر تم امیر المؤمنینؑ کو دیکھو تو پہچان لو گے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ فرمایا ”اس پردے کو اٹھاؤ جب اس کو اٹھایا تو وہاں حقیقت میں امیر المؤمنینؑ تھے جس کا انکار ناممکن ہے۔ اور امیر المؤمنینؑ نے فرمایا ”ہم میں سے جس کو شہید کیا جاتا ہے وہ شہید ہوتا ہے مگر مرتا نہیں اور جو ہم میں سے پیچھے رہ جاتا ہے (وارث) وہ تم پر حجت ہوتا ہے۔“

(القطرۃ۔ ج:2، ص:390)

گناہ گار انسان جو معصومینؑ کی محبت میں مرجائے یا مارا جائے وہ نہیں مرتا بلکہ اللہ سے رزق پاتا ہے۔ معصومینؑ موت و حیات سے پہلے ہیں اور ہر چیز کی وجہ تخلیق ہیں۔ مختصراً مشیت الہی پر کوئی کیفیت طاری نہیں ہو سکتی۔ یہ تو آزمائش نے کمزور ایمان والوں کیلئے ثبوت فراہم کیئے کہ آزمائش شہادت کے بعد ہم میں موجود ہوتے ہیں اور آزمائش دل کے راز جانتے ہیں۔

القطرۃ جلد 2 صفحہ 459 پر واقعہ لکھا ہے کہ متوکل کے دربار میں پچاس غلاموں نے جب امام

علی نقیؑ کو دیکھا تو سب سجدے میں گر گئے وہ غلامِ امامؑ سے ہدایت یافتہ تھے۔ متوکل نے فوراً سب غلاموں کو ذبح کروا دیا۔ بلطون موقع پا کر بعد میں امامؑ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ تو آپؑ نے پوچھا تو بلطون نے بتایا کہ واقعی ان سب کو قتل کر دیا گیا تھا۔ امامؑ نے پردے کی طرف اشارہ کیا تو بلطون پردے کے پیچھے گیا تو دیکھا کہ وہ سب غلام بیٹھے پھل کھا رہے تھے۔



jabir.abbas@yahoo.com



## انتظارِ امامِ قائم

عجل الله تعالیٰ فرجه الشریف

16.1 یعقوب سراج نے امام جعفر صادق سے پوچھا ”زمین آپ میں سے ایک عالم جو ظاہر اُحیات ہو کے بغیر خالی نہیں رہتی جس کے پاس لوگ فریادری کیلئے آئیں اپنے حلال و حرام کے بارے میں۔ آپ نے فرمایا ”اے ایمان والو صبر کرو اور ثابت قدم ہو اور رابطہ رکھو اور اللہ سے ڈرو تا کہ تم فلاح پا جاؤ“ (آل عمران 200) یعنی صبر کرو اپنے دین پر اور اپنے دشمن کے سامنے ثابت قدم رہو جو تمہاری مخالفت کرتے ہیں اور اپنے امام سے رابطہ رکھو اور اللہ سے ڈرو جو اس نے تمہیں حکم دیا ہے اور جو تم پر فرض کیا“  
(بصائر الدرجات - ج: 2، ص: 421)

یعنی مقصرین کے مقابلے میں دین ولایت پر صبر کے ساتھ ثابت قدم رہو اور امام قائم عجل سے رابطہ رکھو اور اللہ نے جو ولایت فرض کی ہے اس کا حق ادا کرو۔

امام باقر صلوٰۃ اللہ علیہ نے فرمایا ”ہمارے شیعوں کے اعمال میں افضل (عمل)

ظہور (امام قائم عجل) کا انتظار ہے“

(القطرة - ج: 2، ص: 515)

امام زین العابدین صلوٰۃ اللہ علیہ نے فرمایا ”جو ہمارے قائم عجل اللہ کی غیبت کے زمانے میں ہماری ولایت پر قائم رہا اللہ تعالیٰ اس کو بدر اور احد کے ایک ہزار شہیدوں کے برابر اجر عطا فرمائے گا۔“

(القطرة - ج: 2، ص: 517)

کمال الدین میں رسول اللہ کی حدیث موجود ہے کہ افضل عبادت انتظارِ ظہور ہے۔

مؤمنین کو خبردار رہنا چاہیے کہ ولایت معصومین پر قائم رہیں اور مقصر ملاں کی ولایت کی دلدل میں نہ پھنس جائیں۔

16.3 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”میری امت پر ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ قرآن میں سے کچھ باقی نہ رہے گا سوائے رسم کے اور اسلام میں سے کچھ باقی نہ رہے گا سوائے اس کے نام کے، لوگ مسلمان تو کہلوائیں گے مگر اسلام سے بہت دور ہوں گے ان کی مسجدیں لوگوں سے بھری ہوں گی مگر وہ ہدایت سے خالی ہوں گی اس زمانے کے فقہا علمائے شرہوں کے آسمان کے سائے تلے، ان میں سے فتنہ اٹھے گا اور ان کی طرف ہی پلٹے گا“

(القطرة - ج: 2، ص: 514)

کیا یہ علمائے شرک کا فتنہ نہیں کہ قرآن میں صرف پانچ سو آیات احکاماتِ شریعت اخذ کرنے کے قابل ہیں۔ کہلو اتے مومن ہیں مگر دین کی بنیاد ان علوم پر رکھ دی جو غیر سے لیے یعنی ظن، اجماع، علم الاصول، فلسفہ وغیرہ تو اسلام اور قرآن کا تو صرف نام رہ گیا، باقی تو کچھ نہ چھوڑا۔ مسجدیں نمازیوں اور بھاری بھر کم عماموں والوں سے بھری پڑی ہیں مگر اقرار ولایت سے منہ موڑنے کی وجہ سے ہدایت سے خالی ہیں۔ انشاء اللہ وقت قریب آپکا ہے کہ دشمنانِ عزاداری و ولایت نے جو فتنہ کھڑا کیا تھا خود اس سے ہلاک ہونگے۔

16.4 امام علی رضا صلوٰۃ اللہ علیہ نے فرمایا ”جب امام قائم عجل اللہ قیام کریں گے تو اللہ ملائکہ کو حکم دے گا کہ مومنین کو سلام کیا کریں اور ان کی مجلسوں میں ان کے ساتھ بیٹھیں اور اگر کوئی امام قائم کے پاس جانے کا ارادہ کرے گا تو کچھ فرشتوں میں سے ایک اس کو سوار کرا لے گا حتیٰ کہ امام قائم کے پاس لے آئے گا جب وہ اپنی حاجت پوری کر لے گا تو اس کو واپس پہنچا دے گا۔ اور مومنین میں سے کچھ بادلوں پر سفر کریں گے اور ان میں سے کچھ ملائکہ سے سبقت کریں گے اور کچھ کا ملائکہ حکم مانیں گے اور مومنین اللہ کے نزدیک ملائکہ سے زیادہ اکرام والے ہیں اور کچھ کو امام قائم ایک لاکھ ملائکہ پر قاضی مقرر کر دیں گے۔“  
(القطرۃ - ج: 2، ص: 498)

16.5 امیر المومنینؑ نے زمانہ ظہور قائم کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ”پھر آپؑ مہر تشریف لے جائیں گے اور منبر پر جلوہ افروز ہو کر لوگوں سے خطاب کریں گے اور زمین عدل سے شاد و فرحان ہو جائے گی اور آسمان بارش برسائے گا اور درخت پھل دیں گے اور زمین نباتات اگائے گی اور اہل ارض کیلئے مزین ہو جائے گی اور وحشی جانور پر امن ہو جائیں گے حتیٰ کہ موشیوں کی طرح زمین پر ادھر ادھر چریں گے اور امام مومنین کے دلوں میں علم ڈال

دیں گے تو مؤمن جو علم اس کے بھائی کے پاس ہوگا کا محتاج نہ رہے گا پس اس دن اس آیت کی تاویل ہوگی ”اللہ ہر ایک کو اپنی وسعت سے بے نیاز کر دے گا“ (النساء- 130)  
(اور زمین اپنے دینیہ خزانے اگل دے گی اور امام قائم فرمائیں گے: کھاؤ مزے سے جو تم چاہو ان فرصت کے ایام میں۔

(القطرۃ - ج: 2، ص: 496)

جاہل بنجل مقصر ملاں اپنی کم علمی چھپانے کیلئے پہلے ہی کہہ دیتا ہے کہ میرا فتویٰ بغیر دلیل مانگے ماننا پڑے گا۔ اور اپنے مقلد کو جانور کی طرح بے عقل بھی سمجھتا ہے۔ اور ہر معصوم امام مؤمن کو محدث و بصیر دیکھنا چاہتے ہیں۔ اسی لیے امام قائم ہر مؤمن کے دل میں اتنا علم ڈال دیں گے کہ وہ بے نیاز ہو جائے گا۔

16.6 نبی اکرمؐ نے فرمایا ”ابن مریم اتریں گے عدل کا حکم لے کر، صلیبوں کو توڑ دیں گے اور خزیروں کو مار دیں گے اور جزیہ ختم کر دیں گے اور مال کی اتنی کثرت ہو جائے گی کہ کوئی بھی اس کو قبول کرنے کو تیار نہ ہوگا۔“

(بشارة المصطفیٰ - ص: 395)

آجکل اللہ کے حکم کے خلاف لوگ ہر چیز کھا رہے ہیں مثلاً خنزیر، کتے، چوہے، خرگوش، گردے کپورے، حرام قسم کے سمندری جانور، اسی لیے بیماریاں بھی بڑھتی چلی جا رہی ہیں مثلاً سوائن فلو، طاعون، سرطان، مرگی، نیوروسسٹیسرکوسس وغیرہ۔

16.7 ایک شخص نے امام جعفر صادق صلوٰۃ اللہ علیہ سے پوچھا اس سمندر کے نیچے کوئی

چیز ہے؟ آپ نے فرمایا ”ہاں اسے آنکھوں سے دیکھنا پسند کرے گا یا کانوں سے سننا؟“ اس نے عرض کی: البتہ آنکھوں سے دیکھنا کیونکہ جو کان سنتے ہیں اس کا ادراک اور معرفت نہیں ہو سکتی اور جو آنکھ دیکھتی ہے دل اس کی تصدیق کرتا ہے۔ تو آپ نے اس آدمی کا ہاتھ پکڑا حتیٰ کہ سمندر کے کنارے آپہنچے۔ تو فرمایا ”اے اپنے رب کے مطیع غلام جو تجھ میں ہے ظاہر کر دے تو سمندر کا پانی آخر تک پھٹ گیا اور ایک پانی ظاہر ہوا جو دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا اور مشک سے زیادہ بہترین خوشبو اور زنجبیل سے زیادہ لذیذ تھا۔ اس نے عرض کی: یا ابا عبد اللہ میں آپ پر قربان یہ کس کے لئے ہے؟ فرمایا ”امام قائمؑ اور اس کے اصحاب کیلئے“ پوچھا گیا: کب؟ آپ نے فرمایا ”جب امام قائمؑ قیام کریں گے اور ان کے اصحاب دنیا کی سطح پر جو پانی ہے وہ ختم ہو جائے گا تو مومنین اللہ سے پکار کر دعا کریں گے تو اللہ ان کے لئے یہ پانی بھیجے گا تو وہ پیئیں گے اس کو اور جو ان کے مخالفین ہیں یہ ان پر حرام ہے۔“ پھر اس نے سراٹھایا تو ہوا میں دیکھا کہ گھوڑے ہیں جن پر زینیں کسی ہوئی لگا میں لگی ہوئی اور ان کے پر ہیں۔ اس نے پوچھا ”یہ گھوڑے کس کے ہیں؟“ آپ نے فرمایا ”یہ امام قائمؑ اور ان کے اصحاب کے ہیں“ اس شخص نے پوچھا ”کیا میں ان میں سے ایک پر سوار ہو سکتا ہوں؟“ فرمایا ”اگر تو ان کے انصار میں سے ہے“ اس نے پوچھا ”کیا میں اس پانی میں سے پی سکتا ہوں؟“ فرمایا ”اگر تو ان کے شیعوں میں سے ہے۔“

(القطرة۔ ج: 1، ص: 356)

اللهم اكشف هذا الغمة عن هذه الامة بحضوره و عجل لنا  
ظهوره انهم يرونه بعيداً ونريه قريباً برحمتك يا ارحم الراحمين . العجل  
الجل يا مولاى يا صاحب الزمان۔

❖.....❖.....❖

## نوادرات

17.1 امام حسن عسکری صلوٰۃ اللہ علیہ سے ابوہاشم نے دریافت کیا، کیا وجہ ہے کہ عورت مسکین کمزور ایک حصہ پاتی ہے اور مرد قوی دو حصے پاتا ہے۔ آپ نے فرمایا ”کیونکہ عورت پر جہاد نہیں اور نہ ہی نان نفقہ اور نہ ہی دیت کیونکہ وہ مردوں پر ہے“ ابوہاشم نے دل میں سوچا کہ ابن ابی عوجا نے امام جعفر صادقؑ سے اسی مسئلے کے بارے میں پوچھا تھا اور اس کو بالکل یہی جواب ملا تھا۔ اسی وقت امام حسن عسکریؑ میرے نزدیک ہو کر فرمانے لگے ”ہاں ابن ابی العوجا کا یہ مسئلہ اور ہمارا جواب ایک ہی ہے کیونکہ ایک مسئلے کا ایک ہی مقصود (حل) ہوتا ہے ہمارا آخری جو حکم جاری کرتا ہے وہی ہمارا اول جاری کرتا ہے اور ہمارا اول اور ہمارا آخری علم اور امر میں یکساں ہیں اور رسول اللہؐ اور امیر المؤمنینؑ ان میں افضل ہیں“

(القطرۃ۔ ج:2، ص:487)

یہ تو حقیقت ہے کہ اللہ اور چہارہ معصومینؑ کا فیصلہ ایک ہوتا ہے اور امیر المؤمنینؑ نے ایک ہی مسئلے کے مختلف فیصلوں کی شدید مذمت فرمائی جو بیجا بلاغہ میں درج ہے۔ اگر معصومینؑ کی تعلیمات کے مطابق کسی مسئلے کا حل تلاش کیا جائے تو وہ ایک ہی حل ہوگا مگر مقصر ملاؤں کے فتاویٰ مختلف ہوتے ہیں کیونکہ وہ قرآن و سنت کے علاوہ ظن و اجماع کو عمل میں لاتے ہیں۔

17.2 امام موسیٰ کاظم صلوٰۃ اللہ علیہ کے پاس ایک چین کا رہنے والا باشندہ آیا اور اپنی زبان میں اپنے مسائل پوچھے تو آپؑ نے اس کی زبان میں جوابات دیئے جب وہ چلا گا تو اسحاق نے کہا ”بڑے تعجب کی بات ہے“۔ فرمایا ”کیا میں تمہیں اس سے زیادہ عجیب خبر دوں کہ تحقیق امام پرندوں کی زبانیں اور تمام ذی روح جو اللہ نے خلق کیئے ہیں ان کی زبانیں جانتا ہے اور امامؑ پر کوئی چیز مخفی نہیں ہوتی“

(القطرۃ - ج: 2، ص: 404)

مقصر ملاں کلام الہی اور احادیث کی مخالفت کرتے ہوئے معصومینؑ کے علم غیب کا انکار کرتا ہے کیونکہ خود جاہل ہے مجوسی زبان کے علاوہ اور کچھ جانتا نہیں اپنا مرتبہ تو بڑھا نہیں سکتا تو ناپاک زبان سے معصوم کی عصمت، علم اور قدرت پر حملہ کرتا ہے۔

17.3 امام جعفر صادق صلوٰۃ اللہ علیہ نے فرمایا ”علم تعلیم سے نہیں ملتا وہ صرف نور ہے جو اللہ تبارک و تعالیٰ اس کے دل میں ڈال دیتا ہے جس کی ہدایت کا ارادہ کرتا ہے۔ پس اگر علم چاہتے ہو تو پہلے دل سے حقیقتِ عبودیت کی طلب کرو اور علم عمل کیلئے طلب کرو تو اللہ فہم و فراست عطا فرما دے گا“۔

(القطرۃ - ج: 2، ص: 396)

معرفتِ ولایت کے ساتھ عبادت و تقویٰ ہو پھر اللہ تعالیٰ نور ولایت دل میں ڈال دیتا ہے۔ مدرسوں میں کچھ سال سو کر گزار دینے سے علم حاصل نہیں ہوتا۔ علم عمل کیلئے مانگا جائے تو عطا ہوتا ہے۔ ولایت علیؑ کے بغیر اگر درس خارج بھی مکمل کر لیا جائے تو علم حاصل نہیں ہوتا البتہ خارجی بن سکتا ہے۔ علم پیٹ کا دوزخ بھرنے کیلئے نہیں بلکہ اس کے صحیح استعمال کیلئے طلب کرنا چاہیے۔ علم کا استعمال تبلیغ ولایت

ہے۔

17.4 امام جعفر صادق صلوٰۃ اللہ علیہ سے منصور بن برزج نے پوچھا اے ہمارے سید آپ اکثر سلمان فارسی کا ذکر کیوں کرتے ہیں؟ ”امام نے فرمایا، ”سلمان فارسی نہ کہا کرو بلکہ سلمان محمدی کہا کرو۔ کیا تمہیں معلوم ہے کہ میں اس کا اکثر ذکر کیوں کرتا ہوں؟“ منصور نے کہا: نہیں پتہ۔ آپ نے فرمایا، ”تین وجہ سے: پہلی اس نے اپنی خواہشات کو امیر المؤمنینؑ کی مرضی پر قربان کر دیا۔ دوسرا فقراء سے محبت اور خود اس (فقر) کو اختیار کیا مال و دولت والوں کے مقابلے میں۔ اور تیسرا علم اور علماء کی محبت بیشک سلمان عبد صالح سیدہا مسلمان تھا اور مشرکین میں سے نہ تھا۔“ (محمد بن ابی قاسم کا بیان ہے کہ سلمان نے یہ عظیم منزلت ولایت اہلبیت اور ان کی خدمت کی وجہ سے پائی)

(بشارة المصطفیٰ ص: 411)

سلمان محمدی کے ہم وطن اب بھی زیر غتاب ہیں اور آجکل کے دور کی خلافت راشدہ کی کڑی گرفت میں ہیں نہ ولایت علیؑ کا کھل کر اظہار کر سکتے ہیں اور نہ ہی کھل کر عزاداری امام حسینؑ کر سکتے ہیں۔ اسی لیے امام معصومؑ نے سلمان کو فارسی کہنے سے منع فرمایا اور سلمان محمدی کہہ کر پکارنے کا حکم دیا۔

17.5 امام جعفر صادق صلوٰۃ اللہ علیہ نے فرمایا ”اگر اللہ نے ہماری ولایت اور ہماری مودت اور ہماری قربت فرض نہ کی ہوتی تو کبھی بھی تمہیں ہمارے دروازے پر کھڑا اور داخل ہونے کا حکم نہ دیتا اور اللہ کی قسم ہم اپنی خواہش سے کچھ نہیں کہتے اور نہ ہی ہم اپنی رائے سے کچھ کہتے ہیں اور ہم تو کچھ کہتے ہی نہیں سوائے اس کے جو ہمارا رب کہتا ہے۔“

(بصائر الدرجات - ج: 2، ص: 72)



حیرت ہے ان آدمیوں کی عقل پر جو قول معصومؑ جو درحقیقت اللہ کا ہی قول ہے کو چھوڑ کر غیر معصوم مقصر ملاں کی رائے کو ترجیح دیتے ہیں۔

کتاب ”فقہ زندگی“ کے صفحہ 20 پر فضل اللہ لکھتا ہے، ”ہم نے اپنی جن فقہی آراء کو بیان کیا ہے وہ ہمارے فقہی فتاویٰ شمار ہوتے ہیں اور ہمارے مقلدین ان پر عمل کے ذریعے بری الذمہ ہو سکتے ہیں۔ انشاء اللہ۔“

امام معصومؑ فرماتے ہیں کہ دین میں اپنی خواہش اور رائے کا دخل نہیں اور ملاں اپنی رائے کو مقلدین کا دین قرار دیتا ہے اور نجات کی ذمہ داری بھی لیتا ہے۔ ظن اجتہادی، رائے، قیاس، اجماع، استنباط سب لفظوں کا ہیر پھیر ہے مطلب سب کا ایک ہے۔ ان سب کی دین الہی میں ممانعت ہے۔

17.6 امام جعفر صادق صلوٰۃ اللہ علیہ سے سعید نے پوچھا ”ہمارے پاس کبھی ایسا مسئلہ آتا ہے کہ ہم اس کو اللہ کی کتاب میں نہیں جانتے اور نہ ہی سنت میں تو کیا ہم اس بارے میں اپنی رائے سے کچھ کہہ سکتے ہیں؟“ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا، ”جھوٹ ہے۔ کوئی بھی ایسی شئی نہیں مگر کتاب میں ہے اور سنت میں ہے۔“

(بصائر الدرجات - ج: 2، ص: 74)

اب غیر معصوم ملاں کی رائے پر عمل کرنے والے واضح اقوال معصومؑ پڑھ کر توبہ کر لیں تو بہتر ہے۔ جب ہر چیز قرآن و سنت میں موجود ہے تو پھر اجتہادی فتوؤں کی کیا ضرورت ہے مگر ان کی مجبوری یہ ہے کہ کتب حقہ کو پڑھنے کیلئے وقت اور بصیرت درکار ہے۔

17.7 امام جعفر صادق صلوٰۃ اللہ علیہ سے سورۃ بن کلیب نے پوچھا ”امام کس چیز سے فتویٰ صادر کرتے ہیں؟“ آپؑ نے فرمایا، ”کتاب سے“ اس نے پوچھا، ”اگر کتاب میں نہ ہو تو؟“ فرمایا ”سنت سے“۔ اس نے پوچھا ”اگر قرآن و سنت میں نہ ہو؟“ آپؑ نے فرمایا

”کوئی شئی ایسی نہیں کہ کتاب و سنت میں نہ ہو“ اور اس جملہ مبارک کو ایک یا دو مرتبہ دہرایا پھر فرمایا ”اس پر پکے ہو جاؤ اور مان لو اور جہاں تک ظن کا تعلق ہے وہ کچھ بھی نہیں“  
(بصائر الدرجات - ج: 2، ص: 244)

مقصر ملاں کہتا ہے کہ امام کا ”حکم“ ہوتا ہے اور مجتہد کا ”فتویٰ“ ہوتا ہے اس طرح لفظوں کے ہیر پھیر سے لوگوں کو گمراہ کرتا ہے۔ فتویٰ اور حکم اور فیصلہ ایک ہی بات ہے جو قرآن و سنت سے باہر نہیں جا سکتا۔ تو اب منطقی نتیجہ یہی ہے کہ جن کو قرآن و سنت میں ہر چیز نہیں نظر آتی وہ بصیرت کے اندھے ہیں کیونکہ قرآن کا دعویٰ تو غلط ہو نہیں سکتا کہ اس میں ہر چیز کا بیان موجود ہے۔  
امام معصوم قرآن و سنت سے باہر اپنی رائے سے فتویٰ نہیں دیتے تو غیر معصوم ملاں کے ظن اجتہادی کی کیا حیثیت رہ جاتی ہے۔

17.8 امام جعفر صادق صلوٰۃ اللہ علیہ سے سلیمان نے پوچھا ”میں آپ قربان سنا ہے کہ آپ فرماتے ہیں کہ اگر ہم اضافہ نہ کریں تو ختم ہو جائے“۔ آپ نے فرمایا ”جہاں تک حلال و حرام کا تعلق ہے تو تحقیق اور قسم اللہ کی اللہ نے مکمل طور پر اپنے نبی اکرمؐ پر نازل کر دیا اور امامؑ ہرگز حلال و حرام میں اضافہ نہیں کرتا“۔ سلیمان نے پوچھا ”پھر اضافہ کیا ہے؟“ فرمایا ”حلال و حرام کے علاوہ دوسری چیزوں میں“۔ اس نے پوچھا ”کیا آپ ایسی چیز کا اضافہ کرتے ہیں جو رسول اللہؐ سے مخفی ہے اور وہ اسے نہیں جانتے؟“۔ امامؑ نے فرمایا ”نہیں صرف حکم اللہ کی طرف سے جاری ہوتا ہے اس کو لے کر فرشتہ رسول اللہؐ کی خدمت میں پیش کرتا ہے اور عرض کرتا ہے: اے محمدؐ آپ کے رب نے ایسا ایسا حکم دیا ہے اور وہ جواب دیتے ہیں: اس کو علیؑ کی خدمت میں پیش لے جاؤ۔ پھر وہ فرماتے ہیں کہ اسے حسینؑ کی خدمت میں پہنچاؤ اور ہمیشہ اسی طرح حکم ایک کے بعد دوسرے کے پاس آتا ہے حتیٰ کہ

ہم سے صادر ہوتا ہے۔“

(بصائر الدرجات - ج: 2، ص: 255)

اللہ کے احکامات و سنت تبدیل نہیں ہوتے مگر ملاں کے ہاں حلال و حرام آنکھ مچولی کھیلنے ہیں فتوے بدلتے رہتے ہیں۔ اختلافات سے کتب بھری پڑی ہیں۔  
دین میں ظن، رائے، قیاس، اجماع وغیرہ وغیرہ کی مکمل مذمت اور ممانعت ہے جو تمام کتب امامیہ میں واضح طور پر موجود ہے۔

17.9 امام جعفر صادق صلوٰۃ اللہ علیہ نے اس آیت کو تلاوت فرمایا ”پس نہیں، میرے حبیب تیرے رب کی قسم یہ کبھی مؤمن نہیں ہو سکتے جب تک یہ ان معاملات میں آپ کو فیصلہ کرنے والا نہ مان لیں جن میں ان کے درمیان اختلاف ہوا ہے۔ پھر وہ آپ کے دیئے ہوئے فیصلے کے بارے میں اپنے دلوں میں کوئی تنگی محسوس نہ کریں اور ایسا تسلیم کریں جیسا تسلیم کرنے کا حق ہے“ (النساء - 65) اور فرمایا کہ اگر ایک قوم اللہ کی عبادت بھی کرتی ہو اور اس کی وحدانیت کا اقرار بھی کرتی ہو پھر کسی شئی کے بارے میں جو رسول اللہ نے کہی ہو کہیں کہ اگر ایسا ہوتا یا ایسا نہ ہوتا تو بہتر تھا یا ایسا صرف اپنے دل ہی دل میں کہیں تو وہ اس وجہ سے مشرکین ہو گئے“

(بصائر الدرجات - ج: 2، ص: 486)

اب سناؤ ملاں جی۔ آپ تو کتب اربعہ جن میں احادیث ہیں ان کی صحت پر شک کرتے ہو اور پھر احادیث کی خود ساختہ جماعت بندی کرتے ہوتا کہ جو تمہاری راہ اجتہاد میں رکاوٹ بنے اس حدیث کو رد کر سکو۔ حکم معصوم میں شک یا رد و بدل کا سوچنے والا تو مشرک ہوتا ہے چاہے تہجد گزار ہو اور

خالصی ہو۔

17.10 امام جعفر صادق صلوٰۃ اللہ علیہ سے سفیان نے پوچھا ”میں آپؑ پر قربان اگر ایک شخص ہمارے پاس آپؑ کی حدیث بیان کرتا ہے جو بہت بھاری بات ہوتی ہے جس سے ہمارے سینے میں تنگی محسوس ہو اور ہم اس کا انکار کر دیں“ آپؑ نے فرمایا ”کیا وہ ہم سے حدیث تم کو بیان کرتا ہے؟“ عرض کی: جی ہاں۔ تو فرمایا ”تو کیا یہ کہتا ہے کہ رات دن ہے یا دن رات ہے؟“ عرض کی: نہیں، تو فرمایا ”پھر اسے ہماری طرف واپس کر دو کیونکہ اگر تم نے اس کی تکذیب کی تو یقیناً ہماری تکذیب کی“

(بصائر الدرجات - ج: 2، ص: 519)

امام ابوالحسنؑ نے علی سائی کو لکھا ”جو (حدیث) تمہیں ہماری طرف سے پہنچے یا جس کی نسبت ہماری طرف دی جائے اس کے بائیں ہرگز نہ کہو کہ یہ باطل ہے اور اگر تم اس کے خلاف بھی جانتے ہو، کیونکہ تم نہیں جانتے کہ ہم نے ایسا کیوں فرمایا اور کس حالت کی وجہ سے فرمایا“

(بصائر الدرجات - ج: 2، ص: 520)

امام باقرؑ یا جعفر (صلوٰۃ اللہ علیہما) نے فرمایا ”اگر کوئی ہماری حدیث تمہیں پیش کرے تو اس کی تکذیب مت کرو تمہیں نہیں معلوم کہ اس میں حق کی کوئی شے ہو تو تم اللہ کی عرش الہی پر تکذیب کر بیٹھو۔“

(بصائر الدرجات - ج: 2، ص: 521)

ملاں جی! اب پتہ چلا کہ اگر احادیث کو سمجھنے کی بصیرت (نور معرفتِ ولایت علیؑ) نہ ہو تو چپ ہو جاؤ اور مولاؑ کی طرف واپس کر دو اور دل میں بھی اس حدیث پر شک نہ کرو۔ کیونکہ قول الہی اور قول معصوم دونوں ایک ہی بات ہے۔

17.11 غیبت نعمانی میں ظہور کے بارے میں لکھا ہے ”..... بیشک امام قائم ذریعہٴ مولا علیؑ سے ہیں ان کی غیبت حضرت یوسفؑ کی غیبت کی مانند ہے اور ان کی رجعت حضرت عیسیٰؑ ابن مریمؑ کے دوبارہ آنے کی مانند ہے آپؑ کا ظہور غیبت کے بعد سرخ ستارے کے طلوع ہونے کے ساتھ ہوگا اور ”زور“ جو کہ ”رے“ ہے خراب ہو جائے گا اور ”مزورہ“ جو کہ بغداد ہے میں گڑھے (دھنس جانا) پڑ جائیں گے اور سفیانی خروج کرے گا.....“

(القطرۃ - ج: 1، ص: 472)

صاف لکھا ہے کہ ”الزوراء“ کا مطلب شہر ”رے“ (تہران) ہے اور ”المزورہ“ کا مطلب شہر بغداد ہے۔ کیونکہ ملاں آجکل دونوں کا مطلب بغداد ہی بتلاتا ہے تاکہ احادیث سے لوگ صحیح مطلب نہ نکال سکیں۔ تو واضح ہو گیا کہ تہران میں خانہ خرابی ہوگی۔ مندرجہ بالا حدیث کو علامہ طالب جوہری نے اپنی کتاب ”علامات ظہور مہدیؑ“ میں صفحہ 273 پر واضح لکھا ہے کہ تہران تباہ (خراب) ہوگا۔

17.12 حذیفہ یمانیؓ اور جابر بن عبد اللہ انصاریؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ وائے ہو وائے ہو میری امت پر شورئ کبریٰ اور شورئ صغریٰ سلسلے میں۔ کسی نے پوچھا ان کا کیا مطلب؟ تو فرمایا کہ شورئ کبریٰ میری شہادت کے بعد

میرے ہی شہر میں منعقد ہوگا اور شوریٰ صغریٰ غیبت کبریٰ میں زوراء (تہران) میں میری سنت اور میرے احکام کو تبدیل کرنے کیلئے منعقد ہوگا“

(علامات ظہور مہدی۔ ص: 274)

کیا اب بھی حق واضح نہیں ہوا کہ رسول اللہؐ نے شوریٰ کبریٰ جو سقیفہ میں ہوا ولایتِ مولا علیؑ کو غصب کرنے کیلئے اس پر لعنت کی ہے اور پھر شوریٰ صغریٰ جو امام زمانہؑ کی غیبت کبریٰ میں تہران میں ہے اس پر لعنت کیونکہ تہران کے حکمران سنتِ رسولؐ اور احکامات بدلیں گے یعنی وہ بھی ولایتِ مولا علیؑ سے روکیں گے اور عزاداری امام مظلومؑ پر پابندیاں لگائیں گے غم حسینؑ میں خون بہانا حرام قرار دیں گے جو سنت انبیاءؑ اور سنتِ معصومہ سیدہ زینبؑ ہے۔

17.13 امام صادقؑ کی ایک طویل حدیث سے اقتباس حاضر ہے ”..... پھر زوراء (تہران) کی تباہی کا ذکر کیا اور اس میں رہنے والوں پر لعنت کے نزول کا پھر فرمایا ان پر عذاب کی قسموں میں سے عذاب نازل ہوگا جیسا کہ شروع سے آخر تک تمام دین سے بغاوت کرنے والی امتوں پر نازل ہوا اور اس میں رہنے والوں کے لیے تلوار (قتل و غارت) کا طوفان اٹھے گا۔ تباہی ہے اس کیلئے جو اس وقت اس میں سکونت اختیار کرے گا.....۔“

(القطرة۔ ج: 1، ص: 509)

اگر عوام ولایتِ علیؑ اور عزاداری امام حسینؑ کی مخالف حکومت کو چپ کر کے برداشت کرتی رہے تو اس پر عذابِ الہی نہ آئے تو اور کیا ہو۔

17.14 امام جعفر صادق صلوٰۃ اللہ علیہ کی ایک طویل حدیث سے اقتباس ”.....اور دیکھو گے کہ حرام حلال کر دیا جائے گا اور حلال حرام کر دیا جائے گا اور دیکھو کہ دین رائے پر ہو جائے گا اور اللہ کی کتاب اور احکام معطل کر دیئے جائیں گے.....“  
(القطرۃ - ج:1، ص:512)

ملاں کہتا ہے کہ اگر اجتہاد میں فتویٰ حقیقت واقعی کے خلاف بھی چلا جائے تو پھر بھی مجتہد ثواب پاتا ہے یعنی اگر حرام حلال ہو جائے تو ہرج نہیں مثلاً وطی فی دبر کو مکروہ کے پردے میں لپیٹ کر حلال کرنا۔ اور مجتہد حکم کھلا کہتا ہے کہ میری رائے مقلدین کیلئے دین ہے مثلاً باب 17.5 میں اس کا ذکر گزر چکا ہے۔ اور اس دور میں جو قرآن و سنت کی بات کرے اسے بھگا دیا جاتا ہے۔ مثلاً بہت پرانی بات نہیں کہ علامہ سید مرتضیٰ عسکری جو 1333 (1914 عیسوی) میں سامرا میں پیدا ہوئے وہ 17 سال کی عمر میں 1350ھ میں قم آئے اور تفسیر و علم قرآن اور غیر فقہی احادیث (فضائل معصومین والی اور جو اجتہاد و قیاس و رائے کے مخالف ہیں) پر کام کرنا چاہتا تھا تو وہاں سے ناکام بنا کر بھگا دیا گیا تو ان کو 1353ھ میں واپس سامرا بھاگنا پڑا۔ پھر علامہ بروجردی کی شہرت سن کر دوبارہ قم آئے اپنی درینہ خواہش پوری کرنے کیلئے مگر پھر بھاگنے پر مجبور کر دیا گیا۔ یہ داستان آپ علامہ سید مرتضیٰ عسکری کی کتاب ”تاریخ اسلام میں عایشہ کا کردار“ میں صفحہ نمبر 8 پر پڑھ سکتے ہیں۔

17.15 القطرۃ جلد 2 صفحہ 385 پر سید احمدؒ نے مشہور واقعہ درج کیا ہے جو سب جانتے ہیں کہ سہل بن حسن خراسانی امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپؑ کو قیام کا مشورہ دیا اور کہا کہ ایک لاکھ شیعہ آپؑ کے ساتھ تلوار سے لڑیں گے تو آپؑ نے تنور جلانے کا حکم دیا جب آگ عروج پر پہنچی تو خراسانی کو کہا کہ تم تنور میں بیٹھ جاؤ اس نے عرض کی آپؑ مجھے آگ کا عذاب دیتے ہیں اور اپنے چاہنے والوں کو خود کم کرتے ہیں۔ اتنی دیر میں ہارون

کلی آپکا خاص صحابی آگیا تو آپؐ نے اسے بھڑکتے ہوئے تنور میں جانے کا حکم دیا تو فوراً اس میں بیٹھ گیا اور امام اس خراسانی سے باتیں کرنے لگے۔ کچھ دیر بعد خراسانی کو اٹھ کر دیکھنے کا حکم دیا تو ہارون اس میں سلامتی کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اور صحیح سلامت باہر نکل آئے۔ امام نے سہل سے پوچھا ”اس (ہارون) کی مثل کتنے خراسان میں مل جائیں گے؟“ اس نے جواب دیا ”ایک بھی نہیں قسم بخدا“ امامؐ نے فرمایا کہ اگر اس جیسے پانچ (صحابی) بھی مل جائیں تو میں ضرور اپنے حق کیلئے قیام کروں۔“

خراسانیوں سے مرعوب ہونے کی چنداں ضرورت نہیں کیونکہ اقتدار اور دولت کی خاطر کسی قوم کا جنگ کرنا اور بات ہے اور ولایت مولا علیؑ کیلئے قیام کرنا اور بات ہے۔ یاد کریں کہ مولا علیؑ کی دعوت قیام پر وعدہ 44 نے کیا مگر صرف 4 آدمی آئے۔

17.16 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مولا علیؑ کے بارے میں فرمایا ”.....اور وہ صدیق اکبر اور فاروق بین الحق والباطل (الفاروق الازھر) ہے.....“  
(کتاب سلیم - ص: 403)

زیارت امیر المؤمنین کا جملہ ہے ”السلام علیک یا آیتہ اللہ العظمیٰ“  
(مفتاح الجنان - ص: 683)

رسول اللہؐ نے فرمایا ”میری امت کے اشرار علماء جو ہم سے گمراہ کریں اور ہماری طرف آنے والے راستے کو قطع کریں ہمارے دشمنوں کو ہمارے نام سے پکاریں، ہمارے



مخالفوں کو ہمارے القاب دیں، ان پر سلامتی بھیجیں، وہ لعنت کے مستحق ہیں، وہ ہم پر سب و شتم کرتے ہیں اور ہم تو اللہ کی کرامات ہیں اور ہم پر اللہ صلوٰۃ بھیجتا ہے اور اس کے ملائکہ مقررین ہم پر صلوٰۃ بھیجتے ہیں ان کی صلوٰۃ سے ہم مطمئن ہیں۔  
(الاحتجاج الطهری - ج: 2، ص: 513)

جو شخص ذکر و لا یت مولا علیؑ سے نماز کو باطل قرار دے اور غم سید الشہداءؑ میں حکم الہی کے تحت خون کا پر سہ دینا حرام قرار دے، اس شخص کو مولا علیؑ کے القابات دینا رسول اللہؐ کی اذیت کا باعث ہے یا نہیں؟ القابات معصوم کسی غیر معصوم ملاں کیلئے جائز نہیں۔

17.17

علامہ طالب جوہری کی کتاب سے چند اقتباسات:  
”اور شہر بصرہ تمہاری ذریت کے ایک دشمن کے ہاتھوں تباہ ہوگا جس کی پیروی سیاہ فام کریں گے۔“

(علامات ظہور - ص: 51)

(عراق کو دشمن اسلام جارج بش نے تباہ کیا ہے اس کی پیروی سیاہ فام ادبامکر رہا ہے۔)

”کہ جب لوگ نماز کو مار ڈالیں گے اور امانت کو ضائع کرنے لگیں“

(علامات ظہور - ص: 88)

(نماز کو مارنے کا کیا مطلب: جو نماز کے نزدیک ہی نہیں جاتا وہ کیا مارے گا۔ وہی مارے گا)

جو نماز کو بلائے کہ آ میں تجھے پڑھوں اور پھر زبان سے ولایت کو شہید کر کے نماز کو مار دے اور جو اللہ نے امانت ولایت سونپی تھی اس کو ضائع کر دے۔ آجکل یہی ہو رہا ہے)

”اور وائے ہوا اہل خراسان پر ایسی ذلت و خواری ہوگی جو برداشت سے باہر ہوگی اور وائے ہوئے رے“ پر کہ وہاں قتل عظیم ہوگا عورتیں اسیر ہوں گی اور بچے ذبح ہو گئے اور مرد ختم ہو جائیں گے اور وائے ہو فرنگ کے شہروں پر کہ قتل و غارت اور ہلاکت و تباہی ہوگی اور وائے ہوسندھ اور ہندوستان کے شہروں پر کہ اس زمانے میں وہاں قتل ذبح اور خرابی ہوگی“

(علامات ظہور۔ ص: 133- 134)

(یہ سب کچھ ایران، ہندوستان اور پاکستان میں ہو رہا ہے)

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ ابھی قیام کیسے ہو سکتا ہے ابھی تو فلک نے گردش بھی نہیں کی کہ اس کے بارے میں یہ کہا جائے کہ وہ مر گیا یا ہلاک ہو گیا وہ کس وادی میں چلا گیا؟ راوی کہتا ہے کہ میں نے پوچھا کہ وہ فلک کی گردش کیا ہے؟ فرمایا شیعوں کا آپس میں اختلاف۔

(علامات ظہور۔ ص: 242)

(ایسے نام نہاد مسلمان اب موجود ہیں جو امام زمانہ عجل اللہ کا انکار کرتے ہیں۔ اور جہاں تک شیعوں میں اختلاف کا تعلق ہے تو اس گھر کو آگ لگ گئی اس گھر کے چراغ سے۔ دین کے خود ساختہ ٹھیکیدار ملاں نے ہی معصومین کی عصمت و عظمت و علم و فضائل و ولایت و عزاداری پر حملہ کر دیا ہے)

17.18

ینایع المودۃ سے چند اقتباسات ملاحظہ فرمائیں:

(الف) جب امام مہدی (عجل اللہ فرجہ) خروج کریں گے۔ فقہا خاص طور پر آپ کے کھلے ہوئے دشمن ہونگے۔ آپ اور تلوار بھائی ہونگے۔ اگر آپ کے ہاتھ میں تلوار نہ ہوگی تو فقہا آپ کے قتل کرنے کا فتویٰ دیں گے لیکن اللہ تعالیٰ آپ کو تلوار اور اپنی مہربانی سے غالب کرے گا۔ فقہا خوف کے مارے آپ کی اطاعت کریں گے۔ بلا ایمان آپ کے حکم کو قبول کریں گے بلکہ دلوں میں آپ کے خلاف عداوت رکھیں گے“

(ینایع المودۃ۔ ص: 652)

(جو ولایت علیؑ کے خلاف فتوے دینے کے عادی ہو چکے ہوں اگر وہ ولایت کے قتل کا فتویٰ دیں تو تعجب کی کوئی بات نہیں۔ مفتی ولایت فقہیہ کے مخالف کو کس طرح برداشت کر سکتا ہے)

(ب) امام علی علیہ السلام نے فرمایا ”ہر ایک چیز کا علم قرآن میں موجود ہے لیکن لوگوں کی عقلیں اس کے معلوم کرنے سے عاجز ہیں۔ نیز فرمایا۔ ہر کتاب کی ایک صفوت ہوتی ہے اس کتاب (قرآن) کی صفوت حروف تہجی ہیں۔ ابن عباس نے کہا۔ اگر تمہارے کسی آدمی کے اونٹ کی عقل (باندھنے کی رسی) گم ہو جائے تو وہ اس کو قرآن میں پائے گا“

(ینایع المودۃ۔ ص: 654)

(قول مولاً سے صاف ظاہر ہے کہ اگر کسی ملاں کو کسی مسئلے کا حل قرآن و سنت میں نظر نہیں آتا تو وہ اس کی عقل و بصیرت کے فقدان کا ثبوت ہے)

(ج) دجال خراسان کی مشرقی زمین سے خروج کرے گا۔ فتنے اور فساد کی بنیاد ڈالے گا۔ قوم ترک اور یہودی اس کی پیروی کریں گے.....“  
(ینایع المودة۔ ص: 655)

(اللہ بہتر جانتا ہے خراسان سے کیا کیا شر پیدا ہوگا۔ اسرائیل کے حمایتی تو وہاں پیدا ہو چکے ہیں جو اسرائیل سے دوستی کے بیانات دیتے ہیں)

(د) آپ کے دشمن صاحب اجتہاد مقلد علماء ہوں گے۔ آپ کی تلوار اور آپ کے رعب و دبدبہ کے خوف سے وہ مجبوری کے عالم میں آپ کے حکم میں داخل ہوں گے۔ خواہش اور خوشی سے عام مسلمان آپ کی بات کو قبول کریں گے۔ عارف باللہ لوگ آپ کی بیعت کریں گے“

(ینایع المودة۔ ص: 729)

(صاحب اجتہاد کا مطلب مجتہد ہے جو اجتہاد کرتا ہو۔ مقلد علماء یعنی جن علماء کی تقلید کی جاتی ہو۔ ملاں منافق بن کر امام زمانہ عجل اللہ کی بیعت کرے گا)

(ر) رسول اللہ نے فرمایا ”میری امت کے درمیان پہلا اور آخری آدمی بہترین ہوگا اور اس کے درمیان ایک لنگڑا شیخ ہوگا۔ وہ ہم سے نہیں ہوگا اور نہ میں اس سے ہوں گا۔ ابن قتیبہ نے کہا درمیان والے شیخ کے متعلق احادیث آچکی ہیں۔“

(ینایع المودة۔ ص: 759)

(عربی متن حدیث میں ”شیخ اعوج“ ہے جس کا صحیح ترجمہ یہ ہے کہ بوڑھا جس کا ایک یا ایک سے زیادہ عضو پانچ ہو یعنی اس کا ایک بازو یا ٹانگ یا دونوں مفلوج ہوں اور لنگڑا صحیح ترجمہ نہیں۔ شیخ سن رسیدہ بوڑھے کو کہتے ہیں۔ امت کے درمیان پہلا بہترین مرد مولا علیؑ ہیں اور امت کے درمیان آخری بہترین مرد امام زمانہ عجل اللہ ہیں ان کے درمیان میں یہ بوڑھا مفلوج ہے جس سے رسول اللہؐ نے برأت کا اظہار کیا ہے)



jabir.abbas@yahoo.com

## مصادر

- 18.1 کتاب سلیم بن قیس اہلالی  
تالیف: سلیم بن قیس اہلالی (2 قبل ہجرت - 72 ہجری)  
پہلے پانچ آئمہ طاہرین کا صحابی۔ شیعہ مذہب کی قدیم ترین کتاب جس کی تصدیق آئمہ  
معصومینؑ نے کی ہے۔ سلیم بن قیس کو التابعی الکبیر کے نام سے پکارا جاتا ہے۔  
طبع: انتشارات دلیل ما۔ قم۔ ایران
- 18.2 بصائر الدرجات الکبریٰ فی فضائل آل محمدؑ  
تالیف: ابو جعفر محمد بن الحسن بن فروخ الصفار (متوفی ۲۹۰ ہجری)  
محمد بن حسن، امام حسن عسکریؑ کے صحابی تھے جن کی یہ مستند کتاب ہے۔  
طبع: انتشارات مکتبہ الحیدریہ۔ قم۔ ایران
- 18.3 بشارۃ المصطفیٰ لشیعۃ المرتضیٰؑ  
تالیف: عماد الدین ابی جعفر محمد بن ابی قاسم الطبری (پانچویں صدی کے اواخر میں پیدا  
ہوئے اور 553 ہجری میں وفات پائی)  
مذہب حقہ کے عظیم فقیہ  
طبع: دار الحوراء۔ بیروت۔ لبنان
- 18.4 القطرۃ من بحار مناقب النبیؐ والعترة  
تالیف: علامہ سید احمد المستنط (1325-1399 ہجری)  
سید احمد بن سید رضی چودھویں صدی ہجری کے عظیم عالم۔ اس کتاب کی تالیف پرسیدہ

مصومہ کبریٰ نے عالم خواب میں جزا کی بشارت دی  
طبع: نشر الماس - قم - ایران

18.5 علاماتِ ظہور مہدی عجل اللہ فرجہ

تالیف: علامہ طالب جوہری (کراچی - پاکستان)  
طبع: نثار آرٹ پریس - گلبرگ، لاہور - پاکستان

18.6 ینایع المودۃ

تالیف: علامہ سلیمان قندوزی مفتی اعظم قسطنطنیہ (1220-1294 ہجری)  
طبع: حمایت اہلبیت وقف - لاہور - پاکستان

18.7 تاریخ اسلام میں عائشہ کا کردار

تالیف: علامہ سید مرتضیٰ عسکری (1333-1428 ہجری)  
طبع: انصاریان پبلیکیشنز - قم - ایران

18.8 مفاتیح الجنان (مع اردو ترجمہ)

تالیف: حاج شیخ عباس قمی  
طبع: انصاریان پبلیکیشنز - قم - ایران

18.9 الاحتجاج الطبرسی

تالیف: علامہ ابو منصور احمد بن علی بن ابی طالب الطبرسی (متوفی 588 ہجری)

چھٹی صدی کے نامور عالم دین

طبع: انتشارات اسوہ - ایران

18.10 فقہ زندگی

تالیف: محمد حسین فضل اللہ (1936-2010 عیسوی)

طبع: دارالتقیین۔ کراچی، پاکستان

18.11 التوحید

تالیف: شیخ ابی جعفر محمد بن علی بن الحسین بابویہ القمی الصدوق (متوفی 381 ہجری)

کتب اربعہ کے مؤلفین میں سے ایک، جو کسی تعارف کے محتاج نہیں

طبع: الکساء پبلشرز۔ کراچی، پاکستان

18.12 نہج الاسرار من کلام حیدر کرار صلوٰۃ اللہ علیہ وآلہ

تالیف: سلطان العماء سید غلام حسین رضا

طبع: رحمت اللہ بک ایجنسی۔ کراچی۔ پاکستان

❖.....❖.....❖

## تکمیل

باب اللہ و باب مدینۃ العلم صلوٰۃ اللہ علیہ و آلہ کی عنایات کے صدقے یہ کتاب

ذیقعدہ 1430 ہجری مکمل ہوئی۔

سب کوچہ آل محمد السید ابو محمد نقوی

(نومبر۔ 2009)

❖.....❖.....❖



## مؤلف السید ابو محمد نقوی کی دیگر کتب

۱۔ معرفۃ المعصومین بالقرآن

۲۔ طوبیٰ

۳۔ شیعوں کا غیر مرئی قتل عام

۴۔ ریحانۃ المودۃ

۵۔ Knowing Infallibles (s.a.a.) by Quran

۶۔ Tooba

۷۔ The Two Paths

۸۔ Flowers of Devotion

۹۔ Shia Beliefs

۱۰۔ ھدی للمتقین

\*\*\*\*\*

samanaqvi72@yahoo.com

www.shiamawaddatbooks.com